صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 28 اپریل 2025ء بمطابق 29 شوال المکرم 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر انیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، تاج محمد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ ۚ هٰذَا بَصَآٮِٕرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّ رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَO وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَO وَاذۡكُرْ رَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيۡفَةً وَّدُوۡنَ الۡجَـهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ۔

(ترجمہ): اے نبیؐ، جب تم اِن لوگوں کے سامنے کوئی نشانی (یعنی معجزہ) پیش نہیں کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ تم نے اپنے لئے کوئی نشانی کیوں نہ انتخاب کر لی؟ ان سے کہو "میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب نے میری طرف بھیجی ہے یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے قبول کریں۔ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے۔ اے نبیؐ، اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ **و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِينَ۔**

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب مسند نشین: جزاک اللہ۔ کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 690، مس شہلا بانو صاحبہ، اچھا اس کی Applicationآئی ہے تو اس کو ہم ڈیفر کرتے ہیں Next meetingکے لئے۔ کوئسچن نمبر730، جناب عدنان خان صاحب،پلیز۔

* 730 جناب عدنان خان: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا درست ہے کہ بینک آف خیبر کا اپنا قانونی ماہرین کا شعبہ موجود ہوتا ہے جو بینک کے قانونی مسائل اور عدالتی مقدمات کی پیروی کرتا ہے؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) بینک کے قانونی شعبوں میں خدمات سر انجام دینے والے ماہرین اور افسران کے نام، ان کی تنخواہوں اور انہیں حاصل مراعات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) بینک آف خیبر کی طرف سے گزشتہ تین سالوں میں اب تک کل کتنے قانونی مقدمات لڑے گئے ہیں اور کتنے مقدمات میں کامیابی حاصل ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان(وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ بینک آف خیبر میں دیگر مالیاتی اداروں/بینکوں کی طرح اپنا قانونی شعبہ موجود ہے جہاں پر تعینات افسران متعلقہ قانونی تعلیم کے حامل ہیں جو کہ بینک کے قانونی مسائل و عدالتی مقدمات کی پیروی بذریعہ بینک کے پینل پر موجود وکلاء کے ذریعہ کرتے ہیں۔

(ب) (i) بینک کے قانونی امور سے وابستہ شعبہ جات میں کل چھ(6) ملازمین ہیں جو اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں جن میں سے پانچ ملازمین قانون کی ڈگری کے حامل ہیں، مزید برآں متعلقہ ملازمین کی تنخواہوں کے بابت عرض ہے کہ ان ملازمین کی تنخواہیں بینک کے مروجہ قوانین کے مطابق ادا کی جاتی ہیں، تاہم متعلقہ افسران کے ناموں کی تفصیل لف ہے،(ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ii) (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب، یہ کوئسچن میں نے فنانس کے Regardingکیا تھا لیکن یہاں پہ تو کوئی منسٹر صاحب ہیں ہی نہیں جو مجھے جواب دیں، میرے خیال میں منسٹر صاحب آ گئے ہیں، تو اس کے Regarding میں نے یہ کوئسچن کیا ہوا تھا کہ مجھے یہ تفصیل فراہم کی جائے کہ بینک آف

خیبر کا اپنا قانونی ماہرین کا شعبہ ہے، اس میں کتنے لوگوں کو ان کی تنخواہیں، ان کو (حاصل) مراعات کی تفصیل فراہم کی جائے؟ وہ تو انہوں نے تفصیل دی ہوئی ہے لیکن نیچے اگر آپ چلیں جائیں تو اس میں گزشتہ تین سالوں میں اب تک کل کتنے قانونی مقدمات لڑے گئے ہیں اور کتنے مقدمات میں کامیابی حاصل ہوئی ہے؟ تو اس کی تفصیل میں نے مانگی ہوئی تھی۔ اصل میں بینک کے جو معاملات ہیں، بینک آف خیبر کے، کہ وہاں پہ جتنے بھی مقدمے لڑے جاتے ہیں وہ تو Loan defaulters کے خلاف لڑے جاتے ہیں، تو اس کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں کیونکہ انہوں نے جو 2022 سے لے کر 2024 تک Particulars کا اب ایک انہوں نے ٹیبل بنایا ہوا ہے، اس میں Recovery suits جو انہوں فائل کئے ہوئے ہیں، وہ 2022 میں بارہ بتا رہے ہیں، 2023 میں چوبیس بتا رہے ہیں اور 2024 میں آٹھ بتا رہے ہیں اور اس طرح پھر اگر کیسز ڈگری ہوئے ہیں تو وہ بتا رہے ہیں کہ 2022 میں تیرہ کیسز ڈگری ہوئے ہیں، بارہ کیسز انہوں نے فائل کئے ہوئے ہیں، تو تیرہ ڈگری ہو گئے ہیں۔ اسی طرح وہاں پہ 2023 میں گیارہ کیسز جو ہیں وہ ان کے وہ کر رہے ہیں، Sorry وہ 2024 کے وہ گیارہ کیسز ڈگری ہو گئے، تو یہ تو ٹھیک ہے لیکن اوپر 2022 میں انہوں نے بارہ کیسز فائل کئے ہوئے ہیں اور ان میں تیرہ کیسز ڈگری ہوئے ہیں، تو ایک زیادہ ہو گیا، تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں نے جواب میں کیا کہا ہوا ہے؟ اسی طرح آپ نیچے آ جائیں، نیچے میں GENERAL LITIGATION CASES، یہ Particulars اوپر لکھے ہوئے ہیں CASES POSITION AS ON تو یہ تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے، 2022، 2023 اور 2024، تو اس میں تو Simple سی بات ہے کہ کتنے کیسز انہوں نے جمع کئے ہوئے ہیں، کتنے کیسز انہوں نے ڈگری کئے ہوئے ہیں اور کتنے کیسز فائل ہوئے ہیں؟ تو یہ انہوں نے تین کالمز بنائے ہوئے ہیں، اوپر لکھا ہوا ہے Particulars، پھر 2022، 2023 اور 2024 انہوں نے دیا ہوا ہے، پھر نیچے آپ کا دوسرا خانہ CASES POSITION AS ON، تو AS ON کا کیا مطلب ہے؟ اوپر جو انہوں نے ڈیٹیل دی ہوئی ہے، اس کا مطلب مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا، پھر نیچے GENERAL LITIGATION CASES، تو اس میں GENERAL LITIGATION CASES میں اگر آپ دیکھ لیں تو 2022 میں آٹھ کیسز فائل، 2023 میں چھ کیسز فائل اور 2024 میں تیرہ کیسز فائل، پھر Decided، 2022 میں چھ کیسز Decided ہوئے ہیں، 2023 میں تیرہ کیسز Decided ہوئے ہیں، تو کہہ رہا ہے کہ چھ ہم نے وہ فائل کئے ہوئے ہیں اور

تیرہ کیسز Decided ہو گئے ہیں، کچھ عجیب سی وہ پیش کر رہے ہیں، مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ان کے جواب کی، تو Kindly اگر یہ جواب مجھے تھوڑا صحیح کر کے دے دیں کیونکہ یہاں پہ تو انہوں نے ویسے جان چھڑائی ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> منسٹر صاحب، جواب دے دیں۔ جی منسٹر لاء صاحب، پلیز آپ ریسپانڈ کریں۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی</u> (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، عدنان صاحب کا یہ جو کوسچن ہے، اس کا جو Reply ہے، اس سے میں خود بھی Satisfied نہیں ہوں چونکہ Banks responsible ہمارے ساتھ Direct interact نہیں کرتے، Through Finance department کرتے ہیں، تو چونکہ میں نے بھی ان سے کافی Counter questions اس حوالے سے کئے ہیں لیکن جس طرح یہ کہتے ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں تو میں اپنے آفس میں ان کو بلا لیتا ہوں اور ان کو Satisfy کر لیں گے جس طرح یہ چاہیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> عدنان خان، آپ کیا چاہتے ہیں؟

<u>جناب عدنان خان:</u> کمیٹی میں بھیج دیں، کمیٹی اس لئے تو بنی ہوئی ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، بنیادی چیز یہ ہے کہ عدنان صاحب کا جو کوسچن ہے، اس کی سمجھ نہیں آ رہی کہ بنیادی مقصد اس کا کیا ہے؟ تو اگر Kindly یہ تھوڑا سا ہمیں وہ Bottom line بتا دیں۔

<u>جناب عدنان خان:</u> میرا مقصد یہ ہے کہ آپ کا محکمہ خزانہ بینک آف خیبر سے لوگوں کو Loan دیتا ہے تو اس کے لئے کیسز فائل ہوتے ہیں، تو انہوں نے اس کے لئے کتنے لاء آفیسرز اپوائنٹ کئے ہوئے ہیں، ان کی جو لیگل ٹیم ہے، آیا ان کی اپوائنٹمنٹ لاء ڈیپارٹمنٹ کے تھرو ہوئی ہے؟ بس جنرل انہوں نے مجھے بتایا ہوا ہے کہ یہ چھ بندے ہم نے رکھے ہوئے ہیں، اس میں اتنے اتنے ہم نے رکھے ہیں، انہوں نے کوئی ڈیٹیل نہیں دی۔ پھر میں نے کیسز کے بارے میں پوچھا ہے، میں نے دو طرح کے کوسچنز کئے ہیں، ایک میں نے ان کی تعداد کا پوچھا ہے کہ ان کی کیا کیا Designations ہیں؟ کتنی وہ مراعات وہ لے رہے ہیں؟ تو ان کے بارے میں انہوں نے صرف Lump sum تنخواہوں کا بتا دیا ہے، چلو اس کے اوپر میں ڈیبیٹ نہیں کرنا چاہتا لیکن اس کے باوجود میں نے کیسز کے بارے میں پوچھا ہے کہ کتنے کیسز انہوں نے فائل کئے ہوئے ہیں، کیسز کی تعداد مجھے بتا دیں کہ کتنے Decide ہوئے ہیں؟ تو وہ بھی بڑی کنفیوژن سی آ رہی ہے، تو میری منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے اور مجھے اس میں کوئی وہ نہیں ہے، جس طرح منسٹر

صاحب مناسب سمجھتے ہیں، ہم یہاں پہ ڈیبیٹ کے لئے نہیں آئے ہوئے، کوئسچن کے اوپر میں نے یہ ہے کہ تھوڑا سا ان سے ہم یہ کمیٹی میں پوچھ لیں، کمیٹی تو اسی لئے بنی ہوئی ہے، اگر مناسب سمجھیں تو کمیٹی میں بھیج دیں، میری تو کوئی اس طرح تو نہیں ہے، جس طرح منسٹر صاحب بہتر سمجھتے ہیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> ٹھیک ہے سر، یہ کیسز کی جو ڈیٹیل دی ہے، اس میں Clarity نہیں ہے، ان کی بات ٹھیک ہے، باقی تو جو ان کی لیگل ٹیم ہے، لیگل ایڈوائزرز ہیں، ان کی جو انہوں نے Remuneration اور پیکج کے حوالے سے جواب دیئے ہیں تو وہ انہوں نے میرے خیال میں اس کی ڈیٹیل Provide کی ہوئی ہے۔

جناب مسند نشین: تو کیا کریں، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں یا؟

وزیر قانون: اگر کیسز کے اوپر یہ Satisfied نہیں ہیں تو میں خود بھی یہی دیکھ کر حیران ہوا کہ کیسز فائل جو ہیں وہ چھ ہیں اور Decided cases وہ تیرہ ہیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> Decided جو ہیں وہ تیرہ ہیں جی۔

<u>وزیر قانون:</u> ان چیزوں میں تھوڑی سی کنفیوژن ہے، یہ میں نے وہاں پہ بھی ان سے Counter question کیا تھا لیکن چونکہ آپ کو میں نے جس طرح بتایا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کو ڈیل کرتا ہے اور ان کو بھی، تو ٹھیک ہے سر، کر دیں۔

جناب مسند نشین: کمیٹی کو ریفر کر دیتے ہیں۔ Is it the desire of the House that Question No. 730 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Next Question No. 734, Mr. Adnan Khan, Relief and Rehabilitation.

* 734 <u>جناب عدنان خان:</u> کیا وزیر امداد بحالی و آبادکاری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 28 اگست 2023 کو عبدالرزاق ولد گل شہباز خان سکنہ جانی خیل ضلع بنوں کی شہادت کا Special Compensation Package کا کیس پچیس (25) لاکھ روپے پی ڈی ایم اے / صوبائی حکومت کو منظوری کے لئے بھجوایا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک اس پر محکمہ ہذا کی جانب سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کیا جائے؟

جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی امداد، بحالی و آبادکاری) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ 28 اگست 2023 کو عبدالرزاق ولد گل شہباز خان سکنہ جانی خیل ضلع بنوں کی شہادت کا Special compensation کا کیس پچیس (25) لاکھ کے لئے ڈی سی بنوں نے بحوالہ چھٹی نمبر 4145 ریلیف، مورخہ 28-08-2023 کو سیکرٹری ریلیف اور ڈائریکٹر جنرل پی ڈی ایم اے کو ارسال کیا تھا اور محکمہ ہذا نے بذریعہ ڈی جی (پی ڈی ایم اے) اس کیس کو واپس کیا کہ مذکورہ کیس کا احاطہ پہلے سے پی ڈی ایم اے ریگولیشن 2019 کے تحت موجود ہے، لہذا اس کے مطابق کیس کو نمٹایا جائے۔

(ب) مذکورہ کیس ڈی سی بنوں کے پاس ہے اور ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ریگولیشن کے مطابق سی وی سی آر کے تحت کیس ارسال کریں اور جہاں تک Special compensation کی بات ہے تو درخواست گزار وزیراعلیٰ صاحب خیبر پختونخوا سے ہدایت برائے خاص معاوضہ پچیس (25) لاکھ کروائی جائے تاکہ محکمہ اس پر صوبائی کابینہ سے منظوری حاصل کرے۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب، بہت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، اس کے اوپر میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ یہ کوسچن جب سے میں نے یہاں پہ حلف اٹھایا ہے، یہ میں نے From that day on Table کیا ہوا ہے، پہلے یہاں پہ جواب آ گیا کہ ہمارے پاس کوئی ڈیٹیل نہیں ہے، پھر میں نے ہمت کر کے ڈی سی صاحب کے آفس کو Contact کر کے میں نے جواب ان کو بھجوا دیا کہ یار! یہ جواب آپ لوگوں کا یہ ڈی سی صاحب کی طرف سے لیٹر ہے، یہ میرا کوسچن جو ہے یہ امداد بحالی و آبادکاری منسٹر صاحب سے ہے، یہ میرے علاقے جانی خیل میں ایک واقعہ ہوا تھا، ابھی پھر کہیں گے کہ ڈیبیٹ شروع ہو گئی، تو وہاں پہ ایک بے گناہ شہری کو سیکیورٹی فورسز والوں نے شہید کیا تھا، یہ اگست 2023 کا واقعہ ہے، تو علاقے والوں نے وہ لاش اٹھا کر اس کے اوپر احتجاج کیا، میں خود احتجاج میں شامل تھا، تو پھر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ تصفیہ ہو گیا، سیکیورٹی فورسز والے بھی اس میں موجود تھے، پھر ہمارا وہاں پہ تصفیہ ہو گیا کہ یار! بس ٹھیک ہے، ابھی ایک بندہ تو شہید ہو گیا، بالکل غلطی بھی انہوں نے Accept کر لی، انہوں نے دنبے بھی ہمارے گاؤں کا جو رواج ہوتا ہے، دنبے بھی وہاں پہ ان کے حجرے میں لے گئے، میں خود ساتھ تھا، میرے ساتھ ڈسٹرکٹ انتظامیہ بھی تھی، تو وہاں پہ فیصلہ ہو گیا کہ بس ٹھیک ہے ہم

وزیر اعلیٰ صاحب کو لکھ دیں گے Compensation package کا، تو 2023 میں لیٹر لکھا گیا کہ آپ کو Special compensation package کے تحت پچیس (25) لاکھ روپے ادائیگی ہو گی، دو سال گزر گئے، ایک سال ہمارا ہونے کو ہے، ابھی تک دس لاکھ تو اس کی اپنی وہ رقم جو بنتی ہے، جو ڈسٹرکٹ کی طرف سے اپنا جو معاوضہ ملتا ہے، وہ بھی ابھی تک Pay نہیں ہوا اور پچیس (25) لاکھ کے لئے وہاں سے ڈی سی صاحب کا لیٹر آیا ہوا ہے لیکن اس کے اوپر ابھی تک کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔ پھر یہاں پہ یہ کہتے ہیں کہ اس کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کو ایک لیٹر لکھنا پڑتا ہے، جو مقتولین ہیں ان کے ورثاء کی طرف سے، اور یہ وزیر اعلیٰ کی صوابدید ہے کہ وہ کیبنٹ سے اس کو Approve کروائیں گے۔ تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو میرا عبدالرزاق ولد گل شہباز خان سکنہ جانی خیل ضلع بنوں کی شہادت جب ہوئی تھی تو انہوں نے تو لیٹر دے دیا تھا، اس کے لئے یہ جو قانونی طریقہ کار تھا، وہ بھی سارا Adopt ہو گیا، جو ایف آئی آر تھی، جو Anti-Terrorism Act کے تحت جو ایف آئی آرز ہوتی ہیں، وہ سارا پروسیجر انہوں نے Adopt کر کے Application دے کر وہ ڈی سی صاحب کو دے دی۔ ڈی سی صاحب نے اپنے دفتر سے یہاں پہ پی ڈی ایم اے کو وہ لیٹر بھجوا دیا ہے، تو اگر یہ چیزیں ابھی مجھے یہ بتا رہے ہیں تو اس وقت اس کے اوپر عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا؟ میں اس کو یہ نہیں کہتا ہوں کہ کمیٹی میں چلا جائے، کمیٹی میں As such کوئی اس کے اوپر وہ کو نسجن نہیں، مجھے صرف منسٹر صاحب یہ کہہ دیں کہ اس بیچارے کا قصور کیا ہے؟ ایک تو اس کو بے گناہ قتل کیا گیا، اس کے بعد ہمارے ساتھ معاہدہ ہوا اور معاہدہ کس نے کیا؟ گورنمنٹ نے کیا، وہاں پہ ڈسٹرکٹ انتظامیہ نے کیا، اس نے یہاں پہ لیٹر بھی لکھا ہوا ہے لیکن اس کے اوپر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا، اگر یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی صوابدید ہے تو منسٹر صاحب سے میں کہتا ہوں کہ وہ کیبنٹ سے اس کی Approval کروا کے یہ مسئلہ نمٹا دیں اور جہاں تک Compensation کی بات ہے، وہ دس لاکھ ابھی تک کیوں انہوں نے ادا نہیں کئے ہیں؟

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، کون ریسپانڈ کرے گا؟ لاء منسٹر صاحب، آپ ریسپانڈ کریں گے؟

<u>وزیر قانون:</u> جی، نیک محمد صاحب کریں گے۔ (ہنسی)

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جناب سپیکر صاحب، آپ کا ہاؤس خالی ہے، منسٹر غیر حاضر ہیں، کم از کم جس محکمے کے بارے میں سوالات ہوں تو اس دن تو آنا چاہیئے۔ جواب نیک محمد خان صاحب دیں گے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> خیر اگر وہ ریسپانڈ کر رہا ہے تو کرنے دیں، کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: جی کرنے دیں، ہم ایک گزارش کرتے ہیں، یہ جو منسٹرز ہیں، کچھ دلچسپی لیں گے Otherwise تو یہ آپ کا ہاؤس ہر وقت خالی ہوتا ہے، ہم اتنی دور سے آتے ہیں اور آگے ریسپانڈ کرنے والے ہوتے نہیں ہیں اور ہمیں آپ سے توقع ہے کہ کم از کم آپ ایسی رولنگ دیں گے جس سے منسٹر دلچسپی لیں گے، میری تو گزارش یہی ہو گی کہ آج اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیں، منسٹر کی Absence کی وجہ سے۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، کنڈی صاحب سے ہماری گزارش ہو گی کہ ہم بھی گزارہ کرتے ہیں اور آپ بھی تھوڑا سا گزارہ کر لیا کریں۔

جناب مسند نشین: ویسے یہ کنڈی صاحب کی بات تو صحیح ہے، جس منسٹر کے کوئسچنز ہوں تو ان کو تو ہاؤس میں ہونا چاہیئے نا، اگر باقی دنوں میں نہیں آتے تو اپنے کوئسچنز کے دن تو آنا چاہیئے کیونکہ ایجنڈا تو پہلے Circulate ہوتا ہے۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ساری ذمہ داری آپ پہ ڈال کر پھر خود غائب ہو جاتے ہیں۔

وزیر قانون: بس کبھی کبھار Genuine reasons ہوتی ہیں، جس طرح اس دن ارشد ایوب صاحب کی صاحبزادی کی شادی کا پروگرام تھا تو وہ نہیں آ سکے، اسی طریقے سے اور بھی جو ہمارے منسٹرز ہیں، تو ہو سکتا ہے ان کے کوئی Genuine issues ہوں۔ اچھا سپیکر صاحب، یہ اس طرح ہے کہ عدنان صاحب نے جو کوئسچن Raise کیا ہے Death compensation کے حوالے سے، ایک تو اس طرح ہے کہ یہ 28 اگست 2023 کا لیٹر ہے اور Incident ہے، غالباً اسی دوران یہ کیئر ٹیکر کی حکومت تھی پی ڈی ایم (ٹو)، ان کو پتہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو Reply دیا گیا، اس کے مطابق ڈیپارٹمنٹ ان کو کہہ رہا ہے کہ ہمارے ساتھ جو ریگولیشنز ہیں، اس میں جو Proper notification ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایک Proper package سے اوپر اختیار نہیں ہے، پھر وہ کیبنٹ یا چیف منسٹر کے پاس ہے، تو وہ Death compensation دس لاکھ سے اوپر نہیں دے سکتے جبکہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس ٹائم Death compensation کا جو Estimate یا پیکج ان کو لیٹر بھیجا تھا، وہ پچیس (25) لاکھ کا تھا تو اس حوالے سے انہوں نے Return کیا تھا اس ٹائم بھی اور اسی Observation کے ساتھ کہ آپ

یا تو چیف منسٹر صاحب سے سپیشل کوئی ڈائریکٹیوز لے لیں اس کے اوپر، یا کوئی دوسرا طریقہ بنادیں۔ چونکہ ہمارے پاس ریگولیشنز کے مطابق یہ سارے لیٹرز میرے پاس موجود ہیں، Notifications، تو دس لاکھ سے اوپر وہ Compensation نہیں دے سکتے، تو جس طرح پھر عدنان صاحب کہتے ہیں تو میرے خیال میں کمیٹی میں تو اس کے اوپر آگے جا کر تو وہ بھی ادھر بھی یہی جواب دیں گے کہ آپ چیف منسٹر صاحب یا۔۔۔

جناب مسند نشین: عدنان خان نے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ Personally آپ کیس کو Pursue کریں اور اگر کیبنٹ سے Approval ہو جائے تو ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا، میرے خیال میں۔

وزیر قانون: سر، میں ابھی ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دوں گا، چونکہ ہمارے Concerned Special Assistant بھی موجود نہیں ہیں، تو ان کو کہہ دوں گا کہ As a special case اس پہ آپ سمری Put up کر لیں اور چیف منسٹر صاحب کے سامنے رکھ دیں، Let him decide کہ وہ اس کے اوپر کیا فیصلہ کرتے ہیں؟

جناب مسند نشین: جی عدنان خان۔

جناب عدنان خان: ایک منٹ سر، بالکل منسٹر صاحب نے جس طرح فرمایا، وہ بجا فرما رہے ہیں، سٹینڈنگ کمیٹی، میں بھی شوقین اتنا نہیں ہوں کہ بار بار ہم کو ئیسچنز کو سٹینڈنگ کمیٹی لے جائیں اور وہاں پہ اس کا Way out نکلے، میری صرف یہ ریکویسٹ ہے کہ جس طرح ڈی سی صاحب نے Special compensation کی بات کی ہے تو آپ ہمیں Help out کیجئے گا، آپ اس کی سپیشل جو ہے نا چیف منسٹر سے Approval لے کر، کیبنٹ سے Approval لے کر، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے، آپ اس کی وہ لے لیں، آپ اپنی Efforts استعمال کریں۔ اب اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اس کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا، کوئی وہ نہیں ہے لیکن آپ یہاں پہ Surety دے دیں کہ بس وہ ہم چیف منسٹر سے کروائیں گے، یہ اتنی بڑی اماؤنٹ نہیں ہے، تو بات ہی ختم ہے سر۔

جناب مسند نشین: Surety تو دے دی ہے، منسٹر صاحب نے کہا کہ میں Personally اس کو دیکھ لوں گا۔ منسٹر صاحب، آپ Personally اس کو دیکھ لیں کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے، Genuine مسئلہ ہے اس کا۔

وزیر قانون: جی سر، بالکل نیک محمد صاحب ہمارے سپیشل اسسٹنٹ ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کے، ان کا اپنا علاقہ بھی ہے اور میں ان کے ساتھ ڈسکس بھی کرلوں گا ان شاء اللہ، چونکہ ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ ان کا ہے تو سمری Ultimately ادھر سے ہی موؤ کریں گے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے عدنان خان، Personally اس کو دیکھ لیں گے۔ اچھا جی، کوئسچن نمبر 764، مسٹر احمد کنڈی صاحب، پلیز۔

* 764 جناب احمد کنڈی: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں صوبائی حکومت کے زیر نگرانی مختلف علاقوں میں سرکاری ملازمین کے لئے سرکاری کالونیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دراصل یہ تمام سرکاری رہائش گاہیں صرف ان غیر مقامی ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہیں جن کی اپنی بیوی بچوں کا پشاور میں کوئی ذاتی گھر نہ ہو؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جن افسران اور ملازمین کو یہ سرکاری گھر الاٹ ہوتے ہیں، ان سے اس سلسلے میں اسٹامپ پیپر پر باقاعدہ حلفیہ بیان لیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا محکمہ انتظامیہ اور اسٹیٹ آفس کے پاس اس رسمی حلف نامہ کے علاوہ بھی کوئی ایسا میکنزم موجود ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ کسی آفیسر اور ملازم کا ذاتی گھر ہے یا نہیں؟ 01/01/2011 سے لے کر تا حال اس بناء پر جتنے سرکاری افسران اور ملازمین سے سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کینسل کرا کے گھر خالی کئے گئے ہیں، ان کی مکمل فہرست فراہم کریں؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، محکمہ انتظامیہ کے زیر نگرانی مختلف علاقوں میں سرکاری ملازمین کے لئے کالونیاں موجود ہیں۔

(ب) جی نہیں، سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے مقامی یا غیرہ مقامی ہونے کی کوئی شرط نہیں، محکمہ انتظامیہ کے زیر گرانی پشاور میں سرکاری رہائش گاہیں ہیں اور جس ملازم کا پشاور میں اپنا گھر نہ ہو، وہ سرکاری رہائش گاہ کی الاٹمنٹ کیلئے درخواست دینے کا اہل ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں، جن افسران اور ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ ہوتے ہیں، ان سے اس بابت سٹامپ پیپر پر باقاعدہ حلفیہ بیان لیا جاتا ہے کہ ان کا پشاور میں کوئی گھر نہیں ہے۔

(د) محکمہ انتظامیہ اور اسٹیٹ آفس کے پاس اس رسمی حلف نامہ کے علاوہ کوئی ایسا میکنزم اور وسائل موجود نہیں جن کی بنیاد پر یہ پتہ چل سکے کہ کسی آفیسر اور ملازم کا ذاتی گھر ہے یا نہیں، اس لئے 01-01-2011 سے لے کر تا حال کسی بھی سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کینسل نہیں کی گئی اور نہ ہی اسے خالی کیا گیا ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ سر، سوال پہ جانے سے پہلے میں ایک تھوڑی سی مذمت کرتا ہوں، ہمارے کولیگ ہیں اقبال وزیر صاحب، ان کے حجرے کو، گھر کو نارتھ وزیرستان میں کچھ مسلح لوگوں نے وہاں پہ جلایا ہے، اس کو نقصان پہنچایا ہے، تو پورے ہاؤس کی طرف سے میں مذمت کرتا ہوں اور ہم سب ان کی فیملی کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح کے واقعات بچائے۔ سر، سوال میرا یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں صوبائی حکومت کے زیر نگرانی مختلف علاقوں میں سرکاری ملازمین کے لئے سرکاری کالونیاں موجود ہیں؟ اور آیا یہ بھی درست ہے کہ دراصل یہ تمام سرکاری رہائش گاہیں صرف ان غیر مقامی ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہیں جن کی اپنی بیوی بچے پشاور میں کوئی ذاتی گھر نہیں رکھتے ہوں؟ آیا یہ بھی درست ہے کہ جن افسران اور ملازمین کو یہ سرکاری گھر الاٹ ہوتے ہیں، ان سے اس سلسلے میں اسٹامپ پیپر پر باقاعدہ حلفیہ بیان لیا جاتا ہے؟ اور آخر میں غور طلب بات یہ ہے، اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا محکمہ انتظامیہ اور اسٹیٹ آفس کے پاس اس رسمی حلف نامہ کے علاوہ بھی کوئی ایسا میکنزم موجود ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ کسی آفیسر اور ملازم کا ذاتی گھر ہے یا نہیں؟ تا حال جتنے بھی سرکاری افسران اور ملازمین سے سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کینسل کر کے گھر خالی کئے گئے ہیں، ان کی مکمل فہرست فراہم کی جائے؟ سر، ایک تو یہ بڑا Important case ہے اور یہ کسی کی ضلع وائز بات نہیں ہے، اس میں پورا ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اور اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ Involved ہیں۔ میری منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ آپ اس کو کمیٹی بھجوائیں کہ وہاں پہ Deliberation ہو۔ چیئرمین صاحب، انہوں نے کوئی لسٹ بھی نہیں دی اور ایسے لوگ یہاں پہ سرکاری گھروں میں پڑے ہوئے ہیں کہ ان کے یہاں پہ اپنے گھر بھی موجود ہیں، آپ سوال کے جواب میں دیکھیں تو وہ کہتے ہیں کوئی ایسا میکنزم نہیں ہے جس سے ہمیں پتہ چل سکے، ایک اسٹامپ پیپر ہے، کوئی بھی دے دے جس کا گھر بھی موجود ہو اور وہ اسٹامپ پیپر دے دے تو اس کو بھی سرکاری گھر الاٹ ہو جاتا ہے، اثر رسوخ کی بنیاد پہ، تو خدارا جب "کے پی ہاؤس" پہ حملہ ہوا تو اس میں بھی ہم نے کہا تھا کہ بھئی! آپ چیزوں کو Mechanize کریں، اس میں بھی میری گزارش یہی ہے، آپ لسٹ لے آئیں، چھوڑ دیں یہ Blue eyed والا چکر، کب تک چلے گا؟ دو دو دو تین

تین گھروں کو لوگوں نے اوروں کے ناموں کے اوپر رکھے ہیں اور جو مستحق ہیں، وہ بیچارے در بدر پھر رہے ہیں، تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ اس کو Deliberation کے لئے لے آئیں، جس طرح پھر گورنمنٹ اس کے اوپر پالیسی بنانا چاہتی ہے، اس سے گورنمنٹ کی نیک نامی ہوگی، مستحق کو چیز مل جائے گی اور غیر مستحق سے چیز لے لی جائے گی اور ایک میکنزم ہم بنادیں گے، ہمارے پاس ہے، کچھ لوگ میرے پاس ملنے آئے تھے، انہوں نے کہا ہمیں آپ اگر پندرہ دن دے دیں تو ہم آپ کو ایسا میکنزم بنا دیں گے جس سے آپ کو Identify ہو جائے گا کہ اس کے پاس گھر ہے یا نہیں ہے؟ سافٹ ویئر ڈیویلپ کر دیں گے، تو میری یہ گزارش ہے منسٹر صاحب سے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب مسند نشین:</u> لاء منسٹر صاحب، اس میں ایک اور مسئلہ بھی ہے، کنڈی صاحب نے تو بتایا کہ یہاں پہ جن کے اپنے گھر ہیں، انہوں نے بھی یہاں پہ گھر رکھے ہوئے ہیں لیکن یہاں سے لوگ جب ٹرانسفر ہوتے ہیں دوسرے اضلاع میں، تو وہ بھی یہاں پشاور کا گھر چھوڑتے نہیں ہیں، تو یہاں پہ جو نئے لوگ آتے ہیں، ان کو بڑا پرابلم ہوتا ہے اس میں جی۔

<u>وزیر قانون:</u> ٹھیک ہے سر، اس میں اس طرح ہے، جو کنڈی صاحب نے کوئسچن کیا ہے اور اس میں Apparently محکمہ نے جو Reply دیا ہے تو اس میں ان کے پاس پالیسی نہیں ہے کہ Non locals یا پشاور میں جن کے گھر ہوں تو ان کو نہیں ملے گا، اس میں کوئی گورنمنٹ کی Apparently policy موجود نہیں اور نہ ڈیپارٹمنٹ کے کسی ریگولیشن میں یہ ہے۔ اس کے علاوہ جو آپ نے سوال کیا، یہ Grace period ان کا Six months ہوتا ہے، تو Six months کے بعد اور آپ کی بات ٹھیک ہے کہ وہ سالوں سال بھی Retain رکھتے ہیں، اگر فرض کریں فیلڈ میں بھی ان کی پوسٹنگ ہو، ٹھیک ہے اگر کنڈی صاحب چاہتے ہیں تو ایڈمنسٹریشن میں کافی چیزیں جو ہیں، اس میں مسائل ہیں لیکن ایک بات بڑی کلیئر ہے کہ ہمارے جو سرکاری ملازمین ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں ہے اور یہاں پہ گھر جو ہیں وہ بڑے Limited ہیں، وہ بڑے Limited یہاں پہ Available ہیں، تو اس وجہ سے یہ ایشو بار بار ہم Face کر رہے ہیں، تو اس حوالے سے یہ ایشو چیف منسٹر صاحب نے Already time to time کیبنٹ میں بھی ڈسکس کیا ہے اور اس میں چیف منسٹر صاحب کے بڑے کلیئر ڈائریکشنز ہیں کہ جتنے بھی ہمارے پاس پچاس سال سے زیادہ پرانے گھر موجود ہیں جن کی اگر ہم Renovation پہ بھی پیسہ خرچ کریں اور کنال کنال سے اوپر گھر ہیں اور اس طرح بھی گھر ہیں جو دس دس اور آٹھ آٹھ کنال پہ موجود

ہیں، تو چیف منسٹر صاحب نے اس حوالے سے ایک سپیشل پالیسی بھی وضع کی ہے اور اس پہ کام ہو رہا ہے، وہ Under process ہے اور اس میں یہ کر رہے ہیں کہ جتنے بھی ہمارے پاس اس طرح کے پلاٹس ہیں یا وہ گھر ہیں جو پرانے ہو چکے ہیں جن میں ہمارے پاس Capacity ہے کہ ان میں ہم High rise (flats) کوئی طریقہ کار بنائیں جس سے ہمارے کافی جو سرکاری ملازمین ہیں وہ Adjust ہو سکتے ہیں، تو کنڈی صاحب جس طرح چاہتے ہیں، وہ اگر چاہتے ہیں تو اس کو ریفر کریں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> کمیٹی میں ریفر کریں؟

<u>وزیر قانون:</u> جی کر دیں، اگر کنڈی صاحب خوش ہوتے ہیں تو کر دیتے ہیں۔

<u>Mr. Chairman:</u> Is it the desire of the House that Question No. 764 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Standing Committee. Question No. 790, Mr. Ehsan Ullah Khan, MPA.

* 790 <u>جناب احسان اللہ خان:</u> کیا وزیر برائے محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گومل زام ڈیم منصوبہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام آتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے تحت پٹوار کورس کی تربیت دی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن افراد نے کورس مکمل کیا ہے، آیا ان سے امتحان لیا گیا اور اگر تا حال امتحان نہیں لیا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں، نیز کورس کرنے والوں سے کب تک امتحان لیا جائے گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب عاقب اللہ خان (وزیر آبپاشی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گومل زام سسٹم محکمہ آبپاشی (گومل زام ایریگیشن ڈویژن ڈی آئی خان) کے چارج میں ہے۔ گومل زام ڈیم واپڈا جبکہ کمانڈ ایریا (کھالہ جات) محکمہ زراعت کے تحت ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گومل زام ایریگیشن ڈویژن میں پٹوار کورس کی تربیت دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں، محکمہ ہذا نے پٹوار کورس کرنے والے امیدواروں سے ابھی تک امتحان نہیں لیا جس کی وجوہات درج ذیل ہیں، جیسا کہ:

(i) ابھی تک نئے اور پرانے پٹوار امیدواران کے متعدد مقدمات ہائی کورٹ ڈی آئی خان (بینچ) میں زیر التواء ہیں۔

(ii) اس کے علاوہ نگران حکومت کے دوران اور پھر موجودہ حکومت میں مارچ 2024 سے ہر قسم کی نئی بھرتیوں پر پابندی کا ہونا تھا، تاہم ضابطہ کی کارروائی مکمل کرنے کے لئے اعلیٰ حکام کو مراسلے بھیجے گئے ہیں جن کی منظوری کے بعد مذکورہ امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔

جناب احسان اللہ خان: تھینک یو سر، میرا سوال گومل زام نہری سسٹم کے حوالے سے تھا اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے KP میں جو ایگریکلچرل لینڈ ہے، وہ بہت کم ہے، اس کا تقریباً اکاون فی صد صرف ضلع ڈی آئی خان میں ہے اور ضلع ڈی آئی خان جو ہمارا فوڈ باسکٹ ہے اپنے پورے صوبے کے لئے، تو وہاں پہ آبپاشی کا جو نظام ہے، اس کا بہتر ہونا بہت ضروری ہے۔ تو گومل زام کا جو نہری سسٹم ہے، وہ 2014 میں بنایا گیا تھا اور اس کو ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا گیا تھا اور اس کے تحت تقریباً ایک لاکھ اکانوے ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہونا تھی لیکن بدقسمتی سے 2014 سے اب تک پی ٹی آئی کی حکومت چلی آرہی ہے اور یہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ صوبائی سبجیکٹ ہے، 2024 گزر چکا ہے اب 2025 ہے، دس گیارہ سال ہو گئے ہیں لیکن آج تک یہ سسٹم فعال نہیں ہو سکا۔ تو میرے اس میں چند ایک سوالات تھے کہ یہ جو پانی کی ترسیل کا نظام ہے، یہ کس طریقہ کار کے تحت کیا جاتا ہے؟ تو اس میں مجھے جواب دیا گیا ہے کہ اس کی ہم نے چک بندی کر دی ہے اور ہم نے اس کی واربندی نہیں کی، تو وہ خود اس چیز کا اعتراف کر رہے ہیں کہ ہم اس میں اب تک ناکام ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد میرا سوال تھا کہ 2022 کے فلڈ میں جتنے Damages پہنچے تھے گومل زام نہری سسٹم کو، تو ان کو ٹھیک کرنے کے لئے آپ نے کیا کیا؟ تو جناب سپیکر، اس میں مجھے جو جواب دیا گیا، اس میں یہ تھا کہ اس میں ہم نے عارضی طور پہ ایک اعشاریہ پانچ سات (1.57) ملین کی لاگت سے اس نہری سسٹم کو فعال کیا تھا عارضی طور پہ، اور اس کے علاوہ جو باقی تمام رقم ہے، جو بھی ریلیز ہونی ہے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دیکھیں احسان صاحب، آپ کے کوئسچنز دو ہیں، یہ جو میں نے کہا کہ آپ سوال نمبر 790 پہ آ جائیں، آپ میرے خیال میں دوسرا سوال نمبر 796 کو کر رہے ہیں، دونوں ایریگیشن کے ہیں آپ کے۔

جناب احسان اللہ خان: Sorry Sir, وہ بھی اسی گومل زام سے Related ہی ہے، جو کوئسچن نمبر 790 ہے وہ بھی محکمہ آبپاشی سے ہے۔ سر، کافی عرصے سے یہ جو گومل زام ہے جس کا میں ابھی ذکر کر رہا تھا، چونکہ میں نے اب جس طرح آپ کو بتایا کہ چک بندی ہوتی ہے، اس کے بعد وار بندی ہوتی ہے، گھنٹے الاٹ ہوتے ہیں ہر ایک زمیندار کو، کہ آپ کا جتنا رقبہ ہے، آپ کو اتنے گھنٹے الاٹ ہوں گے، تو اس کے لئے مختلف پٹواریوں کو ٹریننگ دی گئی تھی، ان کو کورسز کرائے گئے تھے اور ان کے اب امتحانات لیے جانے تھے تاکہ وہ وہاں پہ بھرتی ہوں اور اس کا جو سسٹم ہے، وہ ہم فعال کر سکیں۔ جس طرح سے میں نے کہا 2014 میں یہ صوبائی گورنمنٹ کے حوالے کیا گیا اور آج تک وہ ٹیسٹ نہ ہو سکا۔ انہوں نے مجھے جو جواب دیا ہے کہ چونکہ Stays ہیں اور اس پہ حکومت ہمیں اجازت نہیں دے رہی، اس لئے ہم اس پہ ٹیسٹ نہیں لے رہے پٹواریوں کے، تو پٹواریوں کے ٹیسٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پہ پٹواری موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ پورا کا پورا نظام درہم برہم ہے، تو میں حکومت سے سوال کرنا چاہوں گا کہ یہ ٹیسٹس کب تک لئے جائیں گے، یہ آپ کیوں نہیں اجازت دے رہے ؟ اور اگر یہ پٹواری نہیں ہوں گے تو وہاں پہ سسٹم کیسے چلے گا؟ ایک علاقے میں اگر ایس ایچ او نہ ہو تو اس کا آپ کیسے، اس کی ایڈمنسٹریشن کو یا امن و امان کے حوالے سے اس کو مانیٹر کریں گے۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، اس میں احسان اللہ صاحب کی طرف سے ایریگیشن پٹواریوں کی بھرتی کے حوالے سے سوال کیا گیا ہے، تو چونکہ ایریگیشن ڈویژن نے Already ان کے ٹریننگ کورسز کئے ہوئے ہیں، لے ہوئے ہیں اور آگے پھر اس میں اس طرح ہوا کہ کیئر ٹیکر کی حکومت آئی، آپ کو پتہ ہے، پھر وہ کیئر ٹیکر اپنے نوے (90) دن سے اوپر جتنا بھی غیر قانونی پیریڈ ہے، انہوں نے گزارا، تو ایک تو اس کی وجہ سے بھی Delay ہوئی، پھر کیسز بھی کافی اس میں Sub-judice تھے، تو اس حوالے سے بھی، تو ابھی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس کے اوپر تقریباً پراسیس شروع ہے اور Hopefully کہ مہینہ ڈیڑھ یا Maximum two months میں اس کے جو ٹیسٹ انٹرویوز کا جو پراسیس ہے، وہ شروع ہو جائے گا، تو Within two months ان شاءاللہ اس پہ چونکہ ایک سنٹرل کمیٹی ہے For appointment، وہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Notified ہے، سیکرٹری صاحب کی طرف سے، تاکہ اس میں Transparency ensured ہو، تو ان شاءاللہ اس کے اوپر پراسیس شروع ہے۔

جناب مسند نشین: دو مہینے میں ان شاء اللہ یہ پراسیس کمپلیٹ ہو جائے گا؟

وزیر قانون: Hopefully جلدی ہو جائے گا جی۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔ اچھا، اب احسان اللہ صاحب، آپ کا سیکنڈ، کوئسچن نمبر 796 ہے۔

* 796 _ جناب احسان اللہ خان: کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں واقع گومل زام پراجیکٹ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) اس پراجیکٹ سے نہری نظام کے ذریعے پانی کی ترسیل کس طریقہ کار کے تحت بنائی گئی؛

(ii) گومل زام سے منسلکہ علاقوں کے لئے موگہ جات کی درجہ بندی کس طریقہ کار کے تحت بنائی گئی ہے اور آیا مذکورہ پراجیکٹ کے ذریعے پانی کی ترسیل فعال ہے یا نہیں، مکمل تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے؛

(iii) آیا 2022 کے سیلاب سے متاثرہ گومل زام نہر اور اس سے نکلنے والی چھوٹی نہر اور موگہ جات کی مرمت کی گئی ہے، اس کے علاوہ ایم اینڈ آر فنڈ سے اس نہر کے لئے سالانہ کتنی رقم رکھی گئی ہے اور وہ رقم ریلیز ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب عاقب اللہ خان (وزیر آبپاشی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ گومل زام پراجیکٹ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اور ضلع ٹانک میں موجود ہے۔

(ب) (i) پانی کی ترسیل کیلئے باقاعدہ نہری نظام واپڈا نے مکمل کر کے محکمہ کے حوالے کیا ہے جس کے تحت 429 کلومیٹر لمبی نہریں بنائی گئی ہیں جن کے تحت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اور ضلع ٹانک کا 191100 ایکڑ رقبہ سیراب کیا جا رہا ہے جس کے لئے 850 کیوسک پانی مین کینال سے ریلیز کیا جاتا ہے۔

(ii) گومل زام سے منسلکہ علاقہ جات کے لئے واپڈا نے 462 موگہ جات کی انجینئرنگ چک بندی بنا کر محکمہ آبپاشی کے حوالے کی جس کی بنیاد پر محکمہ آبپاشی نے ان 462 موگہ جات کی ریونیو چک بندی تیار کر کے محکمہ زراعت خیبر پختونخوا کے ماتحت پراجیکٹ ڈائریکٹر گومل زام کمانڈ ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کے حوالے کی جس کے تحت ان 452 موگہ جات کے ساتھ واٹر کورسز (کھالہ جات) بنانے کی ذمہ داری پراجیکٹ ڈائریکٹر گومل زام ڈیم پراجیکٹ محکمہ زراعت کی ہے۔ عرصہ دس سال گزرنے کے بعد ابھی تک 190 واٹر کورسز (کھالہ جات) تعمیر ہو سکے ہیں اور 272 ابھی بھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

پانی کی ترسیل نہروں میں ڈیزائن کے مطابق فعال ہے جبکہ واٹر کورسز (کھالہ جات) نہ ہونے کی وجہ سے نہروں سے زمینوں تک عارضی واربندی کے تحت پانی مہیا کیا جارہا ہے۔

(iii) 2022 کے سیلاب سے متاثرہ مین کینال اور دوسری چھوٹی بڑی نہروں کو گومل زام ڈویژن ڈی آئی خان نے Earthen بحال کیا ہے جس میں پانی چل رہا ہے اور نہروں کو پکا کرنے کا کام (Lining) جو کہ Closure nature work ہے، نہر بندی کے موقع پر ممکن ہو سکے گا۔

مزید یہ کہ موگہ جات سے نکلنے والے متاثرہ واٹر کورسز کی مرمت کا کام پراجیکٹ ڈائریکٹر گومل زام کمانڈ ایریا (PD-CADP) (محکمہ زراعت) کی ذمہ داری ہے۔ ایم اینڈ آر فنڈ برائے سال 2023-24 صرف بیس ملین منظور ہوا تھا جس میں صرف پندرہ ملین جاری کئے گئے جو کہ مین کینال اور ڈسٹریوں کی مرمت اور بھل صفائی پر خرچ ہوئے۔ مزید یہ کہ سال 2024-25 کے لئے ایم اینڈ آر کے تحت ابھی تک 41 ملین کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے لیکن ابھی تک کوئی فنڈ نہروں کی مرمت اور بحالی کے لئے جاری نہیں کیا گیا۔

جناب احسان اللہ خان: جی سر، میں کوئسچن نمبر 796 کی طرف بھی آنا چاہوں گا۔ سر، اس سے پہلے میں ان سے یقین دہانی لینا چاہوں گا کیونکہ اکثر یہاں پر جو منسٹر صاحبان ہوتے ہیں، وہ ہمیں یقین دہانیاں کراتے ہیں کہ ہم اتنے پیریڈ میں جو ہے نا Rules of Business بنالیں گے اور کبھی ہمیں کہتے ہیں کہ ہم اتنے عرصے میں یہ کرلیں گے لیکن وہ ہوتا کچھ بھی نہیں، میرے کافی سارے سوالات پینڈنگ ہیں سر، مجھے یہاں پہ منسٹر صاحبان آکر یقین دہانی کراتے ہیں اور اس طرح سے سپورٹس منسٹر نے مجھے کہا تھا کہ ہم پندرہ دنوں میں درابن سٹیڈیم کو ٹھیک کر دیں گے، ہمارے پبلک ہیلتھ انجینئر نگ جو میرے منسٹر صاحب تھے، انہوں نے مجھے کہا تھا کہ ہم آرہے ہیں اور بس چل کر آپ کے ہم ٹیوب ویلز ٹھیک کر رہے ہیں، تو ادھر آکر زبانی جمع خرچ کر کے چلے جاتے ہیں۔ تو مجھے یہ یقین دہانی کرادیں کہ دو مہینوں میں ہو جائیں گے، کافی سارے لڑکے ہیں، اب وہ Overage ہو چکے ہیں، وہ بیچارے کورس کر کے کافی سالوں سے دس دس سالوں سے وہ اس آس میں کہ ہم سے ٹیسٹ لیا جائے گا، وہ Overage ہو گئے ہیں، ان کا کیا ہو گا؟ اور آیا یہ لیں گے نہیں لیں گے؟ یا ہمیں اگر یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ واقعی دو مہینوں میں ہوں گے تو پھر تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر اس کے اوپر کوئی ہمیں یقین دہانی کرائیں۔

جناب مسند نشین: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری گزارش یہی ہے، منسٹر صاحب نے جو Comment کیا ہے، ہماری جو ایشورنس سٹینڈنگ کمیٹی ہوتی ہے، اس میں مطلب باقاعدہ یہ ٹائم فریم جس طرح انہوں نے بتایا ہے اور اس سے ان کی گورنمنٹ کی پرفارمنس بہتر ہوگی، نیک نامی ہوگی، جس طرح یہ احسان بھائی ہمیشہ وقتاً فوقتاً میں ان کو Appreciate کرتا ہوں، چاہے وہ زرعی پانی کی بات ہو، چاہے پینے کے پانی کی بات ہو، وہ اپنے حلقے کے حوالے سے، ڈی آئی خان کے حوالے سے اجاگر کرتے رہتے ہیں اور یہ پٹواریوں والا ایشو، جس طرح آفتاب صاحب نے کہا ہے سر، یہ دو مہینوں میں اگر ہو جائے تو یہ جو چک بندی والا ایشو ہے اور یہ بارہ بندی والا، تو یہ مسئلہ جو ہے کافی حد تک حل ہو جائے گا۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، ایم پی اے صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ ایشورنس دے دیں۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): سر، اس طرح ہے، جہاں تک کوسچن نمبر 790 کا تعلق ہے تو وہ تو میں نے ایشورنس کرا دی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، چونکہ انہوں نے مجھے ایک Month کا کہا لیکن میں نے Safe side پہ ان سے جو Confirmation کی ہے تو انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ دو مہینوں میں Confirmed ہے کیونکہ اس کے اوپر ایڈورٹائزمنٹ اور دوسرا پراسیس شروع ہو جائے گا اور اس کے ساتھ جہاں تک دوسرا کوسچن آپ نے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی، احسان اللہ خان، دوسرا کوسچن ابھی کر لیں۔

جناب احسان اللہ خان: دوسرا کوسچن جو ہے۔

وزیر قانون: اچھا، یہ ابھی کریں گے۔

جناب مسند نشین: آپ کا دوسرا کوسچن 796 ہے؟

جناب احسان اللہ خان: جی سپیکر صاحب، پہلے میں نے غلطی سے دوسرا کوسچن Read کیا تھا، جو کوسچن نمبر 796 ہے وہ بھی گومل زام نہری سسٹم کے حوالے سے ہے۔ جس طرح میں نے آپ کو بتایا ڈی آئی خان فوڈ باسکٹ ہے اور اریگیشن سسٹم گومل زام سسٹم بھی ایک آبپاشی کا سسٹم ڈی آئی خان میں جو تقریباً ایک لاکھ اکیانوے ہزار ایکڑ زمین آباد کرنا تھی اس نہری سسٹم کے ذریعے، لیکن بدقسمتی سے 2014 سے لے کر آج تک تقریباً گیارہ سال ہونے کو ہیں، وہ آج تک فعال نہیں ہوا، اس کی پچاس فی صد بھی آباد نہیں ہوئی اور اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ اس ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی، اور وہ اس لئے میں کہہ رہا ہوں سپیکر صاحب، کہ یہ میں کچھ Facts لایا ہوں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس میں 2022 کے فلڈ کا ذکر

کیا کہ 2022 کے فلڈ میں جو گومل زام نہری سسٹم کو جو Damages پہنچے، اس کے لئے ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا؟ تو مجھے انہوں نے جواب دیا کہ تقریباً اس کا 1.57 ملین ہمیں ریلیز ہوئے اور ہم نے اس کے ساتھ اس کو عارضی طور پر بحال کیا، چلو یہاں تک تو ٹھیک ہوا، پھر ایک اور ڈاکیومنٹ ہے میرے پاس جو اسی 2022 کے سیلاب کے حوالے سے 28 جون 2024 پچھلے سال یہ آپ کی ہی حکومت نے ریلیز کی، ویسے تو یہ تیئس کروڑ روپے ریلیز کئے تھے لیکن وہ گومل زام نہری سسٹم کی بحالی کے لئے تھے، وہ تھے Pertinent سات کروڑ روپے، اور انہوں نے جو مجھے جو جواب دیا ہے کہ وہ چونکہ Closure کے ٹائم ہم ٹھیک کرتے ہیں، تو Closure time تو آیا ہے، مہینہ گزر گیا ہے، تو اس میں تو انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ دوسرا انہوں نے مجھے کہا کہ اس دفعہ ہم نے ایم اینڈ آر کے تحت بھل صفائی کی ہے، تو جناب سپیکر، میں آپ کو بتا تا چلوں کہ گومل زام نہری سسٹم جس کی Capacity twenty four (24) cusec maximum تھی، اب وہ بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال کروڑوں روپے کے ایم اینڈ آر فنڈز آتے ہیں، وہ خرد برد ہو جاتے ہیں، وہاں چونکہ بھل صفائی نہیں ہوتی، اب اس کی Capacity Sixteen (16) cusec maximum رہ گئی ہے۔ جناب سپیکر، صرف ایک منٹ، میں اپنی بات مکمل کر لوں اور یہاں پہ تقریباً 462 واٹر کورسز بننے تھے گومل زام ایریگیشن سسٹم میں، جس کو ہم کھالہ جات، نالہ جات کہتے ہیں لیکن اب تک حکومت صرف ایک سونوے (190) بنا سکی ہے اور باقی جو دو سو بہتر (272) ہیں وہ اب تک نہیں بن سکے، گیارہ سال ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پہ نہ زمیندار لوگوں کو پانی پہنچتا ہے اور ظاہر ہے ان کے واٹر کورسز ہی نہیں ہیں اور ابھی تک وہاں پہ لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں پانی کے اوپر، نہ ہی وہاں پٹواری ہیں، تو یہ اتنی بڑی لاگت سے بنایا گیا منصوبہ، وہ سارا کا سارا غیر فعال پڑا ہے۔ میں نے پہلے بھی سوال کیا تھا اور مجھے ایریگیشن منسٹر چونکہ اس میں دونوں ڈیپارٹمنٹ Involved ہیں، زراعت بھی اس میں Involved ہے، انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی دونوں منسٹر صاحبان نے کہ ہم اس میں کوآرڈی نیشن کمیٹی بنائیں گے دونوں ڈیپارٹمنٹس کی، اور وہ مل کر آپ کے ساتھ کام کریں گے، آپ کے تحفظات سنیں گے، اس کے تقریباً تین چار ماہ ہو چکے ہیں، تو نہ ہی وہ کوآرڈی نیشن کمیٹی بنی ہے، نہ ہی انہوں نے ہمارے تحفظات سنے ہیں اور وہاں پہ معاملہ جوں کا توں ہے۔ تو جناب سپیکر، یہ جو سات کروڑ روپے ریلیز ہوئے اور یہ خرچ بھی ہو چکے ہیں، 30 جون 2024 کو یہ ریلیز ہو چکے تھے، خرچ ہو چکے تھے، Payment ان کی ہو چکی تھی، میں وثوق سے کہتا ہوں، اگر میں غلط بیانی کر رہا ہوں تو میں آکر معافی

مانگوں گا، اگر ان سات کروڑ میں سے ایک کام بھی ہوا ہو تو میں اس کا جرم دار ہوں گا اور انہوں نے ہی مجھے کہا ہے اپنے جواب میں کہ ہم Closure کے ٹائم پہ کام کریں گے، Closure تو گزر چکا ہے، مہینہ گزر چکا ہے، اب تک تو اس پہ کوئی کام نہیں ہوا۔ تو جناب سپیکر، یہ تمام جو Mismanagement ہوئی ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ ہے + * ، تو ڈی آئی خان تو چونکہ سی ایم صاحب کا ضلع ہے، جس طرح میں کہتا رہتا ہوں، بزدار صاحب کی حکومت میں جس طرح "گوگی" جیسے ایک کردار تھا، اس طرح کے بہت سارے کردار ہم منظر پہ دیکھتے ہیں کہ وہاں پہ عام ہیں اور یہ وہی Focal person، کوئی Front man ڈی آئی خان میں، یہ ابھی جناب سپیکر، تقریباً چھیانوے کروڑ روپے کا ایک ٹینڈر تھا، Suburb بنتا تھا اسی ایریگیشن کے محکمہ کے اندر، وہ میں نہیں کہہ رہا، یہ آپ کا ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے اور کنسٹرکشن ایسوسی ایشن کہہ رہی ہے کہ وہ بوگس طریقے سے پورے کا پورا سافٹ ویئر ڈاؤن کر کے ان سے Advance payment لے کر وہ چھیانوے کروڑ کا ٹینڈر لے کر ایک ارب پانچ کروڑ روپے میں ہوا ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> دیکھیں، آپ کا کوئسچن آگیا ہے، منسٹر صاحب، آپ ریسپانڈ کریں۔

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> ایک سیکنڈ سر، "صاف چلی شفاف چلی" والے جو ہیں۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> کوئسچن سے ہٹ کر آپ جا رہے ہیں۔

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> سر، مجھے ان کا تھوڑا ذکر کرنے دیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> منسٹر صاحب سے ریسپانڈ لے لیتے ہیں۔ کنڈی صاحب، اسی حوالے سے اگر کوئی کوئسچن رہتا ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> سپیکر صاحب، سوال کیا ہوتا ہے اور پھر یہ تقریریں جھاڑ دیتے ہیں یہاں پہ، یہ کیا طریقہ ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> آپ منسٹر صاحب سے ریسپانس سنیں، آپ دوسری طرف چلے گئے ہیں کہ یہ ہو رہا ہے اور وہ ہو رہا ہے، اس پہ آپ دوسرا۔۔۔

<u>وزیر قانون:</u> دیکھیں چیئرمین صاحب، کوئسچن کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو Reply دیا اور آپ اس سے Satisfied نہیں ہیں تو آپ ووٹ پہ ڈال دیں۔

---

* بحکم جناب مسند نشین حذف کیا گیا۔

جناب مسند نشین: اس پہ آپ دوسرا کوئسچن لے آئیں۔

وزیر قانون: یہ کیا طریقہ ہے کہ ٹینڈرز اس طرح ہو رہے ہیں اور اس طرح ہو رہے ہیں؟ ابھی بات ایم اینڈ آر فنڈز کی ہو رہی ہے، بات 2022 کے فلڈز کی ہو رہی ہے اور وہاں پہ باتیں جو۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب، آپ اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ کنڈی صاحب، آپ بولنا چاہتے ہیں؟ منسٹر صاحب، ریسپانڈ کریں۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری (شور) میری گزارش۔

(شور اور قطعی کلامیاں)

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ جواب دے دیں۔ کنڈی صاحب نہیں کرنا چاہتے۔ منسٹر لاء کا مائیک On کر دیں۔ (شور)

وزیر قانون: سپیکر صاحب، پی ڈی ایم ون اور پی ڈی ایم ٹو کے سارے کرتوت عوام کے سامنے ہیں، ان کی حکومتیں تو چھوڑیں، انہوں نے کیئر ٹیکر کے دوران جو کیا پی ڈی ایم ون اور پی ڈی ایم ٹو نے، وہ سب کے سامنے ہیں، وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں جو آپ لوگوں نے کرتوتیں کئے ہیں، جو اربوں ڈالر آپ نے ڈکارے ہیں اور اس پہ بالکل ڈکار بھی نہیں مارا۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب، کیا یہ کوئسچن رکھ لیں اپنی جگہ؟ (شور)

وزیر قانون: نہیں، کیوں؟ آپ حلف اٹھائیں، آپ کلمہ پڑھیں، غلط بات کر رہے ہیں، یہ کیا طریقہ ہے، آپ کچھ ثابت کریں اس کے اوپر، آپ لوگوں نے تو ہزاروں غیر قانونی بھرتیاں کی ہیں، اس کے اوپر آپ کو شرم نہیں آ رہی، آپ لوگوں نے AIPs کے پیسے کھائے ہیں۔

جناب مسند نشین: پلیز، پلیز، آپ سب اپنی اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں، منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: پی ڈی ایم ون کی حکومت میں پندرہ ارب وفاق سے آئے ہیں، یہاں پہ ریکارڈ موجود نہیں ہے، آپ کے کیئر ٹیکر دور میں۔۔۔۔

Mr. Chairman Order in the House, please.

وزیر قانون: عجیب سی بات ہے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بس آپ کا وہ آ گیا نا، اب کیا کوئسچن تھا اور آپ کہاں پہ بات لے گئے؟

---

* بحکم جناب مسند نشین حذف کیا گیا۔

وزیر قانون: سر، یہ Ten percent والے اٹھ کر ہمیں کرپشن کے اوپر بھاشن دے رہے ہیں، یہ دن بھی ہمیں دیکھنے پڑے۔

جناب مسند نشین: اچھا لاء منسٹر صاحب، میں اس کو کسچن کو ہاؤس کو Put کرتا ہوں، جو بھی ہاؤس کا فیصلہ ہوگا وہ ٹھیک ہے جی، اس کو کسچن پر ووٹنگ کرتے ہیں، بس آگے چلتے ہیں۔

Is it the desire of the House that Question No. 796 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are….

جناب احمد کنڈی: رولز پہ نہیں جا رہے ہیں۔

جناب مسند نشین: رولز پہ جا رہے ہیں، بات کیا تھی اور کہاں پہ وہ لے کر گئے؟ (شور اور قطع کلامیاں)
چلیں کنڈی صاحب، آپ کا کوئی سپلیمنٹری ہے تو آپ بولیں۔

جناب احمد کنڈی: تقریر نہیں کریں گے۔ (شور)

جناب مسند نشین: احسان اللہ خان، آپ بیٹھ جائیں نا، کنڈی صاحب کا کوئی سپلیمنٹری ہے تو وہ کر لے گا۔ آفتاب بھائی، آپ اس کا ریسپانڈ کر لیں۔ (شور)

جناب احمد کنڈی: آفتاب بھائی، بس بس، آپ اس کا ریسپانڈ کر لیں جی۔ سر، مجھے سپلیمنٹری کرنے دیں، کنٹرول کرتے ہیں۔ میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے، احسان بھائی کا بڑا Valid point تھا، اس کی بات کو آپ Understand کریں، گومل زام کا کمانڈ ایریا ایک لاکھ اکیانوے ہزار ایکڑ ہے، یہ سیراب کرتا ہے، 2022 میں سیلاب آیا ہے، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کہتا ہے چک بندی ہم کریں گے، 2022 سے لے کر 2025 ہو گیا ہے، یہ ہمارا علاقہ ہے، احسان بھائی کا حلقہ ہے، اس سے ڈی آئی خان، ٹانک اور کلاچی کی زمینیں آباد ہوتی ہیں، 2022 کا فلڈ آیا ہوا ہے، ایریگیشن کہتا ہے کہ ہم اس کو Closure period میں کریں گے، آپ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں تو سہی کہ چار سال گزر گئے ہیں، انہوں نے کیوں Lining نہیں کی، انہوں نے ابھی تک موگہ جات نہیں کئے، ہمارا سوال بڑا Pertinent ہے، یہ آپ کی بدنامی بن رہا ہے، ان کے جو جذبات ہیں۔ ہم ان کی قدر کرتے ہیں لیکن خدارا ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو آپ، اور سیاسی لوگوں کی جب بدنامی ہوتی ہے تو ہمیں بھی دکھ ہوتا ہے، تو سوال ہمارا یہی ہے، میرا سپلیمنٹری 2022 کے فلڈ کا ہے، یہ کہتے ہیں کہ Closure period میں ہوگا، یہ تین سال گزر گئے چیئرمین صاحب، تین سال، تو تین چار

بندیاں آچکی ہیں، ابھی تک یہ نہر نہیں بن رہی، موگے آپ نہیں دے رہے، فنڈز پہ فنڈز ریلیز ہو رہے ہیں، تو خدارا صرف پوچھ لیں ان سے کہ یہ کدھر جارہے ہیں؟

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، اس کا Reply کر لیں۔

وزیر قانون: دیکھیں، کنڈی صاحب ہمارے لئے بڑے Respectable ہیں لیکن یہ اپنی حکومت کے جو دو سال ہیں، وہ بھی ہمارے کھاتے میں ڈال رہے ہیں، (تالیاں) ہمارا تو ابھی ایک سال ہو گیا، پی ڈی ایم ون ان کی حکومت تھی، پی ڈی ایم ٹو بھی ان کی حکومت تھی، کیئر ٹیکر تیرہ چودہ مہینے گزار کر چلی گئی، ان ہی کی حکومت تھی، ان سے پوچھیں، یہ جو Illegal appointments انہوں نے کی ہیں جو یہاں پہ ہم اس کے لئے Legislation کر رہے تھے، ایکٹ بنا رہے تھے، یہ Oppose کر رہے تھے، کیوں Oppose کر رہے تھے؟ ان کے سارے بندے ہوئے ہیں اس میں، تو ساری Misappropriation ان ہی کی حکومتوں میں ہوئی ہے، ان ہی کی حکومت تھی Indirectly، ٹھیک ہے؟ تو ابھی دیکھیں ہمارا تو ان کے ساتھ ان کے جو Genuine ہوتے ہیں، وہ دیکھیں ہم ریفر بھی کر لیتے ہیں کمیٹی میں، حالانکہ ہم ان کے ہر کوئسچن، ہر چیز کو ان کو بھی پتہ ہے، ہماری ماشاءاللہ، Three fourth ($3/4^{th}$) majority ہے یہاں پہ، اور ہم ہر کوئسچن کو Defeat کر سکتے ہیں لیکن ہم وہ تنقید برائے تنقید والا یا اپوزیشن برائے اپوزیشن، وہ چیزیں مزہ نہیں کرتیں، یہ بھی Starred Questions لاتے ہیں یہاں پہ، ان کو جواب مل جاتا ہے، پھر جواب کے اوپر یہ اوپر سے باقی تقریریں، الزامات جو ہیں وہ جھاڑ لیتے ہیں، یہ تو طریقہ نہیں ہوا۔ اس سے پہلے بھی یہ احسان صاحب نے بڑی نازیبا ہمارے چیف منسٹر صاحب کے خلاف باتیں اور الفاظ ادا کر چکے ہیں، تو میری ان سے گزارش ہو گی کہ اس طرح نہ کریں، اگر آپ کے ان کے ساتھ کوئی Personal issues ہیں تو وہ اپنے علاقے میں جا کر ان کو Settle کریں، یہاں پہ وہ نہ کریں (تالیاں) اور اس کے علاوہ سپیکر صاحب، دیکھیں 2022 کے فلڈ کی Rehabilitation کا معاملہ ہے تو ڈیپارٹمنٹ نے Already کہا، دیکھیں ڈیمز جو ہیں وہ واپڈا کے پاس ہیں، کینال سسٹم ایریگیشن کے پاس ہے، آگے جا کر تو جتنے بھی موگہ جات ہیں یا ان کے نالے ہیں، وہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتے ہیں، تو یہ ایک ان کو بھی پتہ ہے کہ Lining کا معاملہ جو ہے وہ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ جلد سے جلد حل کریں لیکن یہ سبجیکٹ ہے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کا، میں ان سے ریکویسٹ بھی کر لوں گا، چونکہ میجر صاحب یہاں پہ موجود نہیں ہیں اور اس کو Expedite کریں گے، آپ کو پتہ ہے فنانشل پوزیشن ہماری

گورنمنٹ کی، کہ جب ہماری گورنمنٹ آئی تو انہوں نے خزانے کو اس طرح چاٹا تھا کہ اٹھارہ دنوں کی یہاں پہ گورنمنٹ کی سیلری تھی اور آپ کی ایک مہینے کی چونسٹھ ارب سیلری ہوتی ہے، یہاں پہ آپ کی گورنمنٹ مشینری کی، تو اٹھارہ دنوں کی سیلری تھی، الحمدللہ اب فائنشل طریقے سے ہمارا ملک جو ہے، ہمارا صوبہ جو ہے وہ چیف منسٹر صاحب کے جو جتنے بھی Reformatory یہاں پہ اقدامات تھے، اس کی وجہ سے ماشاء اللہ بڑا مضبوط ہو چکا ہے، دو سو ارب سے اوپر کا ہمارا سرپلس آ چکا ہے، تو ان شاء اللہ ابھی ان کے جو Genuine issues ہیں، وہ ہمارے ویسے بھی پروگرام میں ہیں اور وہ تو چیف منسٹر صاحب کا اپنا ضلع ہے، تو ان شاء اللہ اس کو Priority base کے اوپر کریں گے ان شاء للہ، تو شکریہ جی اور اس کو میرے خیال میں کمیٹی بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور میری گزارش ہو گی کہ جو جتنے بھی نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے، غلط الزامات لگائے گئے ان لوگوں کی طرف سے، جو کہ خود جو جن کا Character جو ہے سب کے سامنے ہے، اس کو حذف کر دیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جو بھی کرپشن وغیرہ کے الفاظ تھے اس کو میں حذف کرتا ہوں کارروائی سے۔ اچھا جی۔

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> سر، میں مطمئن نہیں ہوں، مجھے بات کرنے دیں۔ ایک منٹ دے دیں کمیٹی میں بھیجنے سے پہلے۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> احسان اللہ خان، دیکھیں وہ ہمارے لاء منسٹر صاحب تو آپ کے ساتھ بڑا Cooperate کرتے ہیں، جو بھی آپ کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو انہوں نے ہمیشہ آپ کی بات مانی ہے لیکن بات کوئی اور تھی اور آپ بات کو کسی اور اپنے پولیٹیکل اس میں لے گئے، تو میرے خیال میں یہ بات Resolve ہو گئی ہے، ابھی چلیں میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں، ٹھیک ہے جی۔

Is it the desire of the House that Question No. 796 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are gains it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Noes', the motion is defeated.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

676 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایک منظور شدہ آسامی پر ریٹائرمنٹ کے بعد محکمہ خزانہ سے اسی آسامی پر دوبارہ بھرتی کے لئے منظوری (Sanction or NOC) لینا پڑتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ خزانہ بار بار ایک منظور شدہ آسامی کی منظوری کیوں اور کس قانون کے تحت لیتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، 2024-07-03 کو وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے ایک ہدایت نامہ جاری کیا ہے، اس کی روشنی میں صوبے کے تمام سرکاری محکموں / خود مختار بشمول پراجیکٹ میں نئی بھرتیوں کا عمل محکمہ خزانہ سے پیشگی منظوری سے مشروط کی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

جناب مسند نشین: کوسچن نمبر 674، مسز ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

674 محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے پاس محکمہ صحت کی ایمبولینس (گاڑیاں) اور ان پر ڈرائیور بھی کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ ہذا کے ساتھ محکمہ صحت کے جتنے بھی ملازمین / گاڑیاں موجود ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) نیز محکمہ کے پاس کونسی آسامیوں کیلئے رقم / فنڈ نہیں ہے اور مذکورہ ملازمین کو تنخواہیں کس محکمہ سے کس طریقہ کار کے تحت مل رہی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نیک محمد خان (معاون خصوصی امداد، بحالی و آبادکاری): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) محکمہ ہذا کے ساتھ محکمہ صحت کے 373 ملازمین اور 355 گاڑیاں موجود ہیں۔

(ii) محکمہ ہذا کے پاس ان آسامیوں کے لئے رقم / فنڈ نہیں ہے اور ان ملازمین کو محکمہ صحت کی جانب سے تنخواہیں خیبر پختونخوا کے مروج کردہ قوانین اور محکمہ خزانہ کی پالیسی کے مطابق ادا کی جاتی ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: Leave applications: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن کے نام یہ ہیں: محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے صاحبہ، پانچ یوم؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سید فخر جہاں صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب

ارشد ایوب خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فتح الملک علی ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب منیر حسین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملک طارق اعوان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ڈاکٹر امجد علی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر، آج کے لئے؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

جناب عدنان خان: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ایجنڈا لے لیں پھر سب کو ٹائم ملے گا، یہ ایجنڈا ختم کرتے ہیں، بعد میں آپ کو ٹائم دیتے ہیں، میں نے آپ کا نام نوٹ کر دیا آج، ٹھیک ہے؟ یہ ایجنڈا ختم کر لیں پھر بول لیں، جتنا ٹائم آپ کو بولنا ہے، ٹھیک ہے جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No. 07, 'Call Attention Notices': Mr. Muhammad Nisar, MPA, to please move his call attention notice No. 223, in the House, please. Mr. Muhammad Nisar, MPA.

جناب محمد نثار: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہمارے صوبے میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچر جس کے لئے متعلقہ ڈگری کا ہونا لازمی ہے جیسا کہ دوسرے صوبوں میں اور محکمہ تعلیم کے اپنے رولز میں بھی موجود ہے لیکن اب محکمہ تعلیم اس کے برعکس میرٹ کی دھجیاں اڑا رہا ہے اور فزیکل ایجوکیشن ٹیچر کے لئے تمام فیلڈز کی ڈگریاں اور ڈپلومہ ہولڈرز کو اہل قرار دیا جاتا ہے جو کہ فزیکل ایجوکیشن کے طلباء اور اساتذہ کے ساتھ ظلم اور ناانصافی کے مترادف ہے۔ تھینک یو سر۔

جناب مسند نشین: جی، منسٹر ایجوکیشن۔

جناب فیصل خان ترکئی (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): تھینک یو سپیکر صاحب، بالکل جی، یہ ہماری جو 2012 کی پالیسی ہے Comprising development professional training جس کو ہم نے Amend کیا ہے 2018 کی امنڈمنٹ میں، اور میں ایم پی اے صاحب کو صرف یہ باور کرادوں کہ ہم نے یہ اچھا کام کیا ہے، ہم نے Ensure کرایا ہے کہ کوالٹی اچھی ہو جائے، میرٹ اور ٹرانسپرنسی کو ہم نے Ensure کرایا ہے اس امنڈمنٹ کے ساتھ۔ دوسرا، ان کی جو Nine months کی Mandatory training ہے، In service mandatory training، اس کو ہم نے Ensure کرایا ہے۔ ایم پی اے صاحب! آپ کی Clarity کے لئے، یہ ان لوگوں کے لئے ہم نے اچھا کام کیا ہے، ان کو Opportunities ہم نے بڑھادی ہیں جو فریش گریجویٹس ہیں اور جس طرح کہ جو Competent لوگ آتے ہیں اور ان کی تعلیم بھی وہ ہوتی ہے تو ان کے لئے یہ ہم امنڈمنٹ لے کر آئے ہیں تاکہ ان لوگوں کو زیادہ Opportunities ملیں اور اس کے علاوہ یہ باقی پوسٹوں کو بھی Apply کر سکتے ہیں، ان کے پاس اس امنڈمنٹ کے بعد یہ بھی Opportunity ہے کہ سی ٹی، پی ایس ٹی، ڈی ایم اور ایس ایس ٹی کی پوسٹوں کو بھی یہ Apply کر سکتے ہیں، تو I think we have done a good job اگر ان کے کوئی Reservations ہیں یا کچھ ہے تو ایم پی اے صاحب کے ساتھ میری Close coordination ہوتی ہے، وہ بتا بھی سکتے ہیں، جو بھی سپورٹ چاہیئے ہم حاضر ہیں، ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد نثار: سپیکر صاحب، چې کوم د دوئ ټیچرز ایسوسی ایشن دے، د هغوی چې کوم په دې حوالې سره Concerns دی نو زه به چې کوم دے هغوی راوغواړمه، خاص کر د فزیکل ایجوکیشن والا، او د دوئ سره به ئے چې کوم دے کښینوم چې یو Coordination meeting په دې باندې اوشی او د دې حل راووځی۔

جناب مسند نشین: بالکل ټهیک ده جی، چې کله تاسو راوغوښتل، منسټر صاحب به ان شاءالله تاسو له ټائم درکړی، بلکه تاسو منسټر صاحب نه ټائم واخلئ، منسټر صاحب به تاسو له ټائم درکړی او تاسو هغوی راوغواړئ، دوئ سره ئے کښینوئ۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جی سر، ایم پی اے صاحب میرے ساتھ Coordinate کریں، ان کو جو سپورٹ چاہیئے، اس کو Ensure کرالیں گے ان شاءاللہ اور میں ان کو بھی کلیئر کردوں گا، میں اور میری

ٹیکنیکل ٹیم، We will sit with them جو ان کے فائدے کی چیز ہے وہ We will put on the table and we will make them understand ان شاءاللہ، جو بھی سپورٹ چاہیئے ہم حاضر ہیں اور آگے بھی سپورٹ کرتے ہیں ان شاءاللہ۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، ان شاءاللہ۔

Mr. Zubair Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 308, in the House. Mr. Zubair Khan, MPA

جناب زبیر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ الائی کے کیٹیگری ڈی ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹرز کی Twenty six (26) sanctioned posts ہیں لیکن تاحال وہاں پہ صرف دو میل ڈاکٹرز تعینات ہیں اور فیمیل ڈاکٹر کا نام و نشان تک نہیں۔ چونکہ میرے حلقے کے لوگ غریب اور پسماندہ ہیں اور پرائیویٹ علاج کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ٹرانسپورٹ کی، ڈاکٹرز اور خصوصاً لیڈی ڈاکٹرز کی عدم موجودگی کی وجہ سے میرے حلقے کے لوگ ایبٹ آباد یا اسلام آباد کا رخ کرتے ہیں جس کی وجہ سے بچے، خواتین اور بوڑھے مریض انتہائی تکلیف سے گزر رہے ہیں، لہذا حکومت سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ الائی کے کیٹیگری ڈی ہسپتال میں میل ڈاکٹرز اور خصوصاً فیمیل ڈاکٹرز کی ایمرجنسی طور پر تعیناتی کی جائے۔ شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: کون ریسپانڈ کرے گا؟ جی ہیلتھ منسٹر، ایڈوائزر۔

جناب احتشام علی (مشیر صحت): جناب سپیکر، جس طرح میرے بھائی نے بات کی، بالکل یہ ٹھیک فرما رہے ہیں۔ اب ہم نے کئی ڈسٹرکٹس میں Rationalization کی ہوئی ہے کہ جدھر پوسٹیں مطلب کہ ایک آر ایچ سی میں یا کیٹیگری ڈی ہسپتال میں یا کیٹیگری سی ہسپتال میں جتنی بھی پوسٹیں تھیں اور ان کی Sanctioned پوسٹوں کے Against فرض کریں دس sanctioned posts تھیں تو ان کے Against بیس بیس لوگ بیٹھے ہوئے تھے، تو ہم نے اس کی Rationalization کی ہے، ان شاءاللہ و تعالیٰ کوشش کریں گے کہ ان کا جو کیٹیگری ڈی ہسپتال ہے، ادھر کے ڈی ایچ او صاحب سے میں بات کروں گا، ان شاءاللہ ادھر جو ان کی Requirements ہیں وہ ان کو پورا کریں گے اور سر، اس کے ساتھ ساتھ میں ہاؤس کے جتنے بھی ہمارے ممبران صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں، چونکہ ہمارے پاس ڈاکٹرز کی کمی ہے اور اس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ

Emergency basis پہ اپنے ڈاکٹرز کو Induct کرلیں، ابھی ہمارا ایڈورٹائزمنٹ ہوا ہے، اس میں تقریباً 166 اور اس کے بعد ان شاءاللہ وتعالیٰ 102 ڈاکٹرز ہم لے رہے ہیں Emergency basis پر، Specially وہ یہ ڈسٹرکٹس ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ہوں گے، چونکہ ہماری Priority یہ ہے کہ ہم Peripheries کو Strengthen کریں، جب ہماری Peripheries strengthen ہو جائیں گی توکم از کم ہمارے جو بڑے لیول کے ہاسپیٹلز ہیں، Tertiary level کے ہاسپیٹلز ہیں، توان پہ بھی بوجھ کم ہو جائے گا، رش بھی اس پہ کم ہو جائے گا اور ان شاء اللہ وتعالیٰ لوگوں کو اپنے ہی گاؤں میں یا اپنے ہی علاقے میں وہ سہولت میسر ہو گی۔ توان شاء اللہ اس پہ ہم کام کر رہے ہیں اور سر، میں ان کے ساتھ دوبارہ مطلب ہے کہ اس میں جو پراگریس ہو جائے گی تو میں ان شاء اللہ وتعالیٰ ان کے ساتھ شیئر بھی کروں گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسٹر صاحب، زبیر خان کا جو کال اٹنشن نوٹس ہے، اس میں توانہوں نے اپنے علاقے کی بات کی ہے لیکن پورے صوبے میں جو دور دراز علاقے ہیں، وہاں پہ ڈاکٹروں کی انتہائی کمی ہے اور کئی عرصے سے ہم سن رہے ہیں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کنٹریکٹ پر ڈاکٹرز لے رہا ہے، ڈاکٹرز بے روزگار بیٹھے ہوئے ہیں، تو اس بارے میں میرے خیال میں جلد سے جلد آپ کوئی وہ کریں تاکہ یہ ڈاکٹروں کی کمی پوری کی جائے۔

<u>مشیر صحت</u>: سر، ہم نے اس کا ایڈورٹائزمنٹ کر دیا ہے جس میں 28th last date تھی، ان شاء اللہ وتعالیٰ Within fifteen days یہ سارا پراسیس کمپلیٹ ہو جائے گا اور اس کے بعد دوبارہ جس طرح میں نے کہا ہے کہ Round about 101, 102 ڈاکٹرز رہ جاتے ہیں، توان شاء اللہ ان کا بھی کر لیں گے اور ساتھ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہمارے جتنے ڈاکٹرز حضرات جو گریڈ سترہ میں ہیں اور کئی سالوں سے ہیں، ان کی پروموشن نہیں ہوئی ہے، تو ہم نے سپیشل ریکویسٹ کی ہے کہ ان کی پروموشنیں ہو جائیں گی تو ہمارے ساتھ تقریباً چھ سو سے لے کر سات سو تک ان شاء اللہ وہ سیٹیں بھی Vacant ہو جائیں گی، تو ہم اس پر بھی Emergency basis پر Induction ان شاء اللہ کروائیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی زبیر خان، یہ زبیر خان کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب زبیر خان</u>: جناب چیئرمین صاحب، جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم Peripheries کو Strengthen کرنا چاہتے ہیں تو ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ Peripheries کو Strengthen کیا جائے، اگر اس طرح نہیں ہوتا تو پھر Kindly جہاں پہ کیٹیگری سی، ڈی ہیں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز ہیں یا

ٹائپ ڈی ہاسپیٹلز ہیں تو پھر ان کو تالے لگا دیئے جائیں کیونکہ عوام وہاں پہ آتے ہیں، لوگ وہاں پہ آتے ہیں لیکن ڈاکٹرز نہیں ہوتے ہیں، وہاں پہ ان کا علاج نہیں ہوتا ہے، جس طرح اگر آپ چلے جائیں ڈی ایچ کیو میں چلے جائیں تو وہاں پر وہ ڈاکٹرز ہیں، ان کے باہر اپنے Setups موجود ہیں، وہ وہاں پر Serve کرتے ہیں، جناب سپیکر، یہ جو ڈاکٹرز کا Slogan ہے یا ان کا جو Motto ہے Serve to humanity، وہ اس طرح نظر نہیں آ رہا ہے، وہ یہی نظر آ رہا ہے کہ Serve to money، تو Kindly انسانوں کے ساتھ نہ کھیلا جائے، بلکہ انسانوں کی خدمت کی جائے، ہماری یہی گزارش ہے اور جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو پندرہ بیس دن، تو آیا مریض پندرہ بیس دن تک وہاں پر انتظار کریں گے؟ تو ایمرجنسی بنیادوں پر آج یا کل جو ڈاکٹرز ہیں وہاں پہ تعینات کئے جائیں تاکہ لوگوں کے یہ مسائل ختم ہو جائیں۔ شکریہ جی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ارباب عثمان صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں، جی، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں اسی حوالے سے؟

<u>ارباب محمد عثمان خان:</u> جی بالکل، اسی حوالے سے ہے۔ شکریہ سپیکر صاحب اور شکریہ منسٹر صاحب، انہوں نے یہ بتایا کہ ایڈیشنل ہم سو، دو سو، تو میرے خیال میں پہلے مرحلے میں اس پہ اضافی ڈاکٹرز کی تعیناتی کریں گے تو اس میں یہ دیکھا جائے کہ Generally آج بھی ہماری ہماری صحت کارڈ کے لحاظ سے کافی تفصیلاً بات ہوئی ہے، میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ ان کے ساتھ Liaison میں ہم ان کو ذرا پراسیس کو سٹرکچر کر سکیں، تو میری اس میں تجویز یہ ہوگی کہ یہ دیکھا جائے کہ ہمیں ٹوٹل پرائمری اور سیکنڈری لیول پہ ڈاکٹروں کی کتنی ضرورت ہے؟ اسی لحاظ سے ہمارے پاس یہاں پہ بجٹ کتنا ہے؟ اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ خوش آئند بات ہے کہ یہ ابھی ایڈیشنل ڈاکٹرز کو لے رہے ہیں لیکن جیسے زبیر خان نے یہ بات کی کہ ہماری Need اس سے بالاتر ہے اور بہت زیادہ ہمیں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے اور اسی کے ساتھ پھر ہمارا بجٹ کا Constraint بھی ہے، تو کیوں نہ کہ جب ہمارے گاؤں سے اور رورل ایریا سے لوگ جاتے ہیں، غریب لوگ پھر Periphery hospitals کو جاتے ہیں، دو تین ہزار روپے اس پہ ان کے لگ جاتے ہیں، تو ایک میکنزم پر Review کیا جائے، اس کو سٹڈی کیا جائے کہ جو Basic services ہیں پرائمری اور خاص کر بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز، اگر ان کو بنا سکتے ہیں تو وہ دیکھا جائے اور پھر ایک فیس کا تعین کیا جائے تین سو، چار سو یا پانچ سو اس سروس کے لئے، کہ ان لوگوں کے لئے بھی آسان ہوگا، ان کو سروس بھی ملے گی اور جو ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے، وسیع سطح پر میرے خیال میں یہ نمبر ہو سکتا ہے کہ

ہزاروں میں ہو، توان کی تعیناتی بھی ہم کر سکیں گے اور جو Quality of services ہمیں ضرورت ہے، اگر آپ ڈاکٹرز کی Compensation صحیح کریں گے تو پھر ہم اس طرف ان کو Attract بھی کر سکیں گے، تو ذرا اس پر سٹڈی کی جائے کہ آیا یہ نظام Effective ہوگا کہ نہیں ہوگا؟ اور میرا خیال ہے کہ اس سے سب سے زیادہ ہمارے غریب عوام کو، پبلک کو فائدہ ہوگا اور اس کا Burden ہماری گورنمنٹ پر اور ڈیپارٹمنٹ پر بھی نہیں آئے گا۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی منسٹر صاحب، آپ ریسپانڈ کر لیں۔

<u>مشیر صحت:</u> ارباب صاحب نے جو Suggestions دی ہیں، ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے اور اس سے پہلے بھی ہم نے کوشش کی ہے اور کوشش کریں گے کہ اس کو مزید بہتر بنائیں کہ جو ڈاکٹرز کی کمی کی بات آ رہی ہے، اب جو ہم Induction کر رہے ہیں تو اس پہ اگر وہ ایڈورٹائزمنٹ آپ پڑھ لیں تو وہ Transferable بھی نہیں ہیں اور اسی ڈسٹرکٹ کے بندے کو مطلب ہے کہ ترجیح دی جائے گی، ہم دوسرے ڈسٹرکٹ کے بندے کو نہیں لیں گے کیونکہ پھر وہ کہتے ہیں کہ مجھے ادھر ٹرانسفر کر لو، ادھر ٹرانسفر کر لو، تو یہ Transferable بھی نہیں ہیں اور ان شاء اللہ جتنی بھی ہماری Induction ہو رہی ہے، جس طرح میں نے کہا کہ تقریباً جیسے ہی پی ایس بی (پراونشل سلیکشن بورڈ) ہو جائے گی، ہم نے چیف سیکرٹری صاحب سے بھی ریکویسٹ کی ہے کہ Emergency basis پہ یہ پی ایس بی کروائیں، تقریباً چھ سو سے لے کر سات سو تک ڈاکٹرز ہیں، جب وہ پروموٹ ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ ہم اس میں Induction کریں گے اور انہی رولز پہ کریں گے اور جو ہمیں مسئلہ آ رہا ہے ہمارے مینجمنٹ کیڈر میں Specially، تو ہم نے اس پہ Emergency basis پہ 248 seats کے لئے بار بار پبلک سروس کمیشن سے ریکویسٹ کی ہے کہ ان کو Notify کر دیا جائے، انہوں نے ایڈورٹائز کر دیا ہے، یہ پہلی دفعہ ہوا ہے لیکن بدقسمتی سے اس پہ بھی Stay آ گیا، کچھ لوگ گئے عدالت میں وہ Stay لے کر آئے، تو اسی طریقے سے جو مختلف حربے استعمال کرتے ہیں، ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان حربوں کو بھی ناکام کر دیں اور میرٹ کو Ensure کرا لیں کیونکہ ہیلتھ جیسے ڈیپارٹمنٹ میں اگر اس میں Politics ہو، میں ابھی آیا ہوں اور ایم ایس کانفرنس تھی جو کہ ہسٹری میں پہلی دفعہ منعقد ہوئی، میں نے سارے ایم ایس صاحبان کو، کل میری ڈی ایچ او کانفرنس ہے، میں نے اس سے پہلے بھی ڈی ایچ او صاحبان کو یہ کہا تھا کہ آپ لوگ میرٹ Ensure کرا لیں، میرے لفٹ رائٹ والوں کو نہ دیکھیں، کل کو آپ یہ نہ کہیں کہ یہ فلاں منسٹر صاحب کا

دوست ہے، یہ فلاں منسٹر صاحب کا بھائی ہے اور اسی وجہ سے میں نے میرٹ کو Violate کیا، میں نے ان کو کہا کہ میں آپ سے پوچھوں گا، تو ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو مزید بہتر بنائیں، اس میں Minimum interference ہو اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ایک ماڈل ڈیپارٹمنٹ بنادیں۔

(تالیاں) میری یہ بھی خواہش ہے کہ ہم اس ڈیپارٹمنٹ کو Lock کر دیں کہ چاہے جس کی بھی گورنمنٹ آجائے جس طرح "نگران سیٹ اپ" میں اس کو ایک انڈسٹری بنادیا گیا، ایسے ایسے لوگوں کو لے کر آئے جنہوں نے سب کچھ لوٹ لیا، اب ہم انکوائریاں کر رہے ہیں، آپ جتنے بھی سیکنڈلز دیکھ رہے ہیں کہ دوائیوں کے سیکنڈلز ہیں، Out source کے سیکنڈلز ہیں، جہاں بھی آپ ہاتھ لگائیں آپ کو سیکنڈلز ہی سیکنڈلز ملیں گے، تو ہم یہ کوشش کریں گے ان شاء اللہ اپنے Tenure میں اور وزیراعلیٰ صاحب نے بار بار اس بارے میں ہدایات دی ہوئی ہیں کہ ہم اس کو ایک ماڈل ڈیپارٹمنٹ اور اس کو Lock کرنا ہے تاکہ کوئی اس کے رولز میں اسی طرح سے چینجز نہ لے کر آئیں، کوئی مطلب ہے کہ اپنی Nepotism یا یاری دوستی کی بنیاد پر اس ڈیپارٹمنٹ کو نہ چلائے، اس کو میرٹ پر ان شاء اللہ وتعالیٰ ہم کوشش بھی کر رہے ہیں اور مزید بھی کوشش کریں گے اور ہم اس ہاؤس کو اور اپنے خیبر پختونخوا کے عوام کو اعتماد میں لیں گے، ان کے ٹیکس کے پیسے ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ ان کے ٹیکس کے پیسے ہیں وہ انہی پر لگائیں، اپنی جیبوں میں نہ ڈالیں، ان شاء اللہ جب تک آپ لوگوں کا، Sorry میں تو یہ بات بھی برملا کہنا چاہتا ہوں، ابھی ایم ایس صاحبان کو بھی میں نے کہا کہ ہم سے کوئی چیز نہ چھپائیں، اگر ہم میں کوئی غلطی ہے، اگر گورنمنٹ کوئی غلطی کر رہی ہے تو ہمیں بتادیں، نہ ہم اپنے عوام سے کچھ چیز چھپائیں گے، اگر ہم میں ایک غلطی ہے تو ہم اپنے عوام کو بھی بتادیں گے کہ ہمارے ساتھ یہ یہ ایشوز ہیں اور اس پر کام کر رہے ہیں تاکہ عوام بھی اعتماد میں رہے۔ تو ان شاء اللہ وتعالیٰ جتنے بھی ہمارے ادھر بہت معزز ممبران صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کا کافی Experience بھی ہے، ہم ان سے بھی مشاورت کریں گے، ان سے بھی Input لیں گے۔ ارباب صاحب کو میں نے خود ریکویسٹ کی تھی، یہ گیا ادھر ڈی جی آفس، ان کے ساتھ بیٹھ گیا، میں نے اس کو کہا کہ سر، آپ بھی جائیں دیکھ لیں، اگر آپ کو کوئی Flaws نظر آ رہے ہیں تو ہمیں ان کی وہ Identify کر دیں، ہم کوشش کریں گے کہ ان کو دور کریں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے جی، بس اس کو ذرا Expedite کر لیں، یہ جو زبیر خان کا مسئلہ ہے، اس کو جلد سے جلد حل کر دیں۔ بہت شکریہ جی، تھینک یو۔

مشیر برائے صحت: ان شاءاللہ اس کو Emergency basis پہ میں ڈی ایچ او صاحب کو کہہ دوں گا، اگر کوئی بی ایچ یو ان کا خالی ہے تو اس کے لئے بندوبست کر لے گا، میل یا فیمیل ڈاکٹر جو بھی ہے، وہ ان شاءاللہ ادھر Depute کروادیں گے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، کال اٹنشن پہ بہت ڈسکشن ہو گئی ہے، ایجنڈا بہت ہے، پھر ہمارے معزز ممبران صاحبان بات بھی کرنا چاہتے ہیں مختلف ایشوز پہ۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سزائیں مجریہ 2025ء کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 08, 'Introduction of Bill': The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Sentencing (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

ارباب صاحب، یہ تو ابھی Introduce ہوا ہے، اس میں اگر آپ کا کوئی وہ ہے۔

ارباب محمد عثمان خان: سر، اسی میں یہ بات کر رہا ہوں کہ Generally ہمیں پچھلے Bill میں بھی ایشو آیا تھا کہ جب ہم Bill کو Introduce کرتے ہیں اور اس میں خاص کر جو امنڈمنٹس ہوتی ہیں، نئے Bill کو تو ہم بتا سکتے ہیں لیکن ہمیں یہ بتایا جائے کہ امنڈمنٹ Clause wise کہ کون سی امنڈمنٹ کو آپ Amend کر رہے ہیں کہ ہم اس کو اکٹھا پڑھ سکیں۔

جناب مسند نشین: Extract اس کے ساتھ Attach ہوتا ہے نا۔

ارباب محمد عثمان خان: جی۔

جناب مسند نشین: Extract اس کے ساتھ Attach ہے۔

ارباب محمد عثمان خان: اس پہ تو امنڈمنٹ مجھے نظر آ رہی ہے کہ کیا چیز کیسے Amend ہو رہی ہے؟ اس کی پوری امنڈمنٹس تو ہمیں نہیں پتہ چلتا کہ یہ کیسے Amend ہو رہی ہیں؟

جناب مسند نشین: جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب آفتاب عالم خان (وزیر قانون): سر، یہ تو آپ KP codes سے دیکھ سکتے ہیں، آن لائن بھی دیکھ سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں تو اس۔

ارباب محمد عثمان خان: منسٹر صاحب، آپ کے لئے آسانی ہو گی کہ اب کیا دیکھ لیں اس میں۔

وزیر قانون: نہیں نہیں، وہ تو ٹھیک ہے۔

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ ان کو Extract provide کر دیں، Introduce ہو گیا ہے تاکہ پھر یہ اس پہ اگر کوئی۔۔۔۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، کر لیں گے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کمیشن برائے حیثیت خواتین مجریہ 2025 کا ایوان میں متعارف کرایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 09. 'Introduction of Bill'. The Minister for Social Welfare, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Commission on the Status of Women (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Minister for Social Welfare, please.

Syed Qasim Ali Shah (Minister for Social Welfare): I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Commission on the Status of Women (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا عدالتی افسران کا فلاحی فنڈ مجریہ 2025 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 10 'Consideration of Bill': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025 may be taken into consideration at once. The Minister for Law, please.

Minister for Law: I wish to move that Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 8 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 8 stand part of the Bill. Amendment in Clause 9 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 9 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 9, for the words 'the manner', the words 'such manner' may be substituted.

جناب احمد کنڈی: Language اس کی Such manner میں ہو جائے تو۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، Agree کرتے ہیں ان کے ساتھ۔

جناب مسند نشین: Agree کرتے ہیں؟

وزیر قانون: Same ہے جی۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The amended clause 9 stands part of the Bill. Clause 10 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clause 10 stands part of the Bill. Ji, Arbab Sahib.

ارباب محمد عثمان خان: سر، ایسا ہے کہ پہلے اس کی Introduction ہوتی ہے اور پھر اس کی Consideration ہوتی ہے، اس دوران میں ہمیں اگر کوئی امنڈمنٹ دینا ہوتی ہے تو ہم دے دیتے ہیں، میں نے کئی دفعہ Bills میں امنڈمنٹس دی ہیں اور منسٹر لاء کو اس کی معلومات ہیں لیکن وہ واپس اس Basis پر کی جاتی ہیں کہ یہ Bill کے Spirit کے Against ہیں، تو ہم اس پہ صرف یہ جو Grammatical یا Technical errors وہ تو دیتے ہیں لیکن ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس پہ جو In writing ہمیں Deliberation یا کوئی چینجز کرنا چاہیں تو وہ کس ٹائم ہم کر سکتے ہیں کہ ہاؤس میں وہ ہم Put کریں اور ڈسکس کریں، Before the Bill is ratified, ji?

جناب مسند نشین: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، اس طرح ہے کہ بعض اوقات ہم جب کسی ایکٹ میں امنڈمنٹ لاتے ہیں تو وہ کسی کلاز 1، 2، 3، 4 اور وہ Maximum four five sections میں لاتے ہیں، تو اس کو اگر As a whole پڑھتے ہیں تو پھر اس کا سارا کچھ بگڑ جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو اس طریقے سے چینج کرتے ہیں تو اس کو اگر Whole پڑھا جائے لاء کو، تو آپ کو پتہ ہے کہ Independently بھی ایک سیکشن کا کوئی اور مقصد ہوتا ہے، آپ Constitution میں آرٹیکل 105 کو دیکھ لیں، 109 دیکھ لیں، تو اس کو As a whole اگر آپ پڑھ لیں With 127, 129 تو وہ اس کا پھر کوئی اور مطلب حاصل ہوتا ہے، تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دیکھیں جتنی بھی ہماری امنڈمنٹس آتی ہیں Bills میں، ایکٹ میں، تو اس کے لئے اگر آپ KP codes سے ٹوٹل آپ اس ایکٹ کو نکال لیں، اس کو دیکھ لیں، اس کو پڑھ لیں تو پھر آپ کو واضح ہو جائے گا کہ ہمارا کیا مقصد ہوتا ہے ان امنڈمنٹس کے اوپر؟ تو ابھی چونکہ یہ تو فنڈ کی بات ہو رہی ہے، جوڈیشل آفیسرز فنڈ، تو یہ تو Fresh Bill ہے، اس کے اوپر تو وہ لاگو نہیں ہوتا جو آپ کہہ رہے ہیں۔

ارباب محمد عثمان خان: ہم اس کی کچھ Spirit کو نہیں بتانا چاہ رہے ہیں لیکن Generally more than technical یا Grammatical اس سے زیادہ اس میں ہمیں Bills بہت اچھے مؤثر یا Effective ملیں گے، تو وہ آپ ایک Outline کر دیں کہ ہم In writing آپ کو دیں یا ہاؤس میں وہ پیش کریں کہ یہ آپ کی امنڈمنٹ آئی ہے۔ اس کے ساتھ میں ایک دو چیزیں اور جوڑنا چاہ رہا ہوں یا Add کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، اسی طرح Last timeآپ نے ایک Recommend کیا تھا اس حوالے سے۔
Arbab Muhammad Usman Khan: Right to Information.
وزیر قانون: Exact, Right to Information میں ہم ایک امنڈمنٹ کر رہے تھے تو پھر ارباب صاحب نے Recommend کیا تھا کہ آپ اس کے Appellate forum میں ہائی کورٹ کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹی رکھ دیں۔ میں سر، یہ آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔
جناب مسند نشین: اچھا، اس طرح کرتے ہیں لاء منسٹر صاحب، ارباب صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، جو اس کے Concerns ہیں، آپ اس کے Concerns دور کر لیں، ٹھیک ہے؟
وزیر قانون: اس کی تھوڑی سی وضاحت کر رہا تھا لیکن پھر وہ سپیکر صاحب نے اس پراسیس کو Expedite کیا۔ Last time ہم جو Right to Information میں امنڈمنٹ کر رہے تھے تو اس میں Appellate forum ہائی کورٹ تھا، ہم نے جو Propose کی تھی امنڈمنٹ میں، وہ ہائی کورٹ تھی، ہمارے رکن ارباب صاحب نے اس میں Propose کیا کہ آپ ہائی کورٹ کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹی رکھ دیں، تو پھر وہ بالکل Bill کی Spirit کے خلاف جاتی ہیں یہ چیزیں، یہ اس وجہ سے پھر کبھی کبھار آپ کو ڈیپارٹمنٹ سے آجاتا ہے کہ آپ اس میں وہ امنڈمنٹ لائیں جو کہ Basic purpose اور Spirit کے خلاف نہ ہو At least اس ایکٹ کے یا لیجسلیشن کے، تو یہ ان سے گزارش ہے، باقی یہ جتنے بھی ان کے Concerns ہیں، ان کو ہم یہاں پہ ڈسکس کرتے ہیں۔
جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔
First Amendment in Clause 11 of the Bill: Mr Ahmad Kundi, MPA, to please move his first amendment in clause 11 of the Bill. Mr Ahmed Kundi, MPA, please.
Mr. Ahmad Kundi: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 11, in paragraph (g), the word 'and' may be deleted.
سر، Basically اگر آپ اس کو Holistically دیکھیں تو Basically اس میں وہ (i) کو Add کرنا چاہتا ہوں، وہ اس لئے کہ اوپر کی Language کو تھوڑا سا چینج کرنا پڑے گا، تو میرے خیال میں اگر میں اس کو پورا پڑھ لوں تو اس کی Understanding زیادہ آسان ہو جائے گی، اگر آپ Allow کریں تو۔
جناب مسند نشین: جی جی۔

<u>Mr. Ahmad Kundi:</u> Sir, Second Amendment: I beg to move that in Clause 11, in paragraph (h), for the word and full stop ‘Peshawar.’, the word and semi colon ‘Peshawar;’ may be substituted and if so substituted, the following new paragraph (i) may be inserted namely:

“(i)	Two officers, not below the rank of BPS-18, one each from Finance and Law, Parliamentary Affairs & Human Rights Department.”	Member.

سر، Basically انہوں نے ایک بڑی اچھی کمیٹی بنائی ہوئی ہے، مینجمنٹ کمیٹی جس میں میری ذاتی رائے اس پہ یہ ہے کہ اگر ہم فنانس کا اور لاء ڈیپارٹمنٹ سے بھی ایک بندہ رکھ لیں اس میں تو اچھا Input ان کا آئے گا کیونکہ فنانس کا ہونا یہاں پہ بڑا ضروری ہے، یہ سب تمام جوڈیشل آفیسرز ہیں. تو چونکہ ان کے ویلفیئر کے لئے ہے تو اس میں فنانس کا ہونا بہت Important ہے اور منسٹری جو ہے وہ لاء کی منسٹری ہے، تو اس کا بھی ممبر ہونا بڑا ضروری ہے، تو تمام چیزیں ان کے رحم و کرم پر مت چھوڑیں۔ میری تو گزارش یہی ہے آفتاب صاحب سے، میرا اپنا ذاتی Input ہے، اگر یہ آپ Agree کرتے ہیں ان دو ممبران کے ساتھ تو پھر یہ Language کو ہمیں چینج کرنا پڑے گا اور میری اپنی بھی گزارش یہی ہے۔ اگر آپ اس کی Composition دیکھ لیں، بلکہ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ چونکہ اس امنڈمنٹ کے اوپر ہر کسی کو اپنا Input دینا بڑا ضروری ہے جس طرح مائنز اینڈ منرلز میں ہر کوئی Input دے رہا ہے، یہ ہماری پارٹیوں سے بالاتر ہو کر اپنی ذاتی ایک رائے ہوتی ہے ہر چیز کے اوپر، جو صوبے کے مفاد کے لئے ہوتا ہے، تو میرے خیال میں یہ مینجمنٹ کمیٹی بننے جا رہی ہے جس میں آپ نے تمام ہائی کورٹ کے ججز اور سینیئر ڈسٹرکٹ ججز اور ہیومن ریسورسز وغیرہ کے آپ نے لوگ رکھے ہوئے ہیں، تو اس میں فنانس اور لاء ڈیپارٹمنٹ کا ایک ایک بندہ اگر آ جائے گا تو آپ کو اس میں ذرا تھوڑی سی آسانی رہ جائے گی، اس چیز کو Manage کرنے میں۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی لاء منسٹر، آپ کیا کہتے ہیں اس بارے میں؟

<u>وزیر قانون:</u> جی، اس میں سپیکر صاحب، اس طرح ہے جو کنڈی صاحب نے کلاز 11 میں Propose کی ہیں امنڈمنٹس، تو یہ دو تو Clerical type کی ہیں اور اس میں جو Constitution of Management Committee ہے تو اس میں انہوں نے Propose کیا کہ Two officers, not below the rank of BPS -18, one each from Finance department

and one from Law department. تو اس میں سر، ہماری گزارش یہ کہ چونکہ یہ ویلفیئر فنڈ جوڈیشل آفیسرز ویلفیئر فنڈ جو ہے، یہ ایک تو جوڈیشری آپ کو پتہ ہے کہ جس طرح ہماری مقننہ یا Legislatureاور ہماری ایڈمنسٹریشن یا ایگزیکٹیو یکسر Separate ہیں، Separation of power کا ان کو سارا کچھ پتہ ہے، ہمارے Constitution میں ہے اور پھر اسی طرح جوڈیشری بھی ایک ہماری گورنمنٹ کا الگ Wing ہے یا Institution آپ کہہ سکتے ہیں، تو اس میں چونکہ وہ ایک تو بنیادی بات یہ ہے کہ وہ جو ویلفیئر فنڈ Create کرنا چاہ رہے ہیں، وہ اپنے ان آفیسرز کے لئے جن کے ساتھ کوئی Incidents ہوتے ہیں، جن کو Before یا ان کے بچوں کی ایجوکیشن کی Help کے کافی ایشوز یا فیملیز کے ایشوز آتے ہیں، تو پھر ان کا کوئی میکنزم نہیں تھا، ان کے ساتھ کوئی ویلفیئر فنڈ نہیں تھا اور اس میں سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ اس میں گورنمنٹ کے اوپر، فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اوپر، National exchequer کے اوپر کوئی Financial implications نہیں ہیں، یہ وہ اپنی سیلریز سے یا اپنے ویلفیئر فنڈ سے وہ Manage کریں گے، تو اس وجہ سے میری گزارش کنڈی کو یہی ہے، ایک تو جوڈیشری کا ایشو ہے اور دوسرا چونکہ وہ ہم سے فنانسز نہیں لے رہے ہیں، گورنمنٹ سے، اس وجہ سے میرے خیال میں وہ اس کو اسی طرح رہنے دیں تو یہ بہتر ہوگا۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی کنڈی صاحب، آپ Withdraw کرتے ہیں؟

<u>جناب احمد کنڈی:</u> سر، میری اس میں Suggestion یہ ہے، دیکھیں اس میں اینڈونمنٹ فنڈ Involved ہے، اینڈونمنٹ فنڈ سے ان کی ویلفیئر ہوگی، باقاعدہ وہ صوبائی گورنمنٹ کو اینڈونمنٹ فنڈ مقرر کرے گی، اگر اس کی پوری Spirit آپ دیکھیں تو یہ ان کی آسانی کے لئے ہوگا فنانس اور لاء ڈیپارٹمنٹس کے لئے، مطلب ہے ان کی Bridging ہو سکے گی آسانی سے، تو یہ دو ممبران اگر رکھ لیں کیونکہ تمام ججز ہیں اور اگر آپ دیکھ لیں اس کی کمپوزیشن مینجمنٹ کمیٹی کی، تو میں کہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کے ساتھ ان کی Bridging یا یہ اچھی چیز کر رہے ہیں، ہم اس چیز کو سپورٹ کر رہے ہیں، یہ جوڈیشل آفیسرز کی جو ویلفیئر ہے کیونکہ بہت سارے ان کے مسائل ہوتے ہیں جو شاید صوبائی حکومت تک Communicate کرنے میں بڑے مسائل ان کو ہوتے ہیں لیکن اس کمپوزیشن میں اگر آپ دیکھ لیں تو کوئی یہاں پہ اس کا صوبائی حکومت کے ساتھ لنک نہیں رہا، حالانکہ ہمارے بجٹ میں سے جاتے ہیں، وہ Charged funds ہوتے ہیں جن پر ہم ڈسکشن بھی نہیں کرتے بجٹ میں، وہ کچھ ایسے فنڈز ہوتے

ہیں جو کہ آپ اس کے اوپر ڈسکشن صرف کر سکتے ہیں، اس پہ ووٹنگ نہیں ہوتی، تو جوڈیشری کا فنڈ بھی وہی ہوتا ہے جس کو ہم Charged expenditure کہتے ہیں، اس پہ مجھے کوئی اعتراض نہیں، آپ کریں لیکن اینڈومنٹ فنڈ جارہا ہوگا، اس کی کمپوزیشن ہوگی کہ کس شیڈول بینک میں رکھنا ہے، کس میں نہیں رکھنا، کتنا ہوگا؟ میری اپنی ذاتی رائے یہ ہے کہ اگر پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ اس پہ اختلاف ہے تو I withdraw the amendments, otherwise it's my suggestion for the betterment of this Management Committee. Thank you, Sir.

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> بالکل سر، کنڈی صاحب نے بڑی وضاحت کی اس کی، لیکن میری گزارش وہی ہوگی کہ چونکہ وہ جوڈیشری کے ساتھ ہم Bridging role کے لئے کسی دوسری محکمے میں Room چھوڑ سکتے ہیں، فی الحال میرے خیال میں یہ چونکہ ان کا اپنا اینڈومنٹ فنڈ ہے، اس میں Government kitty سے کچھ نہیں جارہا ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> کنڈی صاحب! دونوں امنڈمنٹس آپ Withdraw کریں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> ایک منٹ سر، کلاز 11 میں دو ہیں، ایک ہی کلاز میں دو امنڈمنٹس ہیں۔

<u>Minister for Law:</u> Thank you, Sir.

<u>Mr. Chairman:</u> The question before the House is that the original clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. The original clause 11 stands part of the Bill. Clauses 12 to 16 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 12 to 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 12 to 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. Clauses 12 to 16 stand part of the Bill. Amendment in Clause 17 of the Bill: Mr Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 17 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, MPA, please.

<u>Mr. Ahmad Kundi</u>: Thank you, Sir. I beg to move that in clause 17, after the word 'Regulations' the words "within ninety (90) days" may be inserted.

سر، یہ Timeframe for regulations کی گزارش ہے حکومت سے کہ جب ہم رولز / ریگولیشنز بناتے ہیں کسی ایکٹ کے نیچے، تو ہم اس کو Open ended چھوڑ دیتے ہیں، اس کو Open ended مت چھوڑیں، بہت سارے ایسے ہم نے لاز بنائے ہیں جس کے بعد جب ہم پتہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بھئی! رولز نہیں بنے ہیں، محکمہ اپنی Interpretation اس پر کر رہا ہوتا ہے اپنی طرف سے، ایکٹ ہم نے کچھ اور بنایا ہوتا ہے، رولز وہ بناتے نہیں ہیں، بہت سارے ایسے آپ کے سامنے بھی آئے ہوں گے، آپ خود ماشاء اللہ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئر مین رہے ہیں، تو میری گزارش اس میں یہ ہے کہ ایک Time locked ہونا چاہیئے جس سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس بھی بہتر ہو گی اور ان کے اوپر ایک چیک بھی ہو گا، کل کو ہم چیک سکیں گے کہ بھئی یار! یہ۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی، لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر، اس میں اس طرح ہے کہ کنڈی صاحب اکثر اوقات یہ رولز / ریگولیشنز کے اوپر یہ فوکس کرتے ہیں اور یہ بڑا بہترین ان کا ایک سٹینڈ ہے جسے ہم سب Appreciate کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ کافی ایکٹس بن جاتے ہیں لیکن دس دس سال، پندرہ پندرہ سال بعد ان کے رولز / ریگولیشنز بنتے ہوتے ہیں لیکن اس Particular Bill کے حوالے سے میری کنڈی صاحب سے یہی گزارش ہو گی کہ اگر یہ رولز ہوتے تو میں آپ کے ساتھ بالکل Agree ہوتا Ninety (90) days کی بجائے One twenty (120) days یا Six months کر سکتے تھے لیکن چونکہ یہ رولز نہیں ہیں، یہ ریگولیشنز ہیں اور یہ ریگولیشنز جو ہیں یہی مینجمنٹ کمیٹی نے بنانے ہوں گے، یہ چونکہ کیبنٹ نہیں آئیں گے۔ سر، آپ کو پتہ ہے کہ رولز کیبینٹ سے Approve ہوتے ہیں، Finally جو ڈیپارٹمنٹ بناتا ہے اور ریگولیشنز ڈیپارٹمنٹ کی اپنی Limits میں ہی بنتے ہیں، اپنا ان کا جو بورڈ ہوتا ہے یا کمیٹی ہوتی ہے یا جو بھی ہوتا ہے، تو میری گزارش اس میں یہی ہو گی کہ چونکہ ہو سکتا ہے اس Bill، یا Bill میں کافی Requirements ہوں، As per requirement وہ اگر چاہیں گے تو بنا لیں گے۔ تو میرے خیال میں یہ ریگولیشنز ہیں، یہ رولز نہیں ہیں، تو اس وجہ سے میری کنڈی صاحب سے گزارش ہے، اگر اس کو آپ Withdraw کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب مسند نشین: جی ارباب عثمان صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: اس میں ایک چیز Add کر دوں۔ کنڈی صاحب نے جو بات کی ہے، میرا خیال ہے کہ منسٹر لاء اس پہ Agree کر رہے ہیں، بات صرف اتنی ہے کہ ہمارے جتنے بھی ریگولیشنز یا گورنمنٹ کے Decisions ہوتے ہیں، وہ Time bound نہیں ہوتے اور پھر اگر ہم ان کو وہاں One hundred and twenty days دیں تو اس میں One thousand twenty days لگ جاتے ہیں، تو جتنا بھی آپ کم ٹائم دے سکتے ہیں اور ہر ایک کام میں جو بھی Decisions، جو بھی آپریشنز ہوتے ہیں وہ Deadline کے مطابق ہونے چاہئیں اور جتنا بھی آپ Restrict کرنا چاہتے ہیں، اتنی ہی فعال طریقے سے یہ ہماری بیوروکریسی کام کرے گی۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔ کنڈی صاحب، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ Withdraw کریں۔

جناب احمد کنڈی: سر، چاہے رولز ہوں، ریگولیشنز ہوں، میرے خیال میں اس کو Time bound ہونا چاہیئے، اگر اس میں ان کو کوئی تکلیف نظر آ رہی ہے Then I withdraw, otherwise میرے خیال میں دیکھیں ہمارا ایک بڑا Principle stand ہے بھئی! کہ دیکھیں گورنمنٹ کی پرفارمنس کو کیسے ہم بہتر کر سکتے ہیں یا کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس کو اگر آپ ان کو Open handed چھوڑیں گے تو وہ Already بے لگام گھوڑے چل رہے ہیں، مطلب ہے بھاگ رہے ہیں، دوڑ رہے ہیں اور بدنامی کس کی ہوتی ہے؟ حکومت کی ہوتی ہے۔ ابھی احسان بھائی نے جو باتیں کی ہیں، مطلب ہے ساری دو نمبری ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے اور لعنت سارے سیاسی لوگوں پہ آ جاتی ہے، تو کہنے کا مقصد یہ ہے، تو میری گزارش ہے کہ اگر اس میں ان کو کوئی ایشو آ رہا ہے تو Then I withdraw, no problem.

جناب مسند نشین: جی، منسٹر لاء، پلیز۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، اس میں ایشو نہیں ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ یہ رولز نہیں ہیں، ریگولیشنز ہیں اور اسی کمیٹی نے، جو ان کی مینجمنٹ کمیٹی ہے، انہوں نے بنانے ہوتے ہیں تو میرے خیال میں اگر اس کو ہم Time bound کر لیں اور دوسری، دیکھیں In principle رولز / ریگولیشنز کے اوپر جو Stance ہے کنڈی صاحب کا، اس پہ میں بالکل Agree کرتا ہوں کہ وہ Time bound ہونا چاہیئے، جب ہم Enactment کرتے ہیں، کوئی Bill کو ایکٹ بناتے ہیں تو ایک Time limit دینی چاہیئے کہ وہ بنائیں لیکن اس میں سب سے بڑا جو ایشو ہے، وہ میرے ڈیپارٹمنٹ کو آ رہا ہے، ہمیں

پھر Face کرنا پڑے گا کیونکہ ہمارے ساتھ وہ بہت Chronic قسم کی HR (Human Resource) کی کمی ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں، اور اس میں ہم نے Already جس Upcoming ADP کے لئے چیف منسٹر صاحب کو ایک Presentation جو ہم نے بنائی ہوئی ہے، وہ ماڈل کہ آپ اس میں HR جو ایکسپرٹس ہیں وہ اگر ہمارے ساتھ ایک Proper team ہو، ہمارا HR پورا ہو، تو ہم تمام جتنے بھی ہمارے Attached departments ہیں، ہمارے ساتھ تقریباً چونتیس کے لگ بھگ ادارے ہیں، تو اس کے لئے ہم اس کے جتنے بھی ان کے قانون ہیں، ان کے Bills / Acts ہیں، ان کو Revise کر سکتے ہیں، تو ابھی میری۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> کنڈی صاحب، آپ Withdraw کرتے ہیں؟

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جی سر۔

<u>Minister for Law:</u> Thank you, ji.

<u>Mr. Chairman:</u> Now, the question before the House is that the original clause 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. The original clause 17 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا عدالتی افسران کا فلاحی فنڈ مجریہ 2025 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Chairman:</u> Item No. 11. 'Passage Stage': The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025 may be passed. The Minister for Law, please.

<u>Minister for Law:</u> Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025 may be passed.

<u>Mr. Chairman:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Officers Welfare Fund Bill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ نمبر 10 برائے محکمہ خزانہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع کے لئے تحریک پیش کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 12. Additional Agenda. Extension in time under sub rule (1) of rule 185. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA / Chairperson, Standing Committee No. 10, on Finance department, to please move for extension in time to present report of the Committee, in the House. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please.

Arbab Muhammad Usman Khan: Thank you, Mr. Speaker. I intend to move under sub rule (1) of rule 185 of Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of report of the Standing Committee No. 10, on Finance department may be extended till date.

Mr. Chairman: The motion before the House is that extension in time may be granted to present report of the Committee, in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Extension in time is granted.

مجلس قائمہ نمبر 10 برائے محکمہ خزانہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 13. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA / Chairperson, Standing Committee No. 10, on Finance department, to please present report of the Committee, in the House. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please.

Arbab Muhammad Usman Khan: Mr. Speaker, I intend to present the report of the Standing Committee No. 10, on Finance department, in the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: It stands presented.

مجلس قائمہ نمبر 10 برائے محکمہ خزانہ کی رپورٹ کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 14. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA / Chairperson, Standing Committee No. 10, on Finance department, to please move that the report of the Committee on

Finance department may be adopted. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, please.

Arbab Muhammad Usman Khan: Mr. Speaker, I intend to move that the report of the Standing Committee No. 10, on Finance department may be adopted.

Mr. Chairman: The motion before the House is that report of the Committee on Finance department may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The report is adopted unanimously.

ارباب محمد عثمان خان: سر، اس پہ کچھ بریفنگ دے دوں ممبران صاحبان کو؟

جناب مسند نشین: نہیں، وہ خود پڑھ لیں گے۔

ارباب محمد عثمان خان: بتادیں گے، Highlight کریں گے، دو منٹ لگیں گے جی۔

جناب مسند نشین خان: چلیں، شارٹ بتادیں۔

ارباب محمد عثمان خان: اچھا، اس میں ہماری کافی تفصیلاً ڈسکشن ہوئی ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں اور جو Bottleneck یا مسئلے ہم نے Identify کئے ہیں، اس میں ایک بہت بڑا ایشو یہ آرہا تھا کہ ایک تو آئٹم نمبر 12 ہے، وہ تو ہم Extend کر رہے ہیں، جو کرک ضلع کے ساتھ Attached ہے اور اس میں پیسے لگائے گئے تھے، اس کے لئے بجٹ رکھا گیا تھا لیکن اس میں پھر Time specify نہیں کیا گیا تھا، تو کمیٹی نے یہ ڈائریکشن دی ہے کہ آپ اس کو Time bound کریں اور اس چیز کی تعیناتی کریں Through the Members / MPAs کہ یہ پیسے جیسے Allocate ہوتے ہیں، اس کو آپ متعلقہ وہاں پہ ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں، ان کو Bound کریں کہ وہ Allocation بھی کریں اور اس کا پھر Expenditure بھی Timely ہو، تو Item Thank you for extending this. No.13 is more relevant, اس میں اس چیز کا تعین کیا گیا ہے کہ ہمارے جو یہاں پہ پورے صوبہ پختونخوا میں فیصلے ہو رہے ہیں، اس میں ہمارے پاس ایک پارلیمانی نظام ہے، ہمارے پاس ہر ایک حلقے میں پارلیمنٹیرینز ہیں لیکن اس میں جو بھی ڈیویلپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں اور باقی جو سکیمیں ہیں، ان میں ہمارے ایم پی ایز کو Onboard نہیں لیا جا رہا ہے اور ہمارے Generally جو Elected representatives ہیں، ان کو یہ پتہ بھی نہیں ہوتا ہے کہ ان کا Status کیا ہے، ان سے مشورہ بھی

نہیں لیا جاتا ہے اور یہ کام ویسے ہی ہو رہے ہیں، تو اس پہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم Bound کریں گے، جو بھی آپ کی سکیمیں ہیں، ڈیویلپمنٹل کام ہے یا باقی جو بھی حلقے کی سطح پر کام ہے یا باقی جو بھی حلقے کی سطح پر کام ہوں گے، وہ صرف ایم پی اے کی مشاورت سے ہوں گے اور ایگزیکٹیو باڈی آپ کی وہی رہے گی، تو کم از کم اس میں پبلک کو Onboard لے سکیں گے اور میرا خیال ہے اس پہ زیادہ فائدہ آپ کو پی ٹی آئی ممبران کو ہی ہو گا کہ آپ کی تعداد اس میں زیادہ ہے۔ اسی کے ساتھ جو دوسرا حصہ ہے، وہ یہ ہے کہ Generally ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بجٹ پاس ہو جاتا ہے، فنڈز کی تعیناتی بھی ہو جاتی ہے، پھر اس میں ہمیں سال بعد پتہ چلتا ہے، وہ ہم آکر وزٹ کرتے ہیں کہ یہ کام Under budget ہیں، Over budget ہیں اور پھر آخری ایک مہینے میں جلدی جلدی فنانس ڈیپارٹمنٹ اس کی Disbursement کرتا ہے، تو اس لحاظ سے ہم نے یہ Suggestion اور فیصلہ کیا ہے، کمیٹی نے، کہ ہم ایک ERP system کی ڈیویلپمنٹ کریں گے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لئے کہ ہم ممبران صاحبان کو پتہ چلے کہ ان کے لئے کوئی فنڈ کی تعیناتی کی گئی تھی، وہ کتنی ہے اور مہینے بعد دو مہینے بعد کتنا لگا چکے ہیں، کتنا Expenditure ہو چکا ہے، کتنا رہتا ہے، ہم Under budget ہیں، Over budget ہیں، Under time ہیں، Over schedule ہیں؟ اور اسی ٹائم پہ اس کو Revise کیا جائے اور اسی کے ساتھ ہم نے Generally یہ چیز نوٹ کی ہے کہ ہم بعض Allocation کرتے ہیں لیکن وہ فنڈ کو استعمال نہیں کر پاتے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی اس میں کافی ان سے کمزوریاں ہوتی ہیں، غفلتیں ہو جاتی ہیں تو اگر نہیں کر سکتے تو یہ Public money ہے تو آپ اس کو پھر اسی ٹائم Disburse کریں اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو دیں کہ وہ فنڈز کی Allocation ہم کر سکیں۔ اور آخری جو آئٹم نمبر 14 ہے، اس میں ہمارے پاس ایک کافی فعال پلیٹ فارم پبلک فنانس کمیشن کے ذریعے ہے لیکن افسوس کے ساتھ اس پہ Decision بھی کیا گیا تھا تقریباً چار سال پہلے، لیکن ابھی تک لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے اس کو فعال نہیں بنایا گیا، البتہ ہمارے پاس یہاں پہ ابھی لوکل گورنمنٹ کی سطح پر جو آپ کا ہی بنایا گیا سسٹم تھا Public representatives کا ویلج کونسل کے لیول پہ ہے جس کے ذریعے ہم پبلک کو Street level پہ یہ فنڈز کی Allocation اور ان کی ترجمانی کر سکیں گے، تو اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہم پی ایف سی کا ایکشن فوری طور پر کریں اور پبلک فنانس کمیشن کو فعال بنائیں۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔ اچھا کنڈی صاحب، یہ بس ایک ریزولیوشن لیتے ہیں، پھر سب کو ٹائم دیتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، یہ سیکیورٹی پہ بات۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اچھا جی، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، سب سے پہلے تو میں ارباب صاحب کو Appreciate کرتا ہوں، ان کی پوری کمیٹی کو Appreciate کرتا ہوں اور آپ ہی کے کال اٹنشن کے اوپر یہ بڑی Good luck ہے کہ آپ Chair پہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ ہی کے کال اٹنشن پہ انہوں نے یہ رپورٹ مرتب کی ہے، سب سے Important چیز یہ ہے۔ صوبائی گورنمنٹ کے بڑے اہم منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ دیکھیں صوبائی گورنمنٹ نے ابھی Recently اسلام آباد "سرینا" میں این ایف سی کے اوپر ایک کانفرنس کروائی ہے، میری گزارش یہ ہے، اگر ہم پی ایف سی کی کمپوزیشن نہیں کریں گے تو ہمارا جو Principled stand ہے، این ایف سی کے اوپر ہے، وہ کہاں پہ کھڑا ہوگا؟ مجھے بتائیں آپ، یہ سوال جب ہم حکومت سے کرتے ہیں تو یہ خاموش ہو جاتی ہے، بابا! سیمناروں کانفرنسوں سے آپ کو این ایف سی نہیں ملے گا، آپ اپنے Principled stand کو اگر مزید مستحکم کرنا چاہتے ہیں تو جس طرح اس کمیٹی نے رپورٹ دی ہے پی ایف سی کے اوپر، لوکل گورنمنٹ کے الیکشنز ہو چکے ہیں، تیرہ سال ان کی حکومت کے ہوئے ہیں، صوبائی حکومت کے، کوئی پی ایف سی کی کمپوزیشن نہیں ہے، جو بھی آجاتے ہیں چیف منسٹر، جدھر اس کی خواہش ہوتی ہے، وہاں پہ فنڈز لگتے ہیں، تو میری گزارش یہ ہوگی دست بستہ، صوبائی ممبران یہاں پہ کابینہ کے بیٹھے ہوئے ہیں، پی ایف سی کی کمپوزیشن کو اس رپورٹ کے مطابق جلد سے جلد مرتب کیا جائے اور اس کو Implement کیا جائے۔ شکریہ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Abdul Kabir Khan, MPA, to please move for suspension of rule 124.

Mr. Abdul Kabir Khan: Mr. Speaker, I wish to move that rule 124 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended and allow me to move the resolution, in the House.

Mr. Chairman: The motion before the House is that rule 124 may be suspended under the rule 240 and allow the honourable Member, to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman. The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

جناب عبدالکبیر خان: تھینک یو مسٹر سپیکر، ہر گاہ کہ جمہوری ملک میں الیکشن کے بعد-----

جناب مسند نشین: یو منٹ، یو منٹ۔

جناب عبدالکبیر خان: جی سر۔

قرارداد

Mr. Chairman: Mr. Abdul Kabir Khan, to please move his resolution, in the House. Mr. Abdul Kabeer Khan, MPA, please.

جناب عبدالکبیر خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ ہر گاہ کہ جمہوری ملک میں الیکشن کے بعد عوامی نمائندگان منتخب ہو کر قومی صوبائی اسمبلی میں اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں، پارلیمنٹ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو منتخب کرتی ہے جن کے لئے دیگر سہولیات کے ساتھ ساتھ سرکاری رہائشگاہیں پہلے سے موجود ہوتی ہیں، بلکہ خیبر پختونخوا میں گورنر ہاؤس، وزیر اعلیٰ ہاؤس، سپیکر ہاؤس، چیف سیکرٹری ہاؤس، آئی جی پی ہاؤس سمیت دیگر ہاؤسز موجود ہیں اور اس کے علاوہ نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر، صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ، صوبہ بلوچستان و گلگت بلتستان کے ڈپٹی سپیکرز صاحبان کے لئے ڈپٹی سپیکر ہاؤسز Designated ہیں، تاہم بد قسمتی سے خیبر پختونخوا اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کے لئے ڈپٹی سپیکر ہاؤس موجود نہ ہونے کی وجہ سے موجودہ ڈپٹی سپیکر کو عہدہ سنبھالنے کے بعد سرکاری رہائشگاہ ڈھونڈنے کے لئے سیکرٹری ایڈمنسٹریشن سمیت دیگر دفاتر کے چکر لگانے پڑتے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ گورنر ہاؤس، وزیر اعلیٰ ہاؤس، سپیکر ہاؤس، چیف سیکرٹری ہاؤس، آئی جی پی ہاؤس سمیت دیگر نامزد ہاؤسز کی طرح ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی کو بھی موجودہ سرکاری ہاؤس نمبر 15 ریس کورس گارڈن پشاور کینٹ کو مستقل طور پر ڈپٹی سپیکر ہاؤس قرار دیا جائے تاکہ موجودہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ اور آئندہ آنے والے ڈپٹی سپیکر صاحبان کو پریویلج ایکٹ کے تحت دیگر سہولیات سمیت رہائشگاہ کی سہولت بھی میسر ہو اور کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب مسند نشین: اچھاجی۔جی مسٹر عدنان خان۔پہ نمبر سرہ جی۔

غیر فہرست شدہ امور پر بحث

جناب عدنان خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب، ٹائم دینے کا۔ میرے اپنے حلقے میں ایک دھرنا بیٹھا ہوا ہے، تحصیل میریان میں نورل کے مقام پر، کہ ایک ہمارا ماسٹر فرمان علی شاہ ہے، اس کو چار پانچ دن سے وہ کہتے ہیں ناکہ "یہ جونامعلوم ہے یہ ہمیں معلوم ہے"، نامعلوم لوگوں نے اٹھایا ہوا ہے اور پتہ نہیں کہاں پہ رکھا ہوا ہے؟ میں خود بھی دھرنے میں گیا ہوں، ابھی یہ آئین اور قانون کہاں پہ ہے، آپ اگر آئین کے آرٹیکلز کو پڑھ لیں، اس میں آرٹیکل 9 سے لے کر تقریباً آرٹیکل 14 تک اسی کے اوپر بات چیت ہوئی ہے کہ ہم Freedom of speech, freedom of life وہ ساری چیزیں اس میں موجود ہیں لیکن دن کی روشنی میں ہمارے لوگوں کو اٹھایا جاتا ہے اور پتہ نہیں چلتا ہے کہ کہاں پہ لے جاتے ہیں؟ تو یہ بڑی افسوس کی بات ہے۔ ابھی بھی وہاں پہ دھرنا بیٹھا ہوا ہے، تو ہم روز دھرنے نکالیں گے، ہم روز بیٹھیں گے کہ ہمارے جو معزز شہری ہیں، ہمارے وہ سکول ٹیچر ہیں، وہ ڈیوٹی سے آرہا تھا اور راستے میں وہ اغواء ہو گیا ہے، ابھی کس نے اغوا کیا ہے؟ یہ ساری Responsibility ایڈمنسٹریشن کی ہے اور یہ گورنمنٹ کی ہے، میں یہاں پہ اس فلور آف دی ہاؤس حکومت سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بس ہماری تقریریں صرف یہاں پہ اسمبلی میں کرنے کے لئے رہ گئی ہیں، پورے بنوں شہر کو بند کیا گیا ہے، ہمارے شہر کی جو سڑکیں ہیں، ان کے اوپر مٹی کے بڑے بڑے وہ ڈال کر روڈز بند کر دیئے گئے ہیں، دو مہینے ہو گئے ہیں، لوگوں کو اتنی اذیتیں مل رہی ہیں، رمضان کا مہینہ گزر گیا ہے، ہمارے منسٹر صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خود دورہ کر چکا ہے، ابھی میں یہاں پہ گورنمنٹ سے یہ کوسچن کرتا ہوں کہ ایک جمپ اگر کوئی روڈ کے اوپر بنا لیتا ہے یا کوئی ایک کھدائی بھی کر لیتا ہے تو ٹی ایم اے والے آجاتے ہیں، وہاں پہ ایڈمنسٹریشن آجاتی ہے، وہ پوچھتی ہے کہ یہ آپ کیوں کر رہے ہیں، آپ نے کس کی اجازت سے کیا ہوا ہے؟ میں گورنمنٹ سے پوچھتا ہوں کہ ہمارے بنوں کے جو روڈز بند کئے ہوئے ہیں، وہ کس کی اجازت سے انہوں نے بند کئے ہوئے

ہیں؟ وہاں پہ کوئی قانون ہے؟ وہاں پہ کوئی آئین ہے کہ میرے گاؤں کے راستے کو بند کیا ہوا ہے؟ میں نے بار بار ریکویسٹ کی ہے کہ خدارا یہ ہمارے راستے تو کھول دیں، یہ اپنے آپ کو سیکیورٹی نہیں دے سکتے، وہ ہمیں کیا سیکیورٹی دیں گے؟ بے ادبی معاف، یہ کہیں گے کہ عدنان تو ہر وقت یہ بولتا رہتا ہے، میں ہر وقت اس لئے بولتا رہتا ہوں کہ یہ میری ذمہ داری ہے، مجھے یہاں لوگوں نے ووٹ دیا ہے، ہم گفت وشنید بھی کرتے ہیں، ہم بات چیت بھی کرتے ہیں، ہم پیار سے بات کرتے ہیں لیکن ہماری شنوائی نہیں ہوتی ہے، ہم کدھر جائیں گے؟ جناب چیئر مین صاحب، آپ یہاں پہ Chair کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پہ ہماری معزز حکومت بیٹھی ہوئی ہے، میرے معزز منسٹر حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، کسی میں اتنی جرات نہیں ہے کہ یہ جو غیر آئینی اور غیر قانونی اقدامات جو لوگ بھی کر رہے ہیں، ان کو آپ لگام دیں، نہیں دے سکتے تو کیوں حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں؟ حکومت چھوڑ دیں، جب آپ مجھے تحفظ نہیں دے سکتے ہیں، جب آپ ایک شہری کو تحفظ نہیں دے سکتے ہیں تو آپ حکومت کر رہے ہیں تو حکومت کس چیز کے لئے کر رہے ہیں؟ اور یہاں پہ جو ہم تقریریں کر رہے تھے، ویسے کر رہے تھے، ہمارے تو کان پک چکے ہیں، ہم تو یہاں پہ چالیسواں بھی آپ کے ساتھ منا چکے ہیں لیکن عمل درآمد کوئی نہیں ہو رہا ہے، پرسوں میرے حجرے میں ایک بندہ آیا، میرے علاقے کا زنگی علی خیل کا، اس کے گھر کو فوج کے جوانوں نے گرایا ہے، کس وجہ سے گرایا گیا ہے؟ میں نے خود کمانڈر سے بات کی ہے، میں نے اس کو ٹیلیفون کیا کہ خدارا اس کے گھر کو نہ گرائیں، کہتے ہیں جی کہ وہاں سے ہمارے اوپر فائر ہوئی ہے، میں نے کہا ٹھیک ہے، فائر کس نے کی ہے؟ میں اس ایوان سے اس معزز ایوان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ کمیٹی بنائیں، آپ چلے جائیں، اس گھر کا اگر ایک بندہ بھی دہشت گردوں کی فہرست میں ہوا تو سب کو الٹا لٹکا دیں، پھر وہاں پہ عورتیں نکلی ہیں، وہاں کے گھر کے مرد نکلے ہیں، میں نے خود کال کی کہ خدارا پہلے چھان بین کر کے پھر اس کے بعد گھر کو گرا دیں، کس قانون کے تحت گھروں کو گرایا جاتا ہے؟ میرے بے گناہ شہریوں کے گھروں کو کس قانون کے تحت یہ گراتے ہیں؟ مجھے وہ قانون تو بتا دیں، مجھے وہ رولز تو بتا دیں، میں حکومت سے پوچھ رہا ہوں، میں کسی اور کی طرف دھیان نہیں دے رہا ہوں، میں حکومت سے پوچھتا ہوں، آپ لوگ ذمہ دار ہیں کہ میرے جو گھر گرتے ہیں، میرے جو لوگ اغواء ہوتے ہیں، میرے ساتھ جو ناانصافی ہوتی ہے، میرے ساتھ جو زیادتیاں ہوتی ہیں، اس کے آپ ذمہ دار ہیں، یہ ذمہ داری آپ کی ہے کیونکہ آپ لوگوں نے قانون اور آئین کے تحت حلف اٹھایا ہوا ہے، آپ کو لوگوں نے ووٹ دیا ہوا ہے لیکن آپ لوگ خاموش تماشائی بنے ہوئے

ہیں اور ہمارا تماشہ دیکھ رہے ہیں، یہ تماشہ کب تک چلے گا؟ میں تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ خدارا مجھے غیرت کی موت دے دے اور بے غیرتی سے بچائے، بہت ہو گیا ہے اور بار بار ہم یہ تقریریں کرتے رہتے ہیں لیکن تقریروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے، تقریروں کے اوپر کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا ہے، میں گورنمنٹ سے مؤدبانہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ خدارا آپ لوگ کمیٹی بنائیں، آپ دیکھ لیں کہاں پہ زیادتی ہو رہی ہے، کیوں بے گناہوں کو تنگ کیا جا رہا ہے، کیوں بے گناہوں کے گھروں کو گرایا جاتا ہے، کیوں بے گناہوں کے روڈوں کو بند کیا جاتا ہے؟ گورنمنٹ کی سیکیورٹی فورسز نے تو سیکیورٹی دینا عوام کے لئے ہے کہ وہ عوام کو سیکیورٹی دیں گی، وہ عوام کو سیکیورٹی دے نہیں سکتیں اور اپنی سیکیورٹی کے لئے عوام کو تنگ کر رہی ہیں، یہ سیکیورٹی اسٹیٹ سے ہم کب نکلیں گے، یہ کب تک ہم یہ ناخوش خبریں سنیں گے کہ ہم ایک آزاد شہری ہیں، ہم یہ آئین پاکستان جو 73ء کا جو آئین ہے، ہم اس کے اوپر عمل درآمد کر رہے ہیں، کہاں پہ ہے وہ عمل درآمد، یہ Responsibility گورنمنٹ کی ہے، یہ آپ لوگوں کی ہے، آپ لوگوں نے اس کے اوپر عمل درآمد کرانا ہے، کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ یہ میں نے جو یہاں پہ کوسچن کیا تھا، وہ میرا ریلیف والا کہ پچیس لاکھ روپے، یہ بندہ کیوں بے گناہ شہید ہوا؟ پچیس لاکھ Compensation ابھی تک اس کو نہیں مل رہی ہے، لوگ تو بیچارے کہہ رہے ہیں کہ یار! میں تو مر بھی گیا اور لوگ ہمارے اوپر ہنستے بھی ہیں، ہمیں کچھ بھی نہیں مل رہا ہے، ابھی میں کس کس کا رونا روؤں، میں کس کس بات پہ یہاں پہ بحث کرتا رہوں؟ میرا کسی کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن عوام نے مجھے ووٹ دیا ہے، میں عوام کی حفاظت کے لئے اپنے ووٹ کو امانت سمجھتا ہوں، جو بھی میرے حلقے میں ہے، جو بھی میرے علاقے میں ظلم و زیادتی ہو گی، میں اس فلور کے اوپر بھی اٹھاؤں گا، وہاں علاقے کے اوپر بھی اٹھاؤں گا، ہر فورم کے اوپر اٹھاؤں گا لیکن میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، میرے بنوں کے منسٹر یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ بنوں کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، میرے علاقے کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، خدارا اس کے لئے آپ سنجیدگی کا اظہار کر لیں، ہمارے روڈز بند ہوئے ہیں، روڈوں کو بند کیا ہوا ہے، لوگوں نے ہمارے سی پیک سرکلر روڈ کو بند کیا ہوا ہے، کس لئے بند کیا ہوا ہے؟ بنوں شہر کے اوپر اتنا رش لگا ہوا ہے کہ لوگ اس میں گزر نہیں سکتے ہیں، یہ سیکیورٹی اسٹیٹ سے ہم کب نکلیں گے؟ یہ سیکیورٹی کا فقدان کب ختم ہو گا؟ میری Chair سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی As such ruling دے دیں، کوئی As such کمیٹی بنالیں، ہمارا رونا بس بند کر دیں اور کوئی Practically عمل درآمد ان چیزوں

As suchاگر لفظوں میں کوئی غلطی ہوئی ہو، کوئی Thank you very much.کے اوپر ہو جائے۔ تلخ کلامی ہوئی ہو تو میں اس کے اوپر معافی چاہتا ہوں کیونکہ ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ Thank you very much. .

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ عدنان خان۔ شفیع جان، ایم پی اے، پلیز۔

<u>جناب شفیع اللہ جان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ یااللہ! تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ جناب سپیکر، 22 اپریل کو جو جموں کشمیر میں ایک واقعہ پیش آیا اور اس کے بعد سے ہندوستان جو پریشر پاکستان پہ بڑھا رہا ہے، جو وہ پاکستان کو للکار رہا ہے اور جناب سپیکر، سوچنے کی بات یہ ہے کہ انڈیا میں جب بھی کوئی واقعہ پیش آتا ہے، اس میں اگر پانچ لوگ بھی مار دیئے جاتے ہیں، دس لوگ بھی مار دیئے جاتے ہیں تو ہمیشہ اس کا الزام پاکستان پہ ہی آکر ٹھہرتا ہے اور ہماری بے بسی دیکھیں کہ اس وقت جو سیاسی قیادت ہے، ہماری جو فارم سینتالیس کی مسلط شدہ گورنمنٹ ہے، ان کو چپ لگی ہوئی ہے، آپ نے ایک ویڈیو کلپ دیکھا ہو گا جناب سپیکر، پچھلے دنوں لندن میں نواز شریف صاحب سے ایک صحافی کوسچن کرتا ہے، اس Incident کے حوالے سے، تو اس میں اتنی جرات نہیں ہے کہ وہ اس کوسچن کا Answer کریں، وہ سیدھا گاڑی میں بیٹھتا ہے اور چل پڑتا ہے۔ کوئی سیاسی قیادت آپ کو اس وقت نظر نہیں آرہی جو انڈیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے، آپ دیکھیں ہمیشہ جب بھی انڈیا میں ہوا ہے، جب وہاں پہ الیکشنز آتے ہیں، وہ کوئی Planned واقعہ کر لیتے ہیں، پاکستان کے خلاف ایک بیانیہ بناتے ہیں اور مودی اسی بیانیئے کو لے کر عوام کے پاس جاتا ہے اور الیکشن جیت جاتا ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کو تھوڑا پیچھے لے کر جاؤں گا، 27 فروری کو جب انڈیا کے دو جہاز پاکستان کی حدود میں داخل ہوئے، ایئر چیف کہتا ہے کہ ہم نے وزیراعظم اس وقت قائد تحریک عمران خان کو کال کی کہ اس طرف دو انڈین جہاز پاکستان کی حدود میں داخل ہوئے ہیں، تو ادھر سے صرف ایک آواز آئی کہ فائر، اور دونوں جہاز اگلے پانچ منٹ کے اندر نیچے گرے ہوئے تھے، یہ وہ غیرت مند وزیراعظم تھا، (تالیاں) یہ وہ غیرت مند لیڈرشپ تھی، وہ جب یو این میں کھڑا تھا، پچاس منٹ بات کی تھی، اس نے پچاس میں چھبیس منٹ کشمیر پہ بات کی، وہ انڈیا کو للکار رہا تھا، دنیا کے سامنے للکار رہا تھا، چھبیس منٹ اس نے کشمیر پہ بات کی، اپنے سے سات گنا بڑے ملک کو وہ للکار رہا تھا، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر، پوری دنیا کے سامنے کشمیر کا مقدمہ لڑ رہا تھا اور آخر میں اس نے اس بات پہ ختم کی کہ We will fight. جناب سپیکر، ہندوستان کے لئے اس فلور سے اور جتنے بھی ہم ممبران ہیں، ان کی طرف سے، ہماری

طرف سے یہ پیغام ہے کہ ہم اپنے خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے، ہم پچیس کروڑ اور پچیس کروڑ کا ہر بچہ بچہ اس کے خلاف لڑے گا، وہ ایک الگ بات ہے کہ ہماری سیاسی قیادت کے مفادات کچھ اور ہیں، ان کے کاروبار وہاں پہ ہیں، وہ چپ بیٹھے ہیں لیکن اس ملک کا بچہ بچہ ان کے خلاف لڑے گا۔ جناب سپیکر، جو ملک کا وزیر اعظم ہوتا ہے، جو ملک کا پرائم منسٹر ہوتا ہے، جو سربراہ ہوتا ہے، وہ قوم کی عزت ہوتا ہے اور جب آپ کا سربراہ ہی چپ ہوتا ہے، وہ کچھ بول ہی نہیں پاتا تو آپ کی عزت نفس کو وہ ختم کر دیتا ہے۔ اس وقت ہماری سیاسی قیادت بالکل خاموش ہے اور قومی یکجہتی کی یہ بات کر رہے ہیں، قومی یکجہتی کی اگر یہ بات کریں گے تو قومی یکجہتی کی چابی اڈیالہ میں پڑی ہے، جائیں اس سے معافی مانگیں، اس کے ساتھ بات کریں اور پاکستانی فوج کو بھی میرا یہ مشورہ ہے کہ اگر قوم کو متحد کرنا ہے، پاکستانی فوج کو عمران خان کے پیچھے کھڑا ہونا پڑے گا کیونکہ پوری قوم عمران خان کے پیچھے کھڑی ہے، اگر یہ قوم متحد ہوگی تو اس آدمی کی ایک آواز پہ متحد ہوگی، اگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ قوم متحد ہو، ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہو کیونکہ ان کا یہ خود ماننا ہے کہ جب بھی کوئی جنگ لڑی جاتی ہے، جب بھی کوئی جنگ جیتی جاتی ہے تو اس کے لئے قوم کو افواج کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہیئے اور اگر اب یہ چاہتے ہیں کہ عوام، یہ قوم ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہو تو ان کو عمران خان کے پیچھے کھڑا ہونا پڑے گا کیونکہ وہ اس ملک کی قومی یکجہتی کا ایک کارڈ ہے، اگر عمران خان کے پیچھے کھڑے ہوں گے تو قوم ان کے پیچھے کھڑی ہوگی۔ جناب سپیکر، یہاں پہ ایک اور بات میں آپ کو یہ کرتا چلوں کہ یہ لوگ ہمیں ڈیجیٹل دہشت گرد قرار دے رہے تھے، ہماری سوشل میڈیا ٹیمز کو یہ ڈیجیٹل دہشت گرد کہتے تھے، ہمارے سوشل میڈیا کے Warriors کو یہ دہشت گرد جیسے الفاظ سے، القابات سے نوازتے تھے لیکن مجھے آج فخر ہے اپنے سوشل میڈیا پہ، مجھے آج فخر ہے ان سوشل میڈیا کے نوجوانوں پہ، مجھے آج فخر ہے ان Warriors پر جو آج پاکستان کا مقدمہ لڑ رہے ہیں، یہ سارے غائب ہیں، واحد تحریک انصاف کا سوشل میڈیا ہے کیونکہ ہماری ٹریننگ ایسی ہوئی ہے، عمران خان نے ہماری ٹریننگ ایسی کی ہوئی ہے کہ "سب سے پہلے پاکستان"، آج انڈیا کے خلاف ہمارا سوشل میڈیا فرنٹ لائن پہ لڑ رہا ہے جبکہ اس کے برعکس پوری سیاسی قیادت غائب ہے۔ جناب سپیکر، ایک سوچنے کی بات یہ ہے کہ اب یہ وقت ملی نغموں کا وقت نہیں ہے، یہ عہد وفا جیسے ڈرامے بنانے کا وقت بھی نہیں ہے، یہ اربوں کھربوں روپے لگا کر ملی نغمے بناتے ہیں کہ جی ملی نغمے بنائیں گے، ڈرامے بنائیں گے تو اس سے قوم متحد ہوگی اور یہ جو ڈرامے بناتے ہیں، ان میں بھی سیاستدانوں کو کرپٹ دکھاتے ہیں اور جو ان کے ادارے کے لوگوں کو دکھایا جاتا ہے، وہ بڑے

ایماندار ہوتے ہیں لیکن اس کی بہ نسبت جو سیاستدانوں کو اس ڈرامے میں جو Picturize کیا جاتا ہے، ان کو کرپٹ دکھایا جاتا ہے، اگر صحافی کو دکھایا جاتا ہے تو صحافی اپنے گھریلو تنازعات میں پھنسا ہوا ہوتا ہے، اس کی Frustration نکالتا ہے اور اگر کوئی بیوروکریسی سے کسی افسر کو دکھاتے ہیں تو اس کے والد صاحب کو جو Role وہ دیتے ہیں، وہ سب آپ کے سامنے ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو قومی سلامتی کونسل کا اجلاس ہوا، اس میں آپ پاکستان کے قومی سلامتی اجلاس کی تصویر اٹھائیں اور انڈین قوم کا قومی سلامتی کا جو اجلاس ہوا، اس کی تصویر اٹھائیں تو یہ واضح فرق آپ کو نظر آئے گا کہ پاکستانی قومی سلامتی کیا سوچ رہی ہے اس وقت اور انڈین قومی سلامتی کونسل میں کیا سوچا جا رہا ہے؟ جناب سپیکر، ہم نے دہشت گردی میں اسی (80) ہزار شہادتیں دی ہیں، آئے روز حملے ہوتے ہیں، آئے روز دھماکے ہوتے ہیں، کسی دھماکے میں ہمارے دس لوگ شہید ہوتے ہیں، کسی دھماکے میں ہمارے بارہ لوگ شہید ہوتے ہیں، کبھی آپ نے آئی ایس پی آر کی سٹیٹمنٹ دیکھی کہ یہ انڈیا نے کروایا ہے، کبھی آپ نے وہ پریشر دیکھا کہ وہ انڈیا پہ پریشر بڑھائے کہ یہ واقعات انڈیا نے کئے ہیں اور کر بھی رہے ہیں، آج بلوچستان میں جو ہو رہا ہے، وہ انڈیا کروا رہا ہے، آج KP کے بارڈر میں جو ہو رہا ہے وہ انڈیا کروا رہا ہے، آپ نے کبھی ان کے منہ سے یہ بات سنی ہے کہ انڈیا نے کروایا ہے، کبھی کوئی پریشر آپ نے دیکھا ہے کہ وہ پریشر بڑھایا انڈیا پہ کہ یہ آپ نے کرایا ہے لیکن اس کے برعکس جب انڈیا میں دو لوگ مرتے ہیں تو اس کا ذمہ دار پاکستان کو ٹھہرایا جاتا ہے اور ہماری سیاسی قیادت خاموش ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، اب چیزیں بڑی واضح ہیں اور عمران خان نے پچھلے پانچ سال میں جو شعور دیا ہے تو انہوں نے چیزوں کو بڑا واضح کر دیا ہے کہ سفید کیا ہے اور کالا کیا ہے، دودھ و پانی کو الگ کر دیا ہے۔ اب اگر عسکری قیادت اس قوم کو متحد کرنا چاہتی ہے تو عسکری قیادت کو عمران خان کے پیچھے کھڑا ہونا پڑے گا کیونکہ قومی یکجہتی کا وہ واحد کارڈ ہے جو اس وقت اڈیالہ میں پڑا ہے، اس سے جا کر معافی مانگیں کیونکہ پاکستان سے بڑھ کر نہ کسی کی انا ہو سکتی ہے اور نہ پاکستان سے بڑھ کر کسی کی ضد ہو سکتی ہے، سب سے پہلے پاکستان ہم سب کے لئے ہے، تو اداروں کو چاہیئے کہ جا کر وہ اڈیالہ میں معافی مانگیں، اس کو رہا کریں، اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور تب یہ قوم ان کے ساتھ کھڑی ہو گی۔ جناب سپیکر، آخر میں میں اپنی پارٹی کی طرف آنا چاہوں گا کہ میں نے انسانی تاریخ میں اتنا طاقتور اور با اثر انسان نہیں دیکھا جتنا عمران خان ہے، آج ریاست اس کی تصویر سے، ریاست اس کی آواز سے ڈر رہی ہے اور پارٹی کی طرف میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ پہلے ہم عمران خان کی رہائی کی بات کرتے تھے اور آج کل ہم عمران خان سے ملاقات کی بات کر رہے

ہیں، جو بر شیر وہاں بیٹھا ہوا ہے، اس سے ہم ملاقات کی منتیں کر رہے ہیں، تو ہمیں اپنی پالیسیوں پہ سوچنا ہو گا، ہماری پارٹی کو اپنی پالیسیوں پہ سوچنا ہو گا، ہمارے Think tankers کو اپنی پالیسی پہ سوچنا ہو گا کیونکہ ہم ترانوے (93) لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں، جو اسمبلی کا مینڈیٹ لے کر یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم عمران خان کا ووٹ لے کر آئے ہیں، میرا کوئی ذاتی ووٹ نہیں ہے، یہاں پہ اگر بانوے (92) جو اراکین ہیں، ان کا کوئی ذاتی ووٹ نہیں ہے، ہم کونسلر نہیں بن سکتے، ہم عمران خان کا ووٹ لے کر آئے ہیں، عمران خان کی رہائی کا مینڈیٹ لے کر آئے ہیں لیکن بد قسمتی سے جو ہم مطالبہ رہائی کا کرتے تھے، اب ہم ملاقات کا مطالبہ کر رہے ہیں، تو ہمیں اپنی پالیسیوں پر، ہمیں اپنی Strategies پر، ہمارے جو Think tankers ہیں وہ بھی اپنی Strategies پہ سوچیں، اگر ان سے نہیں ہو سکتا تو یہ جو کمانڈ ہے، وہ نوجوانوں کو دے دیں، ان شاء اللہ عمران خان بھی باہر ہو گا اور ان شاء اللہ عمران خان دوبارہ اس ملک کا وزیر اعظم بھی بنے گا۔ بہت شکریہ آپ کا۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اچھا کنڈی صاحب، آپ اس بارے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟ مائیک کھول دیں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جی، میں اسی بارے میں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> مختصر رکھیں کیونکہ باقی بہت سارے ایم پی ایز نے لسٹ دی ہوئی ہے۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جی سر، بس دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ہمارے Colleague شفیع جان صاحب نے بات نہ کی ہوتی تو شاید میں نہ کرتا، ہمارے بھائی ہیں، ان کی عمران خان سے عقیدت، ان کی محبت، پارٹی کے ساتھ جو جذبہ ہے، ہم اس کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور جو سیاسی طور پہ چیزیں ہوں، ان کو Condemn بھی کرتے ہیں لیکن سپیکر صاحب، اس وقت یہ پہلگام کا جو Incident ہوا ہے، یہ پوائنٹ سکورنگ کا نہیں ہے یا پارٹیوں کے ساتھ عقیدت کا نہیں ہے، یہ ایک ریاست کے اوپر چونکہ ہم متاثر ہیں War on terror سے، پوری دنیا نے اس کو Recognize کیا کہ پاکستان دہشت گردی سے متاثرہ ملک ہے، اربوں ڈالر ہمارے اس میں ضائع ہوئے ہیں اور ہمارے لاکھوں لوگ اس میں جانوں کے نذرانے دے چکے ہیں، چاہے وہ ہمارے سویلین تھے، چاہے وہ Politicians تھے، چاہے سول فورسز تھیں، چاہے وہ ملٹری فورسز تھیں، ساری دنیا کو پتہ ہے اس کا۔ سپیکر صاحب، میری اس میں گزارش صرف اتنی ہے کہ اس ایشو کو انڈیا، وہ پاکستان کے خلاف ایک کیس بنانے جا رہا ہے، Indus water treaty کو Unilaterally suspend کیا گیا ہے جو کہ ورلڈ بینک جس پہ گارنٹر ہے جو کہ

ہو نہیں سکتا، حالانکہ پوری دنیا میں آپ نے مؤقف دیکھا اور ڈونلڈ ٹرمپ کا مؤقف آپ نے دیکھا، اس پہ چائنا کے فارن منسٹر کا مؤقف آ چکا ہے، یہ میں سمجھتا ہوں پاکستان کی گورنمنٹ کی، اسٹیٹ کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور ہمیں تمام پارٹیوں کی سیاست سے بالاتر ہو کر ایک ریزولیوشن یہاں پہ تیار کرنی چاہیئے جو اس دہشت گردی کے واقعے کی ہم مذمت کرتے ہیں لیکن بھارت کے جو عزائم ہیں اس واقعے کے پیچھے، اس کو بھی Condemn کرتے ہیں اور اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ وہ پاکستان کے اوپر حملہ کر کے ہمارے دفاع کو چیلنج کرنا چاہتا ہے تو ہمیں ماشاء اللہ اپنے دفاعی اداروں کے اوپر پورا یقین ہے، پاکستان کا دفاع ناقابل تسخیر ہے اور خیبر پختونخوا کی اسمبلی آج اپنی ریاست کے ساتھ کھڑے ہو کر پہلگام Incident کی باقاعدہ مذمت کرتی ہے لیکن جو عزائم، ناپاک عزائم بھارت کے ہیں، ان کو بھی ہم Condemn کرتے ہیں اور دنیا نے جس طریقے سے ہماری سپورٹ کی ہے، آج ہمیں چاہیئے کہ پارٹیوں کی سیاست سے بالاتر ہو کر یہاں پہ ایک قرارداد تمام پارٹیوں کی طرف سے آنی چاہیئے اور ہمیں اپنی ریاست کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی لاء منسٹر صاحب، کنڈی صاحب کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے کہ ساری پارٹیاں مل کے ایک مشترکہ قرارداد لاتی ہیں، آپ کا اس بارے میں کیا؟

<u>وزیر قانون</u>: کر دیں سر، بالکل یہ ملک کی وہ ہے لیکن ابھی تو وہ قرارداد میرے خیال میں تیار نہیں ہے، تو اگلی Sitting میں کر دیتے ہیں اور بالکل یہ تو ملک کی بات ہے جی، بالکل۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے جی۔ اچھا جی، علی شاہ خان۔

<u>جناب علی شاہ</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زما یو اهمه مسئله ده جی، په حلقه کښې Emergency matter دے جی، نو هغې باندې ما مخکښې هم دلته بحث کړے وو جی، او په دغه مسئله کښې جی که تاسو ته زه اووایمه نو زما نه یو Beggar جوړ شوے دے او هرې دروازې له زه لاړم۔ زما یو "بائی پاس" دے جی خوازه خیله کښې جی، چې هغه په 2022 کښې منظور شوے وو او په اکتوبر 2022 کښې په هغې باندې کار شروع شوے وو او بدقسمتئ نه چې کله زمونږه گورنمنټ لاړو نو د پی ډی ایم حکومت او کیئر ټیکر گورنمنټ چې هغوی هغه "بائی پاس" باندې کار بند کړو او فنډ ئے ورله ختم کړو۔ جناب سپیکر، په دغه "بائی پاس" باندې تقریباً پچاس پرسنټ کار شوے دے، دا "بائی پاس" یوازې د خوازه خیلې نه دے، تاسو ته به علم وی جی، تاسو

به تلی هم یئی جی، خوازه خیله ډیر لوئے بازار دے او نن سبا هغه په دوه ګهنټې کېږی. د هغې د وجې نه Delivery cases کښې زنانه هم وفات شوې، دغه شان Heart cases والا هم وفات شول، چونکه زمونږه هسپتال د بازار په مینځ کښې دے نو په دوه ګهنټې کښې چې څو رسی هسپتال ته نو هغه په لارې باندې Death شوے وی۔ جناب سپیکر، زه ستاسو توجه غواړم جی، دې پسې ما ډیرې منډې اووهلې، هر سیکرټری له، هرې دروازې له لاړم، اوس مسئله زمونږ دا ده چې په هغې باندې کار روان وو خو چونکه 2022 کښې یو Blunder اوشو، په هغه ورځو کښې سیاسی خلقو اوکړو، مسئله دا وه چې کله یو سکیم منظوریږی، د هغې نه وروستو Land acquisition او بیا Award او خلقو ته Land compensation ورکړے شی خو د بدنصیبئ نه زمونږ سی ایم هم وو او زمونږ مرکزی ګورنمنټ هم وو خو Land compensation ورنکړے شو، هغه Ninety croreروپئی جی، اوس د علاقې خلق رااوځی چې یره په 2022 کښې چې په کوم ریټ باندې مونږه زمکې ورکړې دی دا د کروړونو زمکې، باغونه ئے ورله کټ کړی دی، ښائسته زمکه ده د خوازه خیلې، زه تاسو ته نشم وئیلے جی چې زمونږ په ټوله علاقه کښې د خوازه خیلې د زمکې په شان ښائسته زمکه نشته، د خلقو باغونه ئے کټ کړل جی، د کروړونو د اربونو روپو، اوس خلقو ته Compensation نه ورکوی، زه سی ایم صاحب پسې لاړم او ما ورته سوال اوکړو، د جمعې په شپه ورپسې هم لاړم او هغوی زمونږ سره ویډیو هم اوکړه او سی ایم صاحب اووئیل چې زه به د خوازه خیلې د "بائی پاس" دا پیسې Compensation money ورکوم، د هغې باجود تر اوسه پورې څه اونه شول۔ هغه مخکښې شپه که ستاسو فکر وی، اخرنی میټنګ چې زمونږ وو، هغې کښې ما هم سی ایم صاحب ته خواست اوکړو چې یره ماله بل کار مه کوئ خو زما دا "بائی پاس" چې دے دا ماله اوکړئ، دا Compensation money ورکړئ، پیسې شته، کار پرې روان دے، اوس خلق وائی چې که تاسو څلور کاله بعد مونږ له زمونږ پیسې هم نه راکوئ نو مونږ به دا روډ چې دے دا به بیا Demolish کوؤ، Excavators ئے راوستلی دی، ما ورته سوال کړے دے چې تاسو زما پورې صبر اوکړئ۔ زه د دې فورم په وساطت سره جناب سپیکر، ستاسو په

وساطت سره، زمونږ High-ups چې دی، هغوی ته زه خواست کوم چې یره دا مسئله حل کړے شی، دا زما یوازې "بائی پاس" نه دے جی، دا تقریباً د اپر سوات "بائی پاس" دے۔ نعیم خان دا دے ناست دے، د دوئ PK-10 ته هم فائده ده چې پل باندې خلق واوړی پورې، دغه شان خان دادا چې دے، د هغه حلقې ته هم فائده ده، دغه شان د شرافت علی خان حلقې ته هم فائده ده، کوهستان ته ټورستس چې روان وی جی، دوه گهنټې په خوازه خیله کښې ایسار شی او د هغوی Time waste او د هغوی پیسې او د هغوی پټرول، هغوی ته Headache اوشی، نو دا مسئله ده جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو په وساطت باندې وایم چې د دې سره ټورازم هم ډیویلپ کیږی ځکه ټول ټورستان به مته طرف ته اوړی او بیا به سیدها کوهستان ته او گبین جبې ته ځی، زما دا مسئله ده جی، او بیا به زه د دې Responsible نه یم د دې خلقو۔۔۔

جناب مسند نشین: دوه منټ کښې جی د گورنمنټ نه جواب اخلو۔ میجر صاحب! تاسو ریسپانډ کړئ۔۔۔

جناب علی شاہ: دا خلق رااوځی جی، او دریږه یو منټ جی، زما واورئ جی۔۔۔

جناب مسند نشین: د میجر صاحب نه جواب اخلو کنه۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): جواب درکوم جی۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب، جو مسئلہ انہوں نے بتایا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ چیف منسٹر سردار علی امین خان نے Already ان کے ساتھ Commitment کی ہوئی ہے، تو ان شاء اللہ اسلام آباد سے جو نہی آتے ہیں، پہلی فرصت میں ہم ان سے یہ بات کریں گے اور جس طریقے سے انہوں نے Commitment کی ہے، من وعن اسی طرح ان شاء اللہ پوری ہو گی اور ہم سب جائیں گے ان کے پاس، میں بھی جاؤں گا اور پھر آپ کو، ساتھ نعیم خان کو بھی میں Onboard کر لوں گا اور ان شاء اللہ ایسا ہی ہو گا اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے اور جب سی ایم صاحب نے ایک مرتبہ Commitment کر دی ہے تو آپ یقین رکھیں کہ اس کے لئے وہ تمام جو بھی ان کی Compensation amount بنتی ہے، وہ آپ لوگوں کو مل جائے گی ان شاء اللہ، جو جو لوگ اس کے حقدار بنتے ہیں قانون کے مطابق، اور اس میں شرط یہ ہے کہ کوئی اور پیچیدگی نہ ہو کہ جس کی وجہ سے کوئی کورٹ کیس ہو یا کوئی اور اس طرح کا کوئی معاملہ نہ ہو، تو ان شاء اللہ کوئی مسئلہ نہیں

ہے، Payment آپ لوگوں کو قطعی طور پر مل جائے گی اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتادوں، اگر کوئی پیچیدگی ہوئی بھی تو اس کو بھی ان شاء اللہ ہم Rectify کر دیں گے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی، وہ ایم پی اے صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایمرجنسی میں لوگوں نے وہ Excavators وغیرہ لائے ہیں لیکن انہوں نے ٹائم لیا ہوا ہے، تو Kindly اس کو ذرا آپ ---۔

وزیر زراعت: جناب چیئرمین صاحب، آپ کی وساطت سے ہم ان کو گارنٹی دے رہے ہیں کہ ان شاء اللہ ایسے ہی ہو گا کہ Payment ان کو ہو گی۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔

جناب علی شاہ: بس یہی مسئلہ ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ہمارے پیسے دو، کروڑوں، اربوں کے ---۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے علی شاہ خان، منسٹر صاحب نے آپ کو ایشورنس دی ہے، آپ ان سے ملیں تو ان شاء اللہ وہ کہتے ہیں کہ ہم سی ایم صاحب سے مسئلہ ٹھیک کرتے ہیں، ابھی وہ دوبارہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سی ایم صاحب سے بات کرتے ہیں ہنگامی بنیادوں پہ۔ ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ جی میجر صاحب۔

وزیر زراعت: دوسرا، چیئرمین صاحب! کچھ بات کرنی تھی اس حوالے سے، جس طریقے سے ہمارے معزز اراکین عدنان صاحب اور کنڈی صاحب نے کچھ تحفظات کا اظہار کیا، جس طرح ہمارے ایک معزز رکن شفیع جان نے ہمارے قائد خان صاحب کے ساتھ اپنی لگاؤ اور پوری قوم کی ان کے ساتھ جو محبت ہے، اس کا اظہار کیا جو ناگوار گزرا لیکن میں آپ کو یہ بتادوں کہ پہلگام کا جو واقعہ ہوا ہے، پاکستان تحریک انصاف میرے خیال میں واحد جماعت ہے جس نے مرکزی سطح پر اس واقعے کے خلاف قرارداد بھی پیش کی ہے اپنے یوم تاسیس کے موقع پر اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت واحد پاکستان تحریک انصاف کی جماعت ہے جو وفاق کی علامت ہے، باقی تو سب سکڑ کر اپنے اپنے علاقوں تک محدود ہو چکی ہیں اور پھر عجیب وغریب قسم کی گیم بھی کھیل رہی ہوتی ہے، کبھی کہتے ہیں کہ نہر نکال رہے ہیں، کبھی کہتے ہیں نہیں نکال رہے ہیں، پھر آپ اس میں سائیں شائیں بھی کر لیتے ہیں، پھر لڑائی بھی کر لیتے ہیں اور پھر کچھ دنوں کے بعد دوبارہ بیٹھ کر صلح بھی کر لیتے ہیں، تو ہم ایسا کوئی کھیل نہیں کھیلتے، ہم دل سے جو بات کرتے ہیں، پاکستان تحریک انصاف اپنے وفاق اور اپنے نظریہ پاکستان اور اپنی جو جغرافیائی حدود، اپنی آئیڈیالوجی پہ قائم ودائم ہے اور پاکستان تحریک انصاف کا ہر رکن خواہ وہ ہمارے نیچے لیول کا ایک ورکر بھی ہے، اس سے

لے کر اوپر قیادت تک سب پاکستان کے لئے اور پاکستان کی بقاء کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اور ان شاء اللہ انڈیا کو بھی ایسا سبق سکھادیں گے جو تاریخ یاد رکھے گا اور جس ملک نے جس کا نام انڈیا یا ہندوستان یا بھارت ہے، جس نے پاکستان کو دل سے کبھی تسلیم ہی نہیں کیا ہے اور پاکستان تحریک انصاف اپنی افواج کے ساتھ، اپنے تمام اداروں کے ساتھ مل کر ان کا ایسا انجام بنادیں گے کہ آئندہ کے لئے کوئی ایسی غلطی نہیں کرے گا جو پاکستان کو میلی آنکھوں سے دیکھے گا لیکن ایک بات وہ آپ لوگوں کو کیوں بار بار کھٹکتی ہے کہ جب بھی ہم اپنے قائد کا ذکر کرتے ہیں یا پاکستان تحریک انصاف کا کوئی رکن یا پاکستان تحریک انصاف کا کوئی پارلیمنٹیرین جب بات کرتا ہے اپنے قائد کی اور عوام کی، ان کے ساتھ محبت کی، تو آپ لوگ جذباتی کیوں ہو جاتے ہیں؟ آپ لوگوں کو اتنا برا کیوں لگتا ہے؟ تو آپ تھوڑا سا حوصلہ رکھیں، یہ تو بد قسمتی سے ایک فارم سینتالیس والا چکر چلا جس میں ہمارے مینڈیٹ کے اوپر ڈاکہ ڈالا گیا اور چوری بھی ہو گئی لیکن بات یہ ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو ابھی حالات کچھ اور ہوتے اور انڈیا کی یہ جرات نہ ہوتی کہ وہ اس طرح غلط اور اس طرح ناپاک عزائم کے ساتھ پاکستان کے اوپر سفارتی طور پر یا دنیا میں کسی اور سطح پر اس طرح چڑھائی کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک عدنان صاحب نے حکومت کو "معلوم نا معلوم" کی Definition کر دی ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں معلوم ہے، میں تھوڑا سا ہسٹری میں جاتا ہوں کہ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب افغانستان میں Russian invasion ہوا 79-1978 میں، تو پھر مسئلہ ادھر ہی سے خراب ہوا اور 25 دسمبر 1979 سے جب ہمارے کچھ عدنان صاحب کی جماعت بالخصوص انہوں نے ایسے Invasion کا ساتھ بھی دیا، ان کے خلاف ایک جہاد کا اعلان بھی کیا اور پھر ایسی قوتیں تیار کیں جو ابھی تک ہم بھگت رہے ہیں، پختونخوا کے جتنے بھی عوام ہیں، وہ بالخصوص اس کو ابھی تک بھگت رہے ہیں اور ابھی اسی کا خمیازہ ہم نے بھگتنا ہے اور یہ لوگ ابھی بھی تماشہ کر کے ساتھ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ہمارا تماشہ دیکھ رہے ہیں اور ہمیں بار بار وہ چیزیں دکھا رہے ہیں جس طرح زخموں پہ آپ نے نمک چھڑکانی ہو۔ جناب چیئرمین صاحب، بات یہ ہے کہ اسی رویئے کو ماضی میں کتنی مرتبہ بتایا گیا کہ بھئی! ایسا مت کرو، آپ جس چیز کی Capacity building کر رہے ہیں، جس چیز کو آپ بڑھا رہے ہیں، اس کا خمیازہ پوری نسل کو بھگتنا پڑے گا۔ اب میں حیران اس بات پہ ہوں کہ ہمارے عوامی نیشنل پارٹی کے اراکین بھی ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ سب لوگ ایک چادر کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں لیکن کسی کو یہ ذمہ داری کا احساس نہیں ہوتا کہ وہ ذرا یہ بھی بتائے کہ ان کو لانے والے کون تھے ان لوگوں کو؟ اور پھر دوسری بات کہ

ہمارے وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف پچھلے دنوں اس نے انٹرویو دیا اور کیا کہہ رہا ہے؟ کہہ رہا ہے کہ ہم نے امریکہ کے کہنے پہ تیس سال یہ جنگ لڑی ہے، ابھی جناب چیئر مین صاحب، سب سے افسوس کی بات یہ ہے کہ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اب ہمارے ان شہداء کا کیا بنے گا؟ میں نے تو امریکہ کے لئے کوئی جنگ نہیں لڑی ہے، میں تو نہ امریکہ کے لئے جنگ لڑنا چاہتا تھا اور نہ میرا یہ مقصد تھا، نہ میرا یہ ایمان ہے اور نہ ہی میرا یہ دین اور نہ ہی میری شرعی اصطلاح میں مجھے کوئی اجازت ملتی ہے کہ میں امریکہ کے کہنے پہ، ایک عیسائی کے کہنے پہ ایک جنگ لڑوں۔ اب وفاق میں بیٹھے ہوئے ایک ایسے ذمہ دار شخص جو وزارت دفاع کو سنبھالے ہوئے ہیں، وہ باقاعدہ طور پر پریس کانفرنس کر کے ٹی وی اور ٹی وی ٹاک میں اور پھر وہ بھی بی بی سی کو یا مطلب انٹرنیشنل لیول پہ اس میں یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے تو تیس سال جنگ لڑی ہے امریکہ کے کہنے پہ، امریکہ کے لئے، اب آپ اندازہ کریں جناب چیئر مین صاحب۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اذان ہو رہی ہے۔

(مغرب کی اذان)

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، میجر صاحب۔

<u>وزیر زراعت:</u> تو جناب چیئر مین صاحب، بات یہ ہے کہ صرف ان کو یاد دلانا تھا کہ جس طرح ہمارے حالات بنے ہوئے ہیں اور جس طریقے سے ہمارے امن و امان کی، اس کی ذمہ داری سادہ الفاظ میں صوبائی حکومت پر ڈالنا اور کسی حیلے بہانے سے وزیر اعلیٰ صاحب کی کردار کشی کرنا یا صوبائی حکومت کے اوپر اعتراضات ڈالنا یا کسی طریقے سے نیچا دکھانا یا ہماری کارکردگی پہ سوال کرنا، اس سے پہلے سوچنا چاہیئے، کونسی سوچ ہونی چاہیئے کہ بھئی! یہ آئے کہاں سے ہیں؟ اور ان کی Capacity building ہوئی کس طرح؟ اور ان کو لانے والے کون تھے؟ اور یہ جہاد کو دوام کس نے بخشا؟ اور پھر یہ سارے مل کر اکٹھا ہو کر ایک جھنڈے تلے یہ پختونخوا کے عوام کی سر عام نسل کشی اور پھر اسی (80) ہزار کے قریب ہمارے پختونخوا کے عوام کی شہادتیں ہوئیں۔ اب میں خواجہ آصف سے پوچھتا ہوں، فارم سینتالیس پہ ہماری بد قسمتی ہے کہ آ کر ادھر وزیر دفاع بنا ہوا ہے اور یہ ایسے حالات میں جہاں انڈیا نے ہمارے اوپر ایک قسم کا Surprise attack کیا ہوا ہے اور ایسے طریقے سے ہمیں پھنسایا ہوا ہے کہ پوری دنیا میں مشہور کر دیا کہ یہ دہشت گرد ہیں اور یہ ملک دہشتگردی کو آگے سپورٹ کرنے والا ملک ہے اور ان حالات میں وہ ایسی غیر ذمہ دارانہ سٹیٹمنٹ دیتا ہے، وہ کس لئے؟ وہ صرف اپنے آپ کو کسی طریقے سے اس بھنور سے نکالنے

کے لئے، بھئی! کیسے نکلیں گے اس سے، چھیالیس (46) سال سے تم نے اس جنگ میں پورا ملک اندر گھسا ہوا ہے، تم کیسے ہمیں اس طرح نکال سکتے ہو کہ اس طرح کی غیر ذمہ دارانہ سٹیٹمنٹ دے رہے ہو اور میں کسی بھی جماعت کے، یہ عوامی نیشنل پارٹی والے بیٹھے ہیں، پاکستان تحریک انصاف ہمیشہ جمہوریت پہ یقین رکھتی ہے، بارہ سو، تیرہ سو کارکنان اس کے شہید ہوئے ہیں اور ہمارا ان پر دل خون کے آنسو رو رہا ہے، ہمیں افسوس ہے لیکن ہم ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ آپ اس جگہ پر ضرور ذکر کیا کریں اور جناب سپیکر، کبھی بھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ کوئی جمہوری پارٹی کسی دوسری جمہوری پارٹی کے جانی یا مالی نقصان پہ وہ خوش ہو، خوش کوئی نہیں ہوتا لیکن مسئلہ کیا ہوتا ہے کہ ہماری چھوٹی سی اور معمولی معمولی حکومتی کرسی کی مجبوریوں کو آڑ بنا کر ایک دوسرے کو بلیک میل اور ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے والے ہم بن جاتے ہیں، کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے، پاکستان تحریک انصاف کا قائد ہمارے جتنے چوبیس پچیس کروڑ عوام کے دل کی دھڑکن ہے اور ان کے دلوں کی آواز ہے اور عوام کی صحیح ترجمانی کر رہا ہے اور یہی وجہ ہے، جس طرح میرے ایک دوست نے بتایا کہ اگر آپ کو شک ہے تو آپ پوچھ لیں اڈیالہ جیل جا کر اور خان صاحب ادھر سے رہا ہوں گے، تو اس پورے ملک کے طول اور عرض میں جتنے عوام بس رہے ہیں، ان کا ایک اشارہ ہی کافی ہے کہ وہ نکلیں لیکن مسئلہ کیا ہے کہ یہ مفادات کی خاطر ایک وفاقی حکومت بیٹھی ہوئی ہے اور اس کو دوام بخشنا ہے اور ہر کسی کو جو پاکستان کی سالمیت کی یا وفاق کی کوئی بات کرے تو اس کا یہ انجام ہوتا ہے، اس سے پہلے بھی تاریخ یہ دیکھ چکی ہے۔ جناب چیئر مین صاحب، میں معذرت کرتا ہوں عدنان صاحب سے اور کنڈی صاحب سے جنہوں نے میرے ذہن کے مطابق غلط قسم کی References دے کر اور پوری اسمبلی کو ایک ایسی بتی کے پیچھے لگا رہے ہیں کہ جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو جی۔ اچھا، نثار باز صاحب کی یہ ایک ریزولیوشن ہے۔

Mr. Nisar Baz, MPA, to please move his resolution, in the House, please.

<u>جناب محمد نثار:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ ہر گاہ کہ یہ ایوان سابق رکن قومی اسمبلی، محترم علی وزیر صاحب کی مسلسل گرفتاریوں، جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کے اندراج اور ان پر جاری سیاسی انتقامی کارروائیوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان اس امر پر گہری تشویش ظاہر کرتا ہے کہ علی وزیر اس وقت سخت علیل ہیں اور علاج معالجے کی بنیادی حق سے بھی محروم ہیں، انہیں حیلے بہانوں سے ایک جیل سے دوسری

جیل منتقل کیا جارہا ہے جس سے نہ صرف ان کی جسمانی و ذہنی صحت مزید متاثر ہو رہی ہے بلکہ یہ اقدام انسانی حقوق اور آئین کے تقاضوں کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ علی وزیر کو فوری اور غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ ان کو مناسب اور معیاری طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔ ان کے خلاف تمام سیاسی بنیادوں پر قائم کئے گئے مقدمات واپس لئے جائیں۔ تمام سیاسی کارکنوں کو آئین میں دی گئی آزادی اظہار اور پرامن سیاسی سرگرمیوں کے حقوق دیئے جائیں۔ حکومت اور متعلقہ ادارے آئین پاکستان کے آرٹیکل 10A (منصفانہ ٹرائیل)، آرٹیکل 19 (حق اظہار رائے آزادی) اور آرٹیکل 14 (عزت و وقار کا تحفظ) پر عمل درآمد یقینی بنائیں۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ انسانی ہمدردی، آئینی ذمہ داریوں اور جمہوری روایات کا پاس رکھتے ہوئے فوری مثبت اقدامات کئے جائیں اور علی وزیر کو فوری طور پر باعزت رہا کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

تا خو هغه قرارداد اوکړو، دې نورو له هم ټائم ورکوؤ کنه، اچها نثار باز، مختصر خبره به کوې.

جناب نثار محمد: مهربانی، شکریه جناب سپیکر صاحب. څنګه چې دلته ذکر اوشو، د دې Russian invasion په افغانستان کښې او د هغې نه چې بیا کوم حالات پیدا شول او د تیرو څلویښت پنځه څلویښت کالو نه بدامنی ده، نو دې سره یو Related issue راغلې ده چې دا وخت تر وخته راوچته شی، بیا چې کوم دے غائبه شی. افغان ریفیوجیز چې دلته څلور څلور نیم ملین کوم افغان ریفیوجیز په دې پختونخوا وطن کښې آباد دی، دا ایشو ډیره زیاته ضروری ده چې دا په انسانی بنیادونو دې ته کتل پکار دی، چې یو قوم دلته څلویښت پنځوس کاله پاتې شو، د هغوی بچی دلته پیدا شول، سبقونه ئے دلته اووئیل، روزګار ئے دلته اوکړو، جائیدادونه ئے دلته واغستل او بیا State of Pakistan ریاست راځی او هغوی ته مختصر ټائم فریم ورکوی چې په دوه میاشتو کښې به دننه دننه

ټول افغان ریفیوجیز چې کوم دی تاسو د دې ځائے نه اوځئی او افغانستان ته به ځئی، نو اولنے سوال زه د دې ریاست نه دا کوم چې د تیرو پنځه څلویښت کالونه چې د پاکستان د سټیټ کومه فارن پالیسی ده د افغانستان په حوالې سره او هلته مسلسل مداخلت کوی چې مونږ ورته وایو چې یو آزاده، خپل واکه او جمهوری افغانستان د پاکستان او د ټولې دنیا په ګټه دے خو د سټیټ کومه Deep state policy ده نو هغه دا ده چې افغانستان ځومره کمزورے وی او هلته د دوئ د طبعې خلق ناست وی چې هغه غیر جمهوری وی او د دوئ په اشارو باندې چلیږی نو هله به دا سټیټ مضبوط وی، د هغې اثر دا رااوتلو چې په تیره شوې اولنئ جهګړا کښې مونږه څنګ چې د ټولو جرنیلانو انټرویانې هم په ریکارډ پرتې دی او Books هم پرې لیکلے شوی دی او هغه Books هم چې کوم دے On the record دی چې دوئ د امریکن سره په مشترکه مفاداتو باندې په افغانستان کښې مداخلت اوکړو او لګیا شو افغانستان ئے تهس نهس کړو او دا هغه جهګړا ده چې مستقل راروانه ده او دغه افغان ریفیوجیز په اولنی وار کښې دلته راتلل نو د ریاست ذمه وارو ورته د تورخم او د چمن په دروازه باندې هارونه دې د پاره اچول چې سبا له به هم دا افغان ریفیوجیز چې کوم دې د خپلو مقاصدو د پاره استعمالوی او بیا هغه شان اوشوله چې د کرنل امام هغه خبرې هم On the record دی او د جنرل حمید ګل خبرې هم On the record دی، دا مونږ نه وایو، دا هم دغه جرنیلان وائی چې مونږ به بیا تلو او د افغان ریفیوجیز کیمپ کښې به مونږه افغان ریفیوجیز ته به ټریننګ ورکولو، اسلحه به مو ورکوله او افغانستان ته به مو لیږل او خپل کور به مو پرې ورانولو، دا هغه خبرې دې چې هغه وطن وران کړے شو، تباه و برباد کړے شو۔ بیا په دې تیر جمهوری دور کښې اوګوره چې کله جمهوری دور وو نو د پاکستان د افغانستان سره تعلقات ټهیک نه وو او دا خبره به ډیره بار بار کیدله چې یره د هغه ځائے نه ګنی د هغې خاورې نه مداخلت کیږی ځکه په پختونخوا کښې بدامنی ده، بیا پکښې دوئ باړ هم اولګولو، لس کاله د هغه باړ هم تیر شول خو بیا هم مونږ ته امن رانغلو، د هغې نه وروستو څه اوشول؟ د پاکستان د خواهشاتو مطابق د دې ریاست د خواهشاتو مطابق هلته په افغانستان کښې یو موکد حکومت جوړ

کړے شو خو نن هم څلورم کال دے چې په پختونخوا کښې بدامنی ختمه نه شوله، نو مونږ دا سوال د دې ریاست د مقتدرو قوتونو نه پورته کوؤ چې ستاسو د خواهشاتو مطابق ګورنمنټ چې هلته تاسو جوړ کړو نو ولې دلته پختونخوا کښې امن نه راځی؟ بیا هغه افغان ریفیوجیز چې په دې خاوره کښې آباد دی، هغوی دلته جائیدادونه اغستلی دی، هغوی دلته روزګار کوی، هغوی دلته چې کوم دے کورونه جوړ کړی دی او تاسو بیا دا یو مسئله رااوچتوئ چې د دوئ د وجې نه په پاکستان کښې بدامنی ده، نو دغه افغان ریفیوجیز ایران ته هم تلی وو، تاجکستان ته هم تلی وو، ازبکستان ته هم تلی وو، کله هم هغه ملکونو دا ګیله او نکړله چې ګنی د افغان ریفیوجیز د وجې نه هلته بدامنی پیدا شوله، دا ګیله یا دا سټیټمنټ د هغه ریاستونو د مینځه رانغلو خو د پاکستان د ریاست نه دا سټیټمنټ همیشه راځی چې یره د دوئ د وجې نه په دې خاوره کښې بدامنی ده، نو چې د دوئ د وجې په دې خاوره کښې بدامنی ده نو په اول فرصت کښې هم تاسو دا خلق د دغه کیمپس نه مو Train کول او هلته مو لیږل او اسلحه مو ورکوله، نو په هغه وخت کښې مو دا سوچ ولې نه کولو؟ جناب سپیکر، اخری خبره کول غواړم، دا خلق په دوه میاشتو کښې یا په درې میاشتو کښې ویستل، زمونږه دا ریاست د یو این ممبر دے او مونږ د یو این په چارټر باندې سائن کړے دے، نو دلته چې کوم دے د عالمی قوانینو احترام هم ساتل پکار دی، پکار خو دا ده چې د پاکستان او د افغانستان چې کوم حکومتونه دی، دواړه ریاستونه سره کښینی او یوLong term policy جوړه کړی چې کوم افغانان ورونړا په خوشحالئ سره او Willingly رضاکارانه طور باندې تلل غواړی نو د هغوی د پاره دې یو Long term policy جوړه کړلے شی۔ دویمه دا چې د دغه افغانوپه برکت باندې د دې ریاست معیشت روان دے، که څوک دا پیغور کوی چې دوئ دلته مونږ ساتو او زمونږ پرې خرچه کیږی نو د دغه افغانانو ورونړو دلته هم روزګار دے او دنیا بهر کښې دغه افغانان هغه هلته میشته دی، محنت مزدوریان کوی، د هغه ځائے نه زرمبادله رالیږی دې ریاست ته، د دې ریاست په زرمبادله کښې، د دې ریاست په جی ډی پی کښې د افغانانو یو بنیادی کردار دے، نو لهذا زما به دا درخواست وی چې داسې جذباتی فیصلې دې ریاست نه کوی چې د

هغې Repercussions بیا داسې راشی چې مونږ دا قام او دا خاوره نور د نقصان سره مخامخ نه شی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نثار خان، زر زر کوه ټائم لږ دے۔

جناب محمد نثار: لهذا په دې باندې فیډرل ګورنمنټ له پکار دی، چونکه دا د هغوی سبجیکټ دے چې کله هم دا قسمه Decision کوی نو ډیر په سنجیدګئ سره دې کوی، د دې د پاره دې نه کوی چې هغه د افغانستان موجوده حکومت د دوئ د کنټرول نه بهر دے او دوئ غواړی دا چې هغوی باندې Pressure tactics پرې استعمال کړی او هغوی Under pressure کړی او دوئ پرې خپلې مطالبې اومنی۔ نو پکار دا وه چې پرون تا مسترد کول نو خپلې معاهدې به دې ورسره کړې وې، نو زما دغه یو ریکویسټ وو جناب سپیکر، او یو درخواست بل کول غواړم، دا هاؤس، دا منتخب اراکین چې همیشه دا پنځه کروړه عوام دا Face کوی، د دوئ د هر سوال جواب کوی، په دې ریاست کښې په دویم پوزیشن چې کوم دے افسر شاهی ده، بیوروکریسی ده، کله چې هم د هاؤس اجلاس روان وی نو زمونږ دغه دواړه Lobbies چې کوم دی دا خالی پرتې وی، نو دا Kindly که تاسو نن د دغه Chair نه رولنګ ورکړئ چې کله هم د اسمبلئ اجلاس روان وی، مختلف بزنس، مختلف مسائل ډسکس کیږی نو معزز اراکین راپاڅیږی د خپلې خپلې حلقې مسائل وړاندې کوی، په مختلفو محکمو باندې سوالونه پورته کوی، چې دغلته بیوروکریسی موجود ناسته وی او زمونږه دا پوائنټونه یا زمونږ دا مسئلې دا دوئ دلته نوټ کوی او بیا په هغې باندې فوری عمل درآمد کوی۔ تهینک یو جناب سپیکر، شکریه۔

جناب مسند نشین: جناب ګل ابراهیم صاحب، لږ مختصر، کسان ډیر دی او ټائم دغه دے، بیا د مونځ ټائم دے۔

جناب ګل ابراهیم خان: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ سپیکر صاحب، ستاسو ډیر زیات مشکور یم چې تاسو ماته ټائم راکړو۔ زه یو ډیره اهمه خبره ده چې ستاسو پام هغې ته راګرځوم جی۔ جناب سپیکر صاحب، زما په حلقه کښې او په دیر بالا کښې "شهید بے نظیر بهټو یونیورسټی" ده، کله چې دا

یونیورسٹی منظور شوہ نو ھلته په دیکښې په زرګونو تعداد کښې طلباء وو، د چار هزار نه واخله د پانچ هزار پورې طلباء وو خو د کومې ورځې نه چې دې "شهید بے نظیر بھټو یونیورسټئ" ته یو وی سی صاحب راغلے دے نو د هغه بچو د چار هزارنه تعداد انتیس سو (2900) ته راکوز شو او ورځ په ورځ د شهید بے نظیر بھټو یونیورسټئ نه طلباء بچی چې کوم دی نورو یونیورسټیانو ته ځی او د هغې Main وجه دا ده چې په ټول پاکستان کښې یو قانون دے او په شهید بے نظیر بھټو یونیورسټئ کښې بل قانون دے۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ له خدائے پاک داسې وی سی، او حکومت داسې وی سی ھلته بچو له رالیږلے دے، په ایجوکیشن په یونیورسټئ کښې د اته نه واخله تر پنځه بجو پورې خلق ډیوټی کوی او په دفترو کښې هم دا ده، خو زمونږ چې کوم وی سی دے د شهید بی نظیر بھټو یونیورسټئ، هغه د شپې په اته بجې پاځی، نو د شپې په اته بجې خو زمونږه په علاقو کښې ھلته خلق اوده وی۔ جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو توجه دې ته رااوړمه چې دا درې کاله اوشول، په دې درې کاله کښې زمونږه یونیورسټی ورځ په ورځ، د بچو د ژوند مسئله ده، دا ورځ په ورځ لاندې راروان دے او د خیبر پختونخوا حکومت او بیا د خان صاحب ویژن دا دے چې یره مونږه خپلو بچو ته ښه نه ښه تعلیم ورکړو، نو پکار دا ده چې دا د چار هزار پانچ سو نه دا بچی سات هزار ته رسیدلے وے۔ او بله دا خبره جی ستاسو د مخکښې وړاندې ایږدم چې دا ټیچنګ سټاف چې کوم دے، هغه ھلته په ایډمنسټریشن باندې ناست دے ډیوټی کوی، خو ټیچنګ سټاف له دا پکار دی چې هغه ھلته ټیچنګ کوی نو بچی به په هغه یونیورسټئ کښې وی، نو د ټیچنګ والا په ایډمنسټریشن ناست دی او د ایډمنسټریشن والا ئے لیږلی دی ټیچنګ ته، نو جناب سپیکر صاحب، زما عرض دا دے چې دا د یونیورسټی والا وی سی صاحب رااؤغواړئ او د دوئ نه دا تپوس اوشی چې یره د دې یونیورسټئ نه ولې ورځ په ورځ دا طلباء چې کوم Fee ورکوی او ورځ په ورځ چې کوم دے طلباء د دې نه نورو یونیورسټو ته ځی۔ دا زما درخواست دے جی، او د دې بچو په ژوند باندې رحم اوکړئ، د دې خیبر پختونخوا د بچو په ژوند رحم اوکړئ۔

جناب مسند نشین: ٹھیک دہ جی، ٹھیک دہ۔ ایم پی اے صاحب، ٹائم کم دے او ډیر ممبران دی۔ داؤد شاہ صاحب، لږ مختصر جی، مختصر دغہ اوکړئ۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ سپیکر صاحب، ډیرہ مننہ شکریہ۔ نن چې کومہ ایشو دہ، ھغہ د گیس او د بجلئ لوډ مینجمنټ حوالې سرہ دہ۔ زمونږ صوبہ د ټولو نہ زیاتہ بجلی پیدا کوی، چھ ھزار سات سو میگاواټ بجلی پیدا کوی او د ټولو نہ سستی بجلی مونږ ورکوؤ چې د ھغې یونټ مطلب دے چې پرائس کم سے کم ډیڑھ روپئی یونټ دے او ټولو نہ زیاتہ گرانہ بجلی مونږ اخلو او خیبر پختونخوا سرہ تقریباً، تاسو اوگورئ جی چھ ھزار سات سو میگاواټ کم وبیش پروډکشن دے او تین ھزار دو سو میگا واټ بجلی زمونږ مطلب دے چې د صوبې پہ Peak hours کښې ھغہ زمونږ صوبہ استعمالوی، خو د بدقسمتئ نہ پہ خیبر پختونخوا کښې اٹھارہ گھنټې بیس گھنټې بجلی Off کیږی او زمونږ صرف او صرف قصور دا دے چې دغې صوبې عمران خان سرہ مینہ کړې دہ، عمران خان لہ ئے ووټ ورکړے دے۔ بل د دې نہ علاوہ جی لوډ شیډنگ اوگورئ، خلق مطلب دا دے چې د پاکستان تحریک انصاف پہ ھغہ باندې اعتماد کړے دے او خلق پہ دې باندې خفہ دی چې دا لوډشیډنگ دومرہ لوډشیډنگ خو نہ وی لکہ څومرہ زمونږ پہ صوبې کښې دے، یو خو سی او صاحب رااوغواړہ دلتہ کښې چې کم سے کم کښینی چې ھغہ پالیسی کومہ دہ چې کوم خلق بل ورکوی، پہ ھغوی باندې ھم لوډ شیډنگ دے او چې کوم بل نہ ورکوی پہ ھغوی باندې ھم لوډشیډنگ دے، چې یو یونټ پہ پینتیس روپئی نہ اونیسہ تر پینسٹھ ستر روپئی پورې خرڅیږی نو غریب عوام بہ چرتہ نہ د بجلئ ھغہ بل ورکوی؟ دویمہ خبرہ دا دہ۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ایم پی اے صاحب، تہ د انرجی اینډ پاور سټینډنگ کمیټئ چیئر مین ئې، Next meeting کښې پیسکو والا رااوغواړہ کنہ، ھغہ رااوغواړہ۔

جناب داؤد شاہ: ھغہ جی مونږہ مخکښې ھم راغوښتلے وو خو کم از کم چې تاسو فورم باندې رااوغواړئ، د اسمبلئ پہ فورم باندې ئے رااوغواړو نو ھغې کښې

به لړ غونډې بنه اثرات پریوځی ځکه چې دا د ټولې اسمبلئ او د ټولې خیبر پختونخوا ایشو ده، نو Main خبره دا ده جی۔۔۔

جناب مسند نشین: نو هغه چې سټینډنګ کمیټئ ته راشی خو مونږ به د ټولې صوبې خبره ورسره کوؤ، انور خان لالا هم په دې باره کښې خبره کوی، دا د لوډ شیډنګ خو هر ځائے کښې مسئله ده۔۔۔

جناب داؤد شاه: سر، زه ستاسو توجه غواړم۔ یو خو جی د بجلئ په دفترو کښې چې کوم ایمپلائز دی، د لائن سپرنټنډنټ نه اونیسه تر لائن مین پورې، لائن مین نه اونیسه تر ایس ډی او پورې او د پندره سال نه اونیسه تر بیس ساله پورې په دغه دفترو کښې ناست وی، د دوئ د سره هډو ټرانسفر نه کیږی، د دې مطلب دا دے چې دوئ یو اډه جوړه کړې ده۔ او بل کوم هغه خلق چې کوم د بجلئ بل نه ورکوی هغه خلق Facilitate کیږی او مطلب چې داسې ایشو جوړه شوې ده په دې صوبه کښې چې د ظلم، د جبر او د بربریت دا لوډشیډنګ په دې ګرمئ کښې چې کوم ظلم روان دے او خلق مطلب دا دے چې روډونو ته رااوځی، ګرمی ده، حالات خراب دی، چې په دې باندې سیریس نوټس اغستل پکار دی۔ دویمه خبره دا ده جی، چې خیبر پختونخوا کم و بیش پانچ سو ایم ایم سی ایف ډی ګیس Produce کوی او د ټولو نه زیات ګیس کوهاټ، کرک او هنګو او د ټولو نه زیات لوډ شیډنګ چې ګیس لوډ مینجمنټ چې تاسو اوګورئ پریشر، هغه مطلب دے چې زمونږ د کوهاټ والا حالات خراب دی، نو دغه شان د کرک حالات خراب دی، هم دغه شان د هنګو حالات خراب دی، نو کم ازکم چې کوم ګیس لوډشیډنګ دے چې کوم د ګیس پریشر دوئ ډراپ کړے دے، په هغې باندې هم ایکشن پکار دے ځکه چې دا مونږ سره مطلب دے چې د سپیکر سره هم دا اختیارات دی، رولنګ ورله ورکړه چې دا دواړه جی ایم او پلس سی ای او رااوغواړه جی، چې کم سے کم چې د لوډشیډنګ حوالې سره دا خلق چې کوم په عذاب کښې مبتلا شوی دی چې دا خلق د لوډشیډنګ نه خلاص شی، ګنی دې روډونو ته به ان شاءالله د الله په فضل سره بیا چې خلق هم رااوځی او خلق راوتلی هم دی او ان شاء الله چې کومه ایشو په دې کشمیر کښې جوړه شوې وه او هغه خلق بیا رااوتل او خپل حق ئے ترینه واغستلو، نو ان شاءالله حق به ترینه اخلو، نو کم سے کم دا

د اپوزیشن والا ممبران هم ناست دی، هغوی له هم پکار ده چې مونږ سره په دې خبره کښې اودریږی ځکه چې مرکز کوم ظلم روان کړے دے، دې صوبې سره زیاتے کوی او نه مطلب دے چې څه داسې آئل ریفائنری شته او نه داسې څه هغه نشته دے----

جناب مسند نشین: صحیح ده، ایم پی اے صاحب----

جناب داؤد شاه: نو کم از کم دا دو سو ستر(270 MMC) ایم ایم سی ایف ډی زمونږ د صوبې ګیس چې په Peak hours کښې Required دے او مونږ پانچ سو تین (503 MMC) ایم ایم سی ایف ډی Produce کوؤ، نو دا د ګیس لوډ شیډنګ شو او د بجلئ لوډ شیډنګ شو، د دې عذاب نه مو خلاص کړه، یو رولنګ ورکړه، کم ازکم یو دبنګ رولنګ ورکړه چې په دې صوبه کښې مطلب چې یو هغه میسج لاړ شی۔

جناب مسند نشین: زما د رولنګ نه علاوه تاسره اختیار دے، د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین یئی، دا رااوغواړه، د ګیس والا هم رااوغواړه او د پیسکو والا هم رااوغواړه Next meeting ته۔

جناب داؤد شاه: ما سره اختیار دے جی، خو زما سره، یو منټ سر جی، Sir, with due respect-----

جناب مسند نشین: مونږ تاسره ممبران یو، هلته ورسره اوکړه، Next meeting کښې ئے رااوغواړه، دا مسئله به هلته کښې ډسکس کړو ان شاء الله په ټولو ځایونو کښې جی، دا د لوډ شیډنګ مسئله ده، ستاسو د ټولو خبره راغله، په هر ځائے کښې ده۔ مخدوم آفتاب صاحب۔

مخدوم زاده محمد آفتاب حیدر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت مہربانی سپیکر صاحب، اللَّهُـمَّ صَلِّ عَـلَى مُحَمَّـدٍ وَ آلِ مُحَمَّـد آج میں اس ہاؤس کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج اس ہستی کا یوم ولادت ہے کہ حضور ﷺ کی پرورش ان کی گود میں ہوئی، میں جناب حضرت ابو طالب کی بات کر رہا ہوں اور میں اس دن کے حوالے سے آپ تمام اراکین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہمیں یہاں پہ لوگ منتخب کر کے بھیجتے ہیں تو ان کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ ہم یہاں آکر

اپنے ضلع، اپنے حلقے کے لوگوں کے لئے جو وہاں کے مسائل ہیں، ان پہ بات کریں۔ اگر ہمارے ایریا میں گورنمنٹ ہے یا کوئی آفیسر ہے، اگر کرپشن کر رہے ہیں، اگر وہ آئین اور قانون کے مطابق کام نہیں کر رہے ہیں تو ہمارا فرض بنتا ہے یہاں پہ آکر کیونکہ جہاں پہ تمام اراکین پارلیمنٹ بیٹھے ہوتے ہیں اور ہم یہ ان کے گوش گزار کرتے ہیں گورنمنٹ کو، تو آج مجھے اچھا نہیں لگا، جیسے احسان صاحب نے بات کی اور وہ آپ سے بھی ایک گلہ ہے کہ ہم ایک سوا ایک سال سے یہاں پہ سن رہے ہیں چور ڈاکو، یہ ہو گیا وہ ہو گیا، آج جب انہوں نے کرپشن کا ایک لفظ استعمال کیا تو آپ نے اس کو حذف کیا ہے، اس سے بڑے بڑے الفاظ اس فلور آف دی ہاؤس پہ آچکے ہیں جو حذف نہیں ہوئے، تو میرے خیال میں چیئرمین صاحب، یہ آپ کی آج ہماری اپوزیشن کے ساتھ زیادتی ہے، آپ کو یہ Word حذف نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ کم و بیش بارہ سال سے اس صوبے میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے جس کا Slogan بھی ریاست مدینہ اور ریاست مدینہ کا Slogan لینے والی جماعت کو جب اس کا چہرہ دکھایا جاتا ہے تو وہ خفا ہو جاتے ہیں، تو سر، بات یہ ہے کہ جب آپ کسی کو چور ڈاکو کہتے ہیں تو بڑے دل سے لوگ سنتے ہیں، جب آپ لوگوں پہ بات آتی ہے تو آپ نے بھی دل بڑا کر کے سننا چاہیئے اور انسان وہی اچھا ہوتا ہے کہ جو کسی کی Genuine تنقید کے اوپر اپنی کوتاہیوں کو دور کرے۔ اب میں آجاتا ہوں کہ آپ کا نعرہ تھا ایجوکیشن کے اوپر، باقی چھوڑ دیں ڈی آئی خان کو ہمارے آپس میں مسئلے ہوں گے لیکن میں آپ کو جہاں سے پچھلی گورنمنٹ میں وزیر اعلیٰ صاحب ایم این اے تھے، اس کے ایجوکیشن سسٹم کے بارے میں بتاتا ہوں کہ پہاڑپور ان کے حلقے کی ایک بہت بڑی تحصیل ہے جہاں آج تک گرلز کالج کی بلڈنگ نہیں ہے، بچیاں احتجاج کر کر تھک گئی ہیں، تو بارہ سالوں میں کیا سی ایم صاحب کو خیال نہیں آیا کہ وہ یہاں پہ بلڈنگ بناتے ان بچیوں کے لئے؟ پہاڑپور چار لاکھ آبادی کی تحصیل ہے، ایک ڈگری کالج ہے وہاں پہ، کیا سی ایم صاحب کو یہ خیال نہیں آتا کہ وہ دوسرا ڈگری کالج بچیوں کے لئے بنا دیں؟ ہم نے یہاں پہ بارہا یہ باتیں کی ہیں، ہمارے وزیر ہیلتھ بہت اچھی اچھی باتیں کر کے چلے گئے ہیں، Generally میں ان سے اکیلے میں کئی دفعہ مل چکا ہوں کہ آئیں میں آپ کو پہاڑپور ہاسپیٹل کا وزٹ کراتا ہوں جہاں پہ نہ ادویات ہیں، نہ یہاں پہ لیبر روم ہے، آپریشن تھیٹر چل نہیں رہے، تو سر، یہ کیا ہو رہا ہے؟ جب ہم آپ کو یہ باتیں بتائیں تو آپ آگے سے سنتے نہیں ہیں، آپ تمام ممبران یہاں پہ بیٹھ کر ہمیں Lobbies میں کہتے ہیں کہ سارا پیسہ ڈی آئی خان چلا گیا، آج میں اس پورے ہاؤس کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ آئیں، آپ ہمیں ایک میگا پراجیکٹ تو ڈی آئی

خان میں دکھادیں کہ جو ڈی آئی خان کے لوگوں کی تقدیر بدل رہی ہو، کچھ بھی نہیں ہے، ہر جگہ کرپشن ہے، اگر آپ کو اچھا لگتا ہے یا نہیں لگتا، (تالیاں) یہ سچ ہے کہ کرپشن ہو رہی ہے اور اس چیز کے آپ خود بھی چشم دید گواہ ہیں۔ اس کے بعد آپ آجائیں، یونیورسٹیز کا یہ ایشو ہے کہ لوگوں کو پنشن تک نہیں مل رہی، حکومت کی ٹی ایم ایز کے سٹرکچر کی حالت یہ ہے کہ کہ بارہ سال سے ریاست مدینہ کے نعرے تو لگ رہے ہیں لیکن آج تک ٹی ایم ایز، کسی بھی ٹی ایم اے کے جتنے ملازمین ہیں، ان کو تنخواہیں نہیں ہوتی ہیں، تو یہ پیسہ کہاں جارہا ہے؟ جب ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ ڈی آئی خان جارہا ہے، اگر ڈی آئی خان جارہا ہے تو یہ مسئلے کیوں ہیں ڈی آئی خان میں؟ اس کے علاوہ آپ نے نوجوانوں کے لئے سٹیڈیم کی باتیں کی تھیں، تو پہاڑپور میں آج تک سٹیڈیم کیوں نہیں بنا؟ کیا یہ خیبر پختونخوا میں نہیں آتا؟ تو میرے بھائی! خدا کے لئے ہم تمام ممبران لوگوں سے ووٹ لے کر یہاں پہ آتے ہیں، آپ لوگوں کو ووٹ صرف عمران خان کی وجہ سے ملا ہوگا لیکن ہم لوگوں کو ووٹ اپنی خدمت کی وجہ سے ملا ہے، ہم ان لوگوں کی آواز بن کر یہاں پہ آتے ہیں، آپ اپنے کئی ممبرانوں سے عمران کا نام ہٹادیں تو بی ڈی اور یہ کونسلر بھی نہیں بن سکتے لیکن ہم اور ہمارے آباء واجداد، (تالیاں) اس اسمبلی میں آزاد حیثیت سے بھی آئے ہیں اور الیکٹ ہو کر آئے ہیں، تو خدا کے لئے جب ہم اپنے لوگوں کا آپ کو حال بتاتے ہیں تو آپ پر حق ہے کہ آپ ہمیں سنیں اور آپ کے جو چیف منسٹر ہیں، آپ کے جو وزیر ہیں، آپ ہمارے بڑے ہیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، ان سے بات کریں کہ یہ ایشوز ہیں، ان کے اوپر ہمارے ساتھ آپ اچھے اخلاق کے ساتھ بھی باتیں کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب مسند نشین: مختصر کریں، مخدوم صاحب۔۔۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: سر، میرے لئے تھوڑا سا ٹائم دے دیں کیونکہ بہت وقت آپ نے۔۔۔

جناب مسند نشین: نہیں، باقی لوگ بھی بولنا چاہتے ہیں نا۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: سر، بہت لوگوں نے لمبی لمبی باتیں کی ہیں۔۔۔

جناب مسند نشین: شارٹ شارٹ کی ہیں، سب نے۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: باقی میرے بہت ہی محترم میجر صاحب ہیں، میں دل سے ان کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں کیونکہ یہ پی ٹی آئی کے چند ان وزراء میں ہیں کہ جو اپوزیشن کی بات بھی سنتے ہیں اور ان کے مسائل کا حل بھی بتاتے ہیں۔ تو عدنان خان کی بات، انہوں نے کہا کہ آپ سارا ملبہ نہ ڈالیں ایڈمنسٹریشن کے

اوپر اس حکومت کا، تو سر، ایڈمنسٹریشن کس کا کام ہے؟ خیبر پختونخوا مشہور تھا کہ اس میں آج تک Fake FIRs نہیں ہوتی تھیں لیکن اس تحریک انصاف کے دور میں میری تحصیل پہاڑپور میں آج کل Fake FIRs ہو رہی ہیں اور ہر تھانے میں یہ مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی آپ کو مزے کی بات بتاؤں میجر صاحب، کہ ایک بندے کی بات نہ ماننے پر پورے پہاڑپور تھانے کو وزیرستان بھیج دیا گیا ہے اور وہ بندہ جھوٹا تھا، ملوث تھا، پنیالہ میں ایک قاتل کو پکڑنے کے اوپر اس کو کوہاٹ بھیج دیا گیا ایک آفیسر کو، تو یہ صوبائی حکومت۔۔۔۔

جناب مسند نشین: مخدوم صاحب، مختصر کریں۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: کا کام نہیں ہے تو کس کا کام ہے؟ سر، تو انہی باتوں کے ساتھ میری یہی ریکویسٹ ہے کہ میں حکومتی ارکان سے کہتا ہوں کہ آپ ہمیں فنڈز نہ دیں، آج تک آپ نے نہیں دیئے ہیں، آگے بھی نہ دیں لیکن ہمارے علاقوں میں جو Genuine مسائل ہیں، ان کو توجہ سی ایم صاحب کی دلوائیں کہ آپ یہاں ایم این اے تھے، آپ کا بھائی بھی آج ادھر ایم این اے ہے اور یہ یہ مشکلات ہیں وہاں پہ، تو انہی باتوں کے ساتھ۔۔۔۔

جناب مسند نشین: شکریہ جی۔۔۔۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: ہاسپیٹل، یونیورسٹی، ٹی ایم اے، یہ وہ چیزیں ہیں، باقی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اب اس کا جواب دے گا۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: میں بے نظیر انکم، ایک منٹ چیئرمین صاحب، آخری بات۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بس کریں جی۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: سر، بات تو میری۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: وہ ذرا ابھی یہ میجر صاحب آپ کی باتوں کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ میجر صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں، مختصر سے (شور / قطع کلامیاں) ہو گیا نا آفتاب، آپ نے کہا کہ دو منٹ، آپ نے تو پندرہ منٹ تقریر کر لی۔ خیر ہے نا پھر آئندہ کر لینا جو یہ بات آپ کی رہ گئی ہے۔

جناب محمد سجاد (وزیر زراعت): ایم پی اے صاحب، جواب ئے د رکوم کنه۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب، میں آپ کو پھر وہ ریزولیوشن پاس کرنے کے لئے اس کے بعد آپ کو فلور دیتا ہوں۔۔۔۔

وزیر زراعت: میں جواب دیتا ہوں، میں قدر کرتا ہوں، آپ نے جو باتیں کی ہیں، بات یہ ہے کہ بعض علی میں پتہ نہیں لوگ کیا کیا کر جاتے ہیں۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان میں کام نہیں ہو رہے ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ کام کرنے کے اسباب کون Provide کر رہا ہے؟ کرنے والی ذات اللہ کی ہے لیکن سردار علی امین خان گنڈاپور ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے ایک پوری قوت، ایک توانائی بن گیا ہے جو پورے ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن کو ان شاء اللہ اور پورے صوبے کو اور بالخصوص ڈی آئی خان کے ڈویژن کو جو ہمیشہ جنوبی اضلاع Neglect ہوتے رہے ہیں، اس کے لئے ایک امید بن چکے ہیں اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں، یہ پورے سدرن ریجن کے پورے سنٹر اور پورا نار تھ جتنا بھی ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا ہے، سب کے لئے برابری کی سطح پر لیکن ڈیرہ اسماعیل خان میں جو باتیں انہوں نے کی ہیں پہاڑپور کے حوالے سے، چار لاکھ کی تقریباً آبادی کی تحصیل ہے اور ہیلتھ کے حساب سے بات کی ہے تو شاید ان کو معلوم نہیں ہے کہ حال ہی میں پہاڑپور کے ہسپتال کو اپ گریڈ کر لیا گیا ہے اور اسی پہ بہت تیزی سے کام ہو رہا ہے، اس پہ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو ایک نیا ماڈل ہاسپیٹل ملے گا اور جو سہولیات آپ نے ذکر کی ہیں، انہی سہولیات کا ہم پہلے یہ سارا جو ہے ناوہ کر چکے ہیں اور اس کو کیبنٹ سے Approval مل چکی ہے اور ابھی وہ فائنل پراسیس میں ہے، ان شاء اللہ بہت جلد آپ کو اس کے اندر کام ہوتا ہوا نظر آئے گا۔ آپ کہتے ہیں میگا پراجیکٹس نہیں ہوئے ہیں، کس زمانے سے "بائی پاس" روڈ پہ کام نہیں ہو رہا تھا، رکا ہوا تھا اور اب اس پہ کام شروع ہو گیا ہے اور ایگریکلچر یونیورسٹی کی بلڈنگ پہ کام شروع ہونے والا ہے اور ادھر وائلڈ پارک بن رہا ہے اور ادھر جو ہے ناپتہ نہیں کتنے کتنے انفراسٹر کچر زبن رہے ہیں، سٹیڈیم پہ کام ہو رہا ہے، کس کس جگہ کا میں نام بتاؤں، پہاڑپور تو آپ چھوڑیں، ہر جگہ میں، ہر تحصیل میں ڈیرہ اسماعیل خان میں کام ہو رہا ہے اور یہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ سی ایم کا حلقہ ہے، ہمیشہ سے جو علاقے Neglect ہوئے ہیں، ان کے لئے سوات میں پانی کا پراجیکٹ تھا، رکا ہوا تھا، یہ سردار علی امین خان گنڈاپور نے کیا، یہ اس وجہ سے نہیں کیا ہے کہ یہ سوات کا رہنے والا تو نہیں ہے لیکن ادھر کام ہو رہا ہے۔ اب ضلع کرک یا کوہاٹ ڈویژن کی میں بات کروں تو ہماری رائیلٹی کی مد میں ہمیں پیسے نہیں مل رہے تھے اور یہ سردار علی امین خان گنڈاپور نے کیا ہے، ابھی سردار علی امین خان کرک کے تو نہیں ہیں، نہ کوہاٹ کے ہیں اور اسی طرح پشاور کے لئے میگا سکیم کر رہے ہیں، وہ پشاور کا تو نہیں ہے، وہ ڈیرہ اسماعیل خان کا ہے، آپ کو تو فخر ہونا چاہیئے، جتنے بھی ڈیرہ اسماعیل خان کے ہمارے پارلیمنٹیرین بھائی ہیں، آپ لوگوں کو فخر ہونا چاہیئے کہ ایک ایسا بندہ ہے، بڑے دل والا جو

ڈیرہ اسماعیل خان کا Look after کرے گا ان شاء اللہ، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اور کالجوں کے حساب سے آپ نے بات کی ہے، اسی حساب سے بھی کام ہو رہا ہے اور ابھی بجٹ جب آئے گا تو آپ دیکھیں گے کہ یہ آپ نے جتنے بھی مسئلے بتائے ہیں، یہ تو آپ نے بہت کم بتائے ہیں، اس سے زیادہ مسائل ہیں، پہاڑ پور کے ہیں، پنیالہ کے ہیں، ڈیرہ اسماعیل خان کے ہیں، دارازندہ کے ہیں، ہر جگہ کے ہیں، وہ ان شاء اللہ آپ کو بجٹ میں مل جائے گا کہ ان کے لئے پوری فنڈنگ کی ہوئی ہے۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے میجر صاحب۔

وزیر زراعت: دوسری آپ نے ٹی ایم اے کی بات کی کہ ان کو سیلریز نہیں مل رہی ہیں، میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ ہر محکمے میں اتنی بے تحاشہ ریکروٹمنٹ ہوئی ہے، پرانے زمانے سے ایک دستور چلا آ رہا ہے، خواہ وہ جس کی بھی حکومت رہی ہو لیکن Requirement سے پچاس ساٹھ گنا زیادہ ریکروٹمنٹ ہوئی ہے، ابھی ان کو سنبھالنا، یہ آنے والی جتنی بھی حکومتیں ہوں گی، سب کے لئے مشکل ہوگا لیکن اس کو Cover کیا جا رہا ہے، کسی طریقے سے ان کو Compensate کیا جا رہا ہے اور نئی بھرتیوں پہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہماری حکومت ہے اور ہم بہت زیادہ ریکروٹمنٹ کر سکتے ہیں لیکن جو Sanctioned posts ہیں، ان پہ بھی بھرتیاں نہیں ہو رہی ہیں۔ اس سے پہلے احسان بھائی نے بات کی، آپ نے کرپشن کا وہ بتایا، تو میں ان کو بتاتا چلوں کہ جناب عالی! یہ آپ اتنا بھی معلوم کریں کہ گومل زام پہ کام رکا ہوا تھا جو ہمارا یو ایس ایڈ کا پراجیکٹ چل رہا تھا، اس پہ انہوں نے گرانٹ واپس لے لی تھی نااہلی کی وجہ سے، بد قسمتی سے کہ پچھلے دور میں یہ آپ کی رجیم چینج جو کرائی گئی تھی ڈیڑھ دو سال میں۔۔۔

جناب احسان اللہ خان: 2014 سے آپ کے پاس ہے۔۔۔

وزیر زراعت: آپ میرا جواب سن لیں، اب اس پہ ہم کام کر رہے ہیں، ابھی حال ہی میں ہمیں دوبارہ اسی سردار علی امین خان گنڈاپور نے آپ ریکارڈ پہ چیک کریں کہ خصوصی طور پر انہوں نے Intervention کی ہے اور دوبارہ اس پراجیکٹ کو شروع کروایا، ورنہ وہ چلے گئے تھے اور یہ سی ایم کی کوششوں کی وجہ سے، ان کی Intervention کی وجہ سے یہ دوبارہ شروع ہوا، یہ آپ کو بھی پتہ ہے، یہ میرے بھائی کو بھی پتہ ہے، یہ ڈیرہ اسماعیل خان کے لوگوں کو بھی پتہ ہے کہ یہ کیوں شروع ہوا کہ ہم نے اس پہ بہت زیادہ تگ و دو کی، دوبارہ اس لئے شروع کروایا اور جہاں تک میں یہ بتاؤں کہ دس سال میں اس پہ جتنے واٹر کورسز بنے تھے اور پچھلے تین مہینے میں ایک سو (100) بنے ہیں اور مزید پہ بھی کام ہو رہا ہے، کوئی ساٹھ ستر پرسنٹ

کمپلیٹ ہیں، آپ جاکر دیکھ سکتے ہیں اور کسی سیاسی بنیاد پہ نہیں ہو رہے ہیں On Farm Water Management کام کر رہا ہے اور بڑی تسلی کے ساتھ کر رہا ہے اور یہ جو ایک لاکھ اکیانوے ہزار ایکڑ زمین ہے، اس کو ہم ان شاء اللہ کمانڈ ایریا میں پورا کر کے چھوڑیں گے، اس میں یہ تفریق نہیں ہے کہ یہ ووٹر احسان کا ہے، یہ ووٹر فلاں کا ہے، زمین ہماری ہے، پختونخوا کی زمین ہے اور ہمیں پختونخوا کی زمین کا جو کمانڈ ایریا ہے، کی ذمہ داری ملی ہے، میرا On Farm Water Management اس کو پورا کر کے دکھائے گا، حالانکہ میں نے پرسوں بھی ان سے بات کی تھی، غیر رسمی باتیں ہماری ہو رہی تھیں کہ آپ Hear/say پہ نہ جائیں کہ فلاں یہ کہہ رہا ہے، فلاں یہ کر رہا ہے، آپ آئیں ہمارے ساتھ ڈسکس کریں، ہم آپ کو ایک ایک پائی کے بھی جواب دار ہیں، یہ نہیں ہوگا کہ آپ اپوزیشن کے ہیں، میں آپ کو کیوں جواب دوں، آپ کی تو کوئی میجارٹی ہی نہیں ہے، حالانکہ حقیقت یہی ہے، حکومتیں یہی کرتی رہی ہیں کہ ہماری Two third ($2/3^{rd}$) majority ہو تو وہ آگے گھاس ہی نہیں ڈالتے لیکن آپ ہمارے بھائی ہیں، آپ بات کریں گے تو ہم آپ کو جواب دیں گے اور ہم محتاط رہیں گے، آپ ہماری رہنمائی کریں لیکن یہ جو بات آپ اس طرح کرتے ہیں کرپشن، فلاں فلاں، یہ اس طرح کی باتیں نہ کیا کریں، یہ ہمیں اچھی بھی نہیں لگتی ہیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ٹھیک ہے، میجر صاحب۔

<u>وزیر زراعت:</u> ایک منٹ جناب چیئرمین صاحب۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> نماز کا ٹائم ہے۔۔۔۔

<u>وزیر زراعت:</u> بات اس طرح ہوئی ہے، بات ذات پہ ہوئی ہے، اگر جنرل بات ہوتی تو میں چپ ہوتا، بات انہوں نے ذات پہ کی ہے، ہمارے قائدین پہ یا ہمارے اس اسمبلی کے قائد پہ کوئی اس طریقے سے بات کرے تو اس کو قطعی طور پر برداشت نہیں کیا جائے گا، آپ کے جو بھی تحفظات ہیں، آپ آئیں، آپ ہمیں بتائیں کہ یہ ہے اور آپ ثابت کریں کہ یہ کرپشن ہے، یہ آپ کے کہنے پہ تو نہیں ہوتا۔

ے مونږ ته د خلقو بنه رایاد دی کنی ګرانه نه ده

مونږ ته هم ستا په شانتې ژبه بدلول راځي

آپ تو بیٹھیں نا، بات تو سنیں نا یار۔

<u>جناب احسان اللہ خان:</u> میں آپ کو ثبوت دکھا رہا ہوں۔

<u>وزیر زراعت:</u> آپ ثبوت اس طرح تو نہ دکھائیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، جناب احسان اللہ۔۔۔

وزیر زراعت: آپ ثبوت میرے پاس لے آئیں، میرا دفتر بھی ہے، میں آپ کو بتادوں گا، آپ کے کہنے پہ کوئی کرپشن نہیں ہوتی اور نہ آپ کے کہنے پہ کوئی چور ہے نا۔۔۔

جناب احسان اللہ خان: ہمارے پاس ثبوت ہیں، ہم آئیں گے آپ کی طرف، آپ کو دکھائیں گے۔

وزیر زراعت: اس طرح بات نہیں ہوتی ہے جس طریقے سے آپ کر رہے ہیں، قطعی طور، آپ بالکل دکھائیں، آپ کو کوئی شک وشبہ ہوتا ہے، میں آپ کو ثابت کر کے بتاؤں گا کہ یہ جو آپ کی Hear/say پہ اور آپ اس طرح باتیں کر رہے ہیں، یہ صرف اور صرف کہانیاں ہی ہوں گی اور ہم آپ کو ایک ایک کام کر کے بتادیں گے۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، جہاں تک تھانے والی بات کی ہے کہ پولیس سٹیشن یا پہاڑپور کے پولیس سٹیشن کے تمام افراد کو انہوں نے وزیرستان بھیجا، تو وزیرستان میں بھی کسی نے نوکری کرنی ہے اور یہ حکومت کا اختیار ہوگا اور پولیس ایک فورس ہے اور اس کو باقاعدہ ایک Competent authority نے ان کو بھیجا ہوگا اور اسی طرح اگر پنیالہ میں کوئی ہوا ہے تو وہ بھی ایک فورس نے، کوئی ایک اتھارٹی نے آرڈر کیا ہوگا، اگر انہوں نے غلط کام کیا ہے تو شاید ان کو، لیکن ٹرانسفرز/ پوسٹنگز تو Punitive action ہے ہی نہیں، وہ تو روٹین کی کارروائی ہے اور پھر وہ ایسا کام نہ کرے جو حکومت کے جو اہداف ہیں یا حکومت کے جو Rules of Business ہیں، ان کی Violation نہ کرے اور ٹھیک کام کرے، اس کو کوئی نہیں چھیڑے گا لیکن یہ اسی آڑ میں آپ الزام لگا کر ان کو اس وجہ سے کیا کہ انہوں نے دیکھا یا Fake FIR یا پھر انہوں نے ان کی بات نہیں مانی ہے، دیکھیں میری بات سنیں، بات یہ ہے کہ بغیر کسی ثبوت کے، بغیر کسی اتھارٹی کے، بغیر کسی کارروائی کے کسی کے اوپر اس طرح الزامات لگانا یا کسی کے اوپر اس طرح آپ نے ثابت کرنا، خود ہی وکیل بننا، خود ہی فیصلہ کرنا، خود ہی Initiate کرنا، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے اور جہاں تک ہم چور چور کا نعرہ لگا رہے ہیں تو ہم نے کسی دلیل کے اوپر کیا ہوگا، ویسے تو بات نہیں کی ہوگی، (شور) لوگوں کو Punishment کی ہوگی اور جہاں تک آپ لوگوں کی باتیں، یہ Hear/say والی باتیں نہیں چلتی ہیں۔ آپ کو میں نے بتایا ہے کہ آپ لے آئیں، آپ ثابت کریں، پھر میں خود ہی تحقیقات کروں گا، میں خود ہی دیکھوں گا کہ کہاں پہ ہے لیکن اس طرح کی بات اگر انہوں نے حذف کی ہے، جناب چیئرمین صاحب، آپ نے بالکل ٹھیک کام کیا ہے۔

جناب احسان اللہ خان: میجر صاحب، اس کو آپ چیک کریں، اگر اس میں کرپشن نہ ہوئی تو۔۔۔

وزیر زراعت: آپ آئیں، آپ دفتر آجائیں، اس کو دفتر لے آئیں اور آپ وہاں پر ڈسکس کر لیں، دفتر میں آجائیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اچھا میجر صاحب، بس مختصر کر لیں، یہ آپ کے پاس آجائیں گے آپ کے دفتر میں، اور اس کو آپ دیکھ لیں، اس کو Investigate کر لیں۔ اچھا جی، میجر صاحب، بس ختم کر لیں۔ اچھا یہ ایک ریزولیوشن ہے، جوائنٹ ریزولیوشن جو کنڈی صاحب پیش کریں گے۔

Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his joint resolution, in the House, please. ریزولیوشن میں شامل لوگوں کے نام بھی لے لیں جی

قرارداد

جناب احمد کنڈی: سر، میں مشکور ہوں۔ جو Signatories ہیں، مخدوم آفتاب حیدر صاحب جے یو آئی کی طرف سے، آفتاب عالم صاحب پی ٹی آئی کی طرف سے، عدنان خان صاحب جے یو آئی کی طرف سے۔

The House expresses grave concern over the Pahalgam incident and strongly condemns India's hostile actions, including threats pertaining to the Indus Water Treaty and acts of aggression against Pakistan. The House reaffirms its full support for the Government of Pakistan's sovereign right to safeguard national interests through all necessary measures.

We urge the international community to take immediate notice of India's violation of international obligation and to play its role in preserving regional peace and stability.

This House stands united with the people and Armed Forces of Pakistan in the defense of our homeland

پاکستان زندہ باد، خیبر پختونخوا پائندہ باد

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. The sitting is adjourned till 02:00 PM, Monday, 5th May, 2025. Thank you.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 05 مئی 2025 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)